جانِ اوّل مظہر درگاہ شد   جانِ جاں خود مظہر اللہ شد
(رومیؒ)

لوائحِ خانقاہِ مظہریہ

۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل، اوچ، دیر)

مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

سلسلۂ مظہریہ کے دو سو مکتوبات کا مجموعہ

مشتمل بر دو ابواب

(۱) باب مظہرؒ (۱۷۲ مکتوبات)

(۲) باب نسیمؒ (۲۸ مکتوبات)

طبع اوّل

سنہ ترتیب سنہ ۱۹۷۲ء

سنہ طباعت سنہ ۱۹۷۵ء

قیمت
پندرہ روپئے

مطبوعہ:۔ آفریشیا پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

فہرست مندرجات

(۱)

بابِ مظہرؒ

۱- مکتوبات حضرت مظہرؒ:

۲- بنام حضرت مظہرؒ:

۳- مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیما بینہم:

(۲)

باب نسیمؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

محترم ڈاکٹر خلیق انجم نے مختلف مجموعوں کے مطالعے سے حضرت میرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) کے مکتوبات اور نثری تحریروں کو مرتب کر کے ان کا اردو ترجمہ ۱۹۶۲ء میں دہلی سے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" کے نام سے شائع کیا تھا۔

پھر محترم عبدالرزاق قریشی نے حضرت مظہرؒ کے نادر اور غیر مطبوعہ فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ "مکاتیبِ میرزا مظہرؒ" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع کیا، جس میں علاوہ تین مطبوعہ مکتوبات کے ۱۴۴ غیر مطبوعہ مکتوبات تھے جو مرتب کو حضرت مولانا ابوالحسن زید صاحب فاروقی، سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیرؒ (چتلی قبر، دہلی) سے ملے تھے اور مولانائے موصوف کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان واقع محلہ قاضیان، پانی پت سے حاصل ہوئے تھے۔ قاضی صاحبؒ کو حضرت مظہرؒ سے کیسی شیفتگی اور عقیدت تھی اور ان کے مکتوبات کو کیسی حفاظت سے رکھا ہوگا!

اس دوران میں حسنِ اتفاق سے راقم الحروف کو حضرت مولانا حنیف اللہ صدیقی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا، جو گمبٹ (ضلع خیرپور، سندھ) میں عربی کے معلم ہیں اور ریاست دیر (مالاکنڈ ایجنسی) کے مقام اوچ کے رہنے والے ہیں۔ اوچ میں اُس وقت اُن کے بڑے بھائی محترم حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب خانقاہ اخوند ملا محمد نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل میں مسند نشین تھے۔ حضرت اخوند ملا محمد نسیمؒ حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے تھے اور برسوں حضرت

مظہرؒ کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ اُن کی حضرت مظہرؒ سے عقیدت و شیفتگی بہت غیر معمولی اور بے مثل تھی جس کا ذکر مقاماتِ مظہری میں خاص طور سے کیا گیا ہے اور صراحت کی گئی ہے کہ حضرت مظہرؒ سے اخلاص و متابعت کا جذبہ یہاں تک راسخ تھا کہ کوئی کام آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ اسی اخلاص و عقیدت کے سبب سے حضرت مظہرؒ کی کئی یادگاریں[1]، اور ایک بڑی تعداد میں سلسلۂ مظہریہ کے مکتوبات ان کے پاس محفوظ رہے، اور ان کے بعد ان کے اخلاف کی توجہات کے نتیجے میں آج تک خانقاہ نور محل اوچ، دِیر میں محفوظ ہیں۔

راقم الحروف نے حضرت نسیمؒ کے جمع کردہ نادر اور غیر مطبوعہ مکتوبات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اوچ کا سفر اختیار کیا۔ خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کے دس مکتوبات، اور ان کے خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ) کے نو مکتوبات موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ علاوہ ازیں ۴۴ مکتوبات ایسے ہیں جو حضرت مظہرؒ کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کیے ہیں، یا

---

[1] ملا نسیمؒ کی خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کی شہادت کے وقت کے خون آلودہ کپڑے بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے دن تھے اس لیے حضرت میرزا صاحبؒ روئی کا فرغل پہنے ہوئے تھے۔ بائیں طرف دل کے قریب، وہ فرغل طپنچے کی ضرب سے خون آلودہ ہے اور اس وقت کا تہمد بھی ہے جس کے سامنے کے حصے میں دو سوراخ چھوٹے چھوٹے ہیں اور پچھلے حصے میں بڑے بڑے سوراخ جلے ہوئے اور خون آلودہ ہیں۔ وہیں ایک پوٹلی میں وہ دھجیاں بھی ہیں جن سے حضرتؒ کا خون پونچھا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں خانقاہ نور محل میں موجود ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا سبز کلاہ اور خود ملا نسیمؒ کے کُرتے اور ٹوپیاں بھی موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کا فرغل راقم الحروف نے پہن کر دیکھا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ اُن کا جسمِ مبارک راقم الحروف کے بدن کی طرح تھا۔

حضرت نسیمؒ کے متوسلین نے تحریر کیے ہیں۔ اس موقع پر حضرت نسیمؒ کے اخلاف مذکورہ کی عنایت سے، نہ صرف ان غیر مطبوعہ مکتوبات میں سے بعض کی نقل حاصل ہوئی، بلکہ چند کے عکوس تیار کرانے کا موقع بھی ملا۔

راقم الحروف نے اس ذخیرۂ مکتوبات کو علمی حلقوں سے روشناس کرانے کی سعادت حاصل کی۔ رسالہ اردو کراچی میں اس سلسلے کی دو قسطیں چھپیں۔ جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت مظہرؒ کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کیے گئے، اور ان مکتوبات شریف تک رسائی کی کیفیت بھی درج کردی گئی۔ پھر رسالہ اردو کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوبات پیش کیے گئے۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد، قبلہ حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب سجادہ نشین خانقاہ نور محل نے یہ کرم فرمایا کہ ۱۹۶۹ء میں خود اپنے دستِ مبارک سے باقی جملہ مکتوبات نقل کرکے روانہ فرمائے۔ افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے پنج شنبہ ۲ رمضان ۱۳۹۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو انتقال فرمایا اور وہ یہ مطبوعہ مجموعہ نہ دیکھ سکے[۱]۔

ان مکتوبات کو از سرِ نو ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے۔ بعض مکتوبات کے لکھنے والوں کا نام بصراحت مکتوبات میں موجود نہیں ہے۔ قرائن

---

[۱] قطعۂ تاریخ وفات حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم، از مرتب:-

گذشت افسوس ازیں دنیا — جنابِ مرشدِ ذی شان
شہِ طبعِ صفا نودہ — محمد میر آغا جان
۵ + ۱۹۶۷ ۱۳۹۸ = ۱۹۷۲ء
مطیعِ دینِ حق چون او — کجا پیدا کند یزدان
طبیبِ ظاہر و باطن — یقیناً رہبرِ عرفان
حکیم و عالم و حافظ — حبیبِ حق و انس و جان
نہ بودش ہیچ در عالم — ہوا و حرصِ عالمیان
سر و پائے ہوا برید — محمد میر آغا جان
۱۴۵ - ۱۳۹۸ = ۱۳۹۲ھ

اور شواہد کی بنا پر ان کے لکھنے والوں کے نام کی تعیین کی گئی ہے۔ بہت سے مکتوب نگار حضرت مظہرؒ کے سلسلے کے معروف و ممتاز افراد ہیں جن کا ذکر اس سلسلے کی کتابوں میں جگہ جگہ آتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے بھی ان حضرات کے مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، محمد احسان احمدی، نواب ارشاد خاں اور ان کے صاحبزادے ظفر علی، غلام عسکری خاں، مولوی ثناء اللہ سنبھلی، میر محمد متین، میر علی اصغر عرف میر مکھو، محمد مراد، غلام حسن، نعیم اللہ، محمد کلیم اور اخوند محمد نسیم۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوبات میں جگہ جگہ ہے اور ان کے نام مکتوبات بھی ہیں۔ نیز مقاماتِ مظہری میں، ان میں سے اکثر کا بیان حضرت کے خلفاء کے ذیل میں آیا ہے۔ ان سب ماخذوں سے حالات اخذ کر کے مکتوبات سے قبل درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اس مجموعے کے مکتوبات کو سمجھنے میں سہولت ہو اور جہاں جہاں ممکن ہوا، تعیینِ سنین کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں، حضرت مظہرؒ کے نام لکھے ہوئے ایسے مکتوبات بھی ہیں جو حضرت مظہرؒ کے بعض مکتوبات کے جواب میں ہیں اور اس طرح کلماتِ طیبات اور محترم خلیق انجم و محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں شامل شدہ بعض مکتوبات کو سمجھنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام کلماتِ طیبات اور محترم خلیق انجم کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات ہیں۔ محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کلماتِ طیبات کے مکتوبات ۵، ۷ کے بارے میں، جو قاضی صاحبؒ کے نام لکھے ہوئے مکتوبات میں سے ہیں، محترم عبدالرزاق قریشی نے صراحت کی ہے کہ یہ حضرت مظہرؒ کے اصل مکتوبات کے انتخابات کی شکل میں ہیں۔ بہر کیف

ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی قاضی صاحبؒ کے نام، حضرت مظہرؒ کے کوئی ۱۳۵ مکتوبات ہوتے ہیں جو مطبوعہ مجموعوں میں شامل ہیں۔ مگر قاضی صاحبؒ کا کوئی ایسا مکتوب جو حضرت مظہر کے نام لکھا گیا ہو، دستیاب نہیں تھا۔ اب اس مجموعے (لوائح خانقاہِ مظہریہ) میں قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ شامل ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی ایسے حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات اس مجموعے میں شامل جن کے نام حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کلماتِ طیبات میں اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں ہیں اور اس مجموعے کی بدولت حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب کے مابین خط وکتابت کا وہ سلسلہ دو طرفہ ہو رہا ہے جو مطبوعہ مجموعوں میں اب تک یک طرفہ ہی رہا ہے۔ اس طرح حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب اور مریدین کے مابین تعلقات و مراسم کی تصویر زیادہ واضح طور سے ابھرتی ہے۔

بعض مکتوبات میں تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ شاہ ابدالی اور نواب قاسم علی خاں سے متعلق اشارات قابلِ لحاظ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور مُرلی دھر کے مکتوبات میں، احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد کی خبروں کا ذکر ہے۔ نواب قاسم علی خاں سے متعلق مکتوبات کی تاریخی افادیت اور زیادہ واضح ہے۔ حضرت مظہرؒ کا روہیلہ سرداروں پر گہرا اثر تھا۔ ان کے سلسلے کے کئی حضرات نواب عماد الملک، نواب نجیب الدولہ، نواب افضل خاں برادر نجیب الدولہ اور نواب مجد الدولہ کی سرکاروں سے وابستہ تھے۔ ملا رحم داد روہیلہ خود حضرت مظہرؒ کا عقیدت مند تھا اور اس کے لشکر میں حضرتؒ کے متعدد مرید تھے جب کہ وہ سکھوں پر لشکر کشی میں مشغول تھا۔ اور روہیل کھنڈ کے سرداروں میں، حافظ رحمت خاں، دوندے خاں، اس کا بیٹا محب اللہ

خاں اور ہمشیر زادہ محمد خاں وغیرہ حضرت مظہرؒ سے تعلق رکھتے تھے ۔ نواب قاسم علی خاں جب بکسر کی لڑائی میں شکست کے بعد شمالی ہند آیا اور دوبارہ فوج اکٹھی کرنے کا منصوبہ اس نے بنایا تو حضرت مظہرؒ کے متوسلین نے بھی اس مہم میں دلچسپی لی، جیسا کہ اِس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں لکھا ہوا ایک مکتوب تمام تر اسی نوعیت کا ہے، اور بہت اہم معلوم ہوتا ہے اِس میں ایک عقیدت مند سردار کی جانب سے، حضرت مظہرؒ کے توسط کو کام میں لاتے ہوئے سوار اور پیادے اور گھوڑے مہیا کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام میر عبدالہادی میں نواب قاسم علی خاں کی ان کوششوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے اور اسی میں مکتوب الیہ کی اس فرمائش پر کہ نواب قاسم علی خاں سے ان کے لیے بھی سفارش کی جائے، حضرت مظہرؒ نے ان موانع کا بھی ذکر کر دیا ہے جو نواب قاسم علی خاں کو جانباز روہیلوں کا تازہ دم لشکر بھرتی کرنے میں پیش آئے ۔ روہیلہ سرداروں نے روہیلہ سپاہیوں کی بھرتی کی اجازت اوّلاً تو دے دی، لیکن جب دیکھا کہ نواب قاسم علی خاں کے علوفہ بیش قرار مقرر کرنے کے سبب سے جماعہ دار سب اس کی رفاقت میں کھنچے چلے جاتے ہیں تو از راہِ دور اندیشی وہ سردار مانع آئے اور ناچار نواب قاسم علی خاں بریلی جا کر بیٹھ گئے ۔

نواب افضل الدولہ (برادرِ نجیب الدولہ) کے لشکر کے رسالداروں میں سے رحیم خاں خانزادہ اور محمد حسن خاں خانزادہ بھی حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے جو حضرتؒ کے ارشادات کی تعمیل میں کوشاں رہتے تھے جیسا کہ ان حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) سے ظاہر ہوتا ہے ۔ غلام عسکری خاں اور نواب ارشاد خاں (اور ان کے صاحبزادے ظفر علی خاں) بختاور خاں، محمد خاں آفریدی، میرزا محمد علی بیگ، خواجہ عبید خاں یہ سب اصحابِ سیف تھے جو حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے ۔ امراء

رسالداروں، جماعہ داروں اور دیگر فوجی خدمات انجام دینے والوں کی اس کثیر تعداد میں حضرت مظہرؒ سے عقیدت مندی کے نتیجے میں، حضرت مظہرؒ کے سیاسی اثرات بھی خاصے نمایاں تھے۔ نجف خاں کے دورِ وزارت میں جو حضرتؒ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، واقعات و حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی اتفاقی نوعیت کا نہ تھا، بلکہ سیاسی مخالفین کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آنے والا سیاسی قتل تھا۔ بہرکیف، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے، اربابِ سیف و علم سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مظہرؒ کے جو مکتوبات اس مجموعے میں شامل ہیں اُن کا اسلوب سابقہ مجموعوں کے مکتوبات جیسا ہے۔ پُر تکلف اور رسمی القاب و آداب اِن مکتوبات میں بھی نہیں ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام مکتوب یوں شروع ہوتا ہے: "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی سناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند"۔ حضرت مظہرؒ نے ثناء اللہ کو سناء اللہ لکھا ہے۔

ملا نسیمؒ کے نام مکتوبات میں بھی، حمد و صلوٰۃ اور اپنے نام کی صراحت کے بعد کچھ ایسے ہی انداز میں مکتوب الیہ کو مخاطب کیا ہے یعنی "فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمن مطالعہ نمایند" یا "فرزندِ عزیز از جان اخوند زادہ محمد نسیم اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند" یا "فضائل پناہ کمالات دستگاہ اخوند زادہ ملا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمن مطالعہ نمایند"۔ میر عبدالہادی کے نام جو مکتوب ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند"۔ اور ایک مکتوب ایسا بھی ہے جس میں مکتوب الیہ کا پورا نام تک ندارد ہے، صرف "شیخ صاحب مطالعہ نمایند" لکھ دیا گیا ہے۔

عبارت کا انداز بھی وہی سادہ و بے تکلف ہے اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر مبنی، جو حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے سابقہ مجموعوں میں ملتا ہے حضرت مظہرؒ دن، تاریخ اور مہینا تو اپنے مکتوبات میں لکھ دیتے ہیں مگر سنہ سوائے ایک مکتوب (بنام سید موسیٰ خاں دہبیدی، مشمولہ مجموعہ عبدالرزاق قریشی) کے اور کہیں لکھا ہوا نہیں ملتا۔ یہی صورت حضرتؒ کے ان مکتوبات کی بھی ہے جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔

حضرت مظہرؒ کے نام مریدین و متوسلین کے جو مکتوبات ہیں، ان میں حضرتؒ کے لیے القاب و آداب کا ایک مخصوص و منفرد انداز گویا اکثر نے اپنے لیے جدا جدا مقرر کر لیا ہے اور اس سبب سے بعض نامعلوم الاسم مکتوبات کے لکھنے والوں کے نام معلوم کرنے میں مرتب کو مدد بھی ملی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوبات کو یوں شروع کرتے ہیں: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ عرضی کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض میرساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست ادام اللہ برکاتہٗ و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب"۔ ملا نسیمؒ کے نام جو مکتوب قاضی صاحب نے لکھے ہیں ان میں بھی ایک مقررہ انداز ملتا ہے۔ وہ یوں شروع کرتے ہیں۔ "الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا و اشتیاق بہجت آیات مطالعہ فرمایند"۔

قاضی صاحبؒ کے جو مکتوبات کلمات طیبات میں بنام شاہ غلام علی و شیخ محمد قاضی کرانہ و نعیم اللہ بہرائچی شامل ہیں ان کا انداز بھی کچھ یہی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مریدین و متوسلین میں سے محمد احسان احمدی اکثر "خداوند خدایگان مدظلہ العالی" یا "خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ نواب ارشاد خاں

کے صاحب زادے مظفر علی نے احترام کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ مکتوب کے انداز میں نہیں، بلکہ عرضی کے انداز میں عرضِ مدعا کرتے ہیں اور یوں شروع کرتے ہیں "معروض میدارد کہ ......" اور خاتمہ "عرض مظفر علی" لکھ کر کرتے ہیں۔ یا کبھی شروع میں حضرت قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی بھی لکھتے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کی پیروی میں، مظفر علی نے بھی اپنے ہم وطن اور استاد مولوی ثناء اللہ سنبھلی کو حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوب میں "ص" سے سناء اللہ لکھا ہے۔ غلام عسکری خاں "حضرت قبلہ وکعبۂ دو جہان مدظلہ العالی" اور مولوی ثناء اللہ سنبھلی "بجناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی میرساند" لکھتے ہیں۔ میر محمد مبین کا اندازِ تخاطب بھی انہی سے مخصوص ہے۔ وہ "بعرض مبارک مقدس قبلۂ عالم وعالمیان قطب ربانی قیوم زماں پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی میرساند" لکھ کر مکتوب شروع کرتے ہیں۔ مگر ان سبھوں میں سب سے عمدہ اور معنی خیز انداز نواب ارشاد خاں کا ہے کہ اپنا نام، بصراحت، مکتوبات میں نہیں لاتے مگر القاب وآداب میں اس کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں اور حضرت مظہرؒ کو یوں مخاطب کرتے ہیں "حضرت پیرومرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی"۔

مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے ۷ اہم خلفاء کے حالات دیے گئے ہیں۔ ان میں سے جن کے لکھے ہوئے مکتوبات اِس مجموعے (لوایح خانقاہ مظہریہ اعنی مکتوبات مدرسۂ دیر) میں شامل ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی

(۲) شیخ محمد احسان احمدی

(۳) نواب ارشاد خاں سنبھلی

(۴) مولوی ثناء اللہ سنبھلی

(۵) میر محمد مبین

(۶) میر علی اصغر عرف میر مکھو

(۷) شیخ محمد مراد

(۸) شیخ غلام حسن

(۹) نعیم اللہ

(۱۰) محمد کلیم ، اور

(۱۱) اخوند محمد نسیم ۔

یہ سب حضرات حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں ۔ مگر ان کے مکتوبات میں طلب رشد و ہدایت یا طلب نصیحت پر مشتمل کوئی چیز نہیں ملتی ۔ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی یہی صورت ہے ، اور یہی صورت محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات میں بھی ہے کہ ان میں وعظ و تذکیر اور دعوت و اصلاح کا انداز نہیں ہے ۔ دعوت و اصلاح اور رشد و ہدایت کے مضامین پر مبنی مکتوبات کلمات طیبات ہی میں ملتے ہیں ۔

بہر کیف ، ان مکتوبات کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے ۔ حضرت مظہرؒ کی گھریلو زندگی ، احباب اور مریدین و متوسلین ، امراء ، علماء فضلاء ، فوجی سرداروں اور دیگر عام آشناؤں سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات و مراسم اور معاملات و مراسلات کی ایک ایسی بھرپور تصویر ان مکتوبات سے ابھرتی ہے جس میں صرف حضرت مظہرؒ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تفصیلات ہی نہیں ، بلکہ اس دور کی معاشرتی ، سیاسی اور اقتصادی حالت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں ۔ بڑی بات یہ ہے کہ یہ مکتوبات از اوّل تا آخر نجی نوعیت کے ہیں اور منظر عام پر آنے کے احساس کے تحت نہیں لکھے گئے ہیں ۔ اس لیے ان میں مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصی زندگی کی سچی تصویریں ہیں ۔ اور حضرت مظہرؒ کی مثالی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے ۔ معاملات میں ، ادائے حقوق میں ، صلۂ رحمی میں ، دوسروں کے کام آنے

ہیں اور گھریلو زندگی کی تلخیوں کو صبر و ثبات کے ساتھ سہنے ہیں، دینی حمیت میں، شریعت کی پابندی میں، ملکی معاملات و مسائل سے باخبر رہنے اور وقت کی رفتار کو سمجھنے میں حضرت مظہرؒ کی دل کش شخصیت کے جو جو پہلو، جس بے تکلفی اور سچائی کے ساتھ ان مکتوبات میں نظر آتے ہیں وہ اور کہاں ملیں گے؟ تاریخ کی رنگ آمیزیاں تو اچھی اچھی شخصیتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں اور حضرت مظہرؒ کی دلکش و دل آویز شخصیت کے ساتھ تو بعض اہلِ قلم نے دانستہ کچھ زیادتیاں کی ہیں - لیکن اللہ پاک کا یہ کرم ہے کہ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات اتنی بڑی تعداد میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان سے دستیاب ہوئے جو محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں شامل ہیں، اور اب حضرتؒ کے ایک اور ممتاز خلیفہ اخوند ملا محمد نسیمؒ کی خانقاہ سے، حضرتؒ اور ان کے احباب و وابستگان کے مکتوبات کا یہ ذخیرہ دستیاب ہو کر بفضلہٖ منظرِ عام پر آرہا ہے -

---

مکتوبات کے اِس مجموعے کی تقسیم دو حصّوں یا ابواب پر کی گئی ہے۔ پہلا حصّہ "بابِ مظہرؒ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، اور دوسرا حصّہ "بابِ نسیمؒ" کے نام سے - بابِ مظہرؒ میں حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے اور ان کے نام آئے ہوئے مکتوبات کے علاوہ آپ کے سلسلے کے حضرات کے آپس میں لکھے ہوئے مکتوبات بھی ہیں - اور اِن مکتوبات کی اہمیت پر، اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے -

دوسرا حصّہ یعنی "بابِ نسیمؒ" اخوند ملا محمد نسیمؒ کے نام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اہلیۂ حضرت مظہرؒ، والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ کے مکتوبات ہیں اور ان کے علاوہ احباب اور مریدین کے مکتوبات

بھی ہیں جو اخوند محمد نسیم کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان مکتوبات سے سرحد کے علاقوں میں سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت سے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

"تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" مؤلفہ محمد امیر شاہ قادری میں سرحد کے علماء کے ساتھ ساتھ مشائخ کا ذکر بھی ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں میں حضرت شیخ یحییٰ المعروف بہ حضرت جی صاحبؒ (۱۰۴۱ھ تا ۱۱۳۱ھ) حافظ عبدالعزیز نقشبندی پشاوریؒ (۱۰۵۲ھ تا ۱۱۱۶ھ) سید شاہ محمد غوثؒ (۱۰۸۴ھ تا ۱۱۵۲ھ) حاجی محمد امین صدیقی نقشبندیؒ ساکن پشاور۔ حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب پشاوری نقشبندیؒ (۱۱۰۱ھ تا ۱۱۷۵ھ) حافظ محمد عظیم (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ)۔ آقا سید پیرجان (م ۱۳۱۵ھ) اور ملا محمد عظیم کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ان حضرات کے، سرحد میں ایک اور خانوادہ ہے جس سے طریقہ مجددیہ کو فروغ حاصل ہوا، یعنی سرہند پر سکھوں کے تسلط کے بعد حضرت قطب وقت فضل احمد معصومیؒ المعروف بہ "حضرت جیو صاحب" (۱۱۵۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) ۱۱۸۷ھ میں پشاور تشریف لے گئے اور وہاں محلہ کاکا جعدار داروغہ کچہری میں اقامت فرمائی۔ آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاقؒ تک پہنچتا ہے اور دادی کی طرف سے آپ "معصومی" ہیں۔ آپ نے بخارا تک پانچ سفر بھی کیے۔ شاہ بخارا غازی شاہ مراد، اس کے بیٹے اور امراء نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے شاہ محمد رساؒ سے، انھوں نے خواجہ محمد پارساؒ سے اور انھوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحب زادوں سے یعنی خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ اور مروج الشریعت خواجہ محمد عبیداللہؒ سے فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ فضل احمد معصومیؒ کا

مزار پشاور کے چوک ناصر خاں، محلہ "فضلِ حق" میں واقع ہے۔ آپ کی اولاد ۱۲۶۲ھ میں پشاور سے تنگی اور وہاں سے سوات کو ہجرت کر گئی۔ مولانا عبداللہ جان فاروقی صاحب مدظلہ (بھانہ۔ گڑھی حضرت خیل ملاکنڈ) آپ ہی کے اخلاف میں سے ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت شاہ غلام محمد المعروف "حضرت جی" (ابن شاہ غلام محمد معصوم ثانی[۱] ابن خواجہ محمد صبغۃ اللہ ابن خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ) بھی صاحبِ فیض بزرگ تھے۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ آپ کی اولاد کابل، قندہار اور سندھ میں آباد ہے اور ان کی وجہ سے ایک عالَم مستفیض ہو رہا ہے۔

سید شاہ محمد غوث نے جن کا ذکر مشائخ سرحد کے ذیل میں اوپر آچکا ہے، شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل المتخلص "وحدت" سے کسبِ فیض کیا تھا۔ اور شاہ غلام حسن (المتوفی م ۱۲۰۰ھ) جن کے مکتوبات "بابِ نسیم" میں شامل ہیں حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب کے فرزند تھے۔ مشائخ سرحد میں ایک اور بزرگ آقا سید پیر جان کا بھی ذکر آیا ہے جو برادرِ خورد تھے سید غلام کے، جن کے مکتوبات "بابِ نسیم" میں شامل ہیں۔

---

[۱] شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے چوتھے فرزند شاہ عزت اللہؒ (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں۔ ان کے صاحبزادے صفی اللہؒ، ان کے عبدالباقیؒ، ان کے محمد صدیقؒ، ان کے فضل قیومؒ اور ان کے صاحبزادے حضرت نور المشائخ فضل عمرؒ (المعروف ملا شور بازار۔ المتوفی ۲۵ محرم ۱۳۷۷ھ) تھے۔ جن کے صاحبزادے[۲] فضل عثمان صاحب اور ضیاء المشائخ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہما ہیں۔ شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے چھٹے فرزند محمد صادقؒ تھے جن کے صاحبزادے غلام محی الدینؒ تھے جو حیدرآباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں۔ اُن کے صاحبزادے فدائے محی الدینؒ، ان کے حاجی محمد شریفؒ، ان کے بحر الدینؒ اور ان کی صاحبزادی خدیجہؒ (م ۱۳۹۱ھ) تھیں۔ لیکن شاہ غلام محمد معصوم ثانیؒ کے بڑے فرزند حضرت شاہ غلام محمدؒ کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے۔ ان کے صاحبزادے شاہ غلام حسنؒ تھے، ان کے شاہ غلام نبیؒ، ان کے شاہ محمد فضل اللہؒ اور ان کے شاہ عبدالقیومؒ تھے۔ مؤخر الذکر تینوں بزرگ قندہار میں مدفون ہیں۔ شاہ عبدالقیومؒ کے صاحبزادے خواجہ عبدالرحمٰنؒ (م ۱۳۱۵ھ) تھے جو مقبرہ کوہ گنج (حیدرآباد سندھ سے قریب ۱۰ میل) میں آرام فرما ہیں۔ ان کے دو صاحبزادے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸ پر)

[۲] یعنی صدر المشائخ صاحب۔ افسوس کہ وہ ۱۳۹۳ھ میں فوت ہو گئے۔

سید غلام المعروف سید میرجی (م ۱۲۸۳ھ) جن کا نسب پانچ واسطوں سے ابو البرکات سید حسن قادری پشاوری سے مل جاتا ہے، اُن کے بارے میں مجموعہ ہٰذا مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کا تعلق ملا محمد نسیم سے بھی رہا ہے جیسا کہ ملا صاحب کے نام اُن کے مکتوب سے ظاہر ہے۔

ملا محمد عظیم بھی ملا محمد نسیم کے تعلق کے تھے۔

حضرت مظہر سے تربیت پانے والے، سرحد کے جن حضرات کا ذکر مقاماتِ مظہری میں ہے ان کے بارے میں، اس مجموعے سے مزید کچھ معلومات ملتی ہیں۔ نیز ملا محمد نسیم نے دہلی سے واپس آکر اوچ (دیر) میں رہ کر رشد و ہدایت کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس کے فیض یافتگان کے کچھ نام بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مقاماتِ مظہری میں اخون نور محمد قندھاری، ملا نسیم، ملا عبد الرزاق، ملا جلیل، ملا عبد اللہ اور ملا تیمور کا ذکر حضرت مظہر کے خلفاء کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ ساتوں حضرات سرحد کے ہیں۔ اخون نور محمد علم دین سے بہرہ رکھتے تھے اور طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم بھی پائی تھی۔ ملا نسیم کو مقامات میں "اجلہ خلفای حضرت ایشان" میں سے قرار دیا گیا ہے، اور وہ عالم بھی تھے۔ ملا عبد الرزاق کے بارے میں صراحت ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارتِ تام دارد و بالتزام صحبت مبارک حضرت ایشان حالات نیک پیدا کرد و مدارج قرب الٰہی ترقیات نمودہ تا بکمالات فایز گردید، اجازتِ تعلیم طریقہ یافتہ یافادۂ علم ظاہر و باطن صرف اوقات نیک دارد"۔ ملا عبد اللہ، جن کے دو مکتوبات ملا نسیم

(صفحہ ۱۳ کا بقیہ حاشیہ)

تھے۔ ایک آقا محمد حسن جان (م ۱۳۶۵ھ) جن کے چار صاحبزادے ہوئے (۱) عبد اللہ جان عرف شاہ آغا (م ۱۳۹۳ھ) (۲) عبد الستار جان (م ۱۳۸۷ھ) (۳) مولانا حافظ محمد ہاشم جان مدظلہ، اور (۴) محمد حنیف جان مدظلہ ___ خواجہ عبد الرحمٰن کے دوسرے صاحبزادے آقا محمد حسین جان تھے جن کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل جان المتخلص بہ روشن (م ۱۳۶۱ھ) کے دو صاحبزادے مولانا محمد اسحٰق جان مدظلہ، اور مولانا محمد ابراہیم جان مدظلہ ہیں۔

کے نام اس مجموعے میں ہیں، ان کا ذکر مقامات مظہری میں یوں آیا ہے "بعلم و ادب مردے بود صالح بیمنِ صحبتِ حضرت ایشان از ارباب حضور و آگاہی گردید، چند روز با ملا نور محمد صحبت داشت و بوطن خود رفتہ ..." ملا تیمور کے بارے میں مقامات میں آتا ہے کہ "طریقہ از حضرت ایشان گرفتہ بمقام فنائے قلبی رسیدہ احوال حضور و آگاہی نقد وقت خود ساخت و با ملا نور محمد صحبت داشتہ در وطن خود ریاضات شاقہ اختیار نمود ..." سرحد کے بعض حضرات نے ملا نسیم اور ملا تیمور (تمود Timur) دونوں سے کسبِ فیض کیا تھا۔ چنانچہ مقامات میں صراحت ہے کہ "طالبان حرارت شوق در صحبت ملا نسیم از جمعیت و طمانیت حظے نیافتہ بخدمت وے رجوع آوردہ بمقصود خود رسیدند" ان کا نام مکتوبات میں "تیمر" آتا ہے۔ ان کے فیض یافتگان میں ملا اولیا، ملا ابراہیم، شاہ لطف اللہ، ملا سیف الدین، محمد خان، خواجہ محمد عمر، خواجہ یونس، شیخ قطب الدین، شیخ محمد امین، اور شیخ غلام حسین کے نام آتے ہیں۔ اب سلسلۂ مظہریہ سے تعلق رکھنے والوں کے وہ نام بھی ملاحظہ ہوں جن کا علم ہمیں اس مجموعے سے ہو رہا ہے حضرت مظہر نے سرحد کے محمد بشیر خان کے بارے میں خود صراحت کی ہے کہ "از یارانِ حلقہ است و ہنوز از دائرۂ امکان برنیامدہ"۔ حضرت مظہر نے دہلی سے ملا نسیم کو جو مکتوب بھیجا ہے (مکتوب ۱۲) اس میں ہے کہ سید علی شاہ نے ذکرِ طریقۂ عالیہ فقیر سے حاصل کیا ہے، وطن کا قصد کر رہے ہیں، پہنچنے پر التماس توجہ کریں تو دریغ نہ فرمائیں (ملخصاً)۔ مکتوب ۷ میں حضرت مظہر نے سرحد کے ایک اور صاحب کا ذکر یوں کیا ہے "نجابت نام جوانے روہیلہ از یارانِ حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفتہ است"۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوبات بنام ملا نسیم میں بھی اس نوع

کی معلومات موجود ہیں - چنانچہ مُلّا محمد حنیف، مُلّا زبردست، اور مُلّا سردار کے ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھنے اور تحصیل نسبت باطنیہ کا ذکر ہے۔ مکتوب اہلیۂ حضرت مظہرؒ بنام ملا نسیم (مکتوب ع۱۷۷) کے آخر میں ایک مختصر رقعہ شاہ علی کا بھی ہے اور اس میں ملا نور محمد کے انتقال کی خبر کے علاوہ مُلّا عبداللہ کا سلام اشتیاق بھی ہے - یہ دونوں حضرات سرحد کے ہیں۔ مُلّا نسیم کی والدہ ماجدہ کے مکتوب (ع۱۷۸) سے مُلّا خیر محمد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مُلّا نسیم کے ساتھ سرحد سے دہلی تحصیل نسبت باطنی کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز مُلّا نسیم کے خاندانیوں میں سے دو صاحبزادگان اوچ کے ناموں کا علم ہوتا ہے یعنی صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق اور ان کے علاوہ میاں محمد درجات، محمد توکل، علی شیر، اور محمد نبی کا ذکر بھی ملتا ہے - محب اللہ اور عبدالقدوس کے مکتوبات میں محمد (پسر عبدالقدوس)، محمد شرف، محمد بصیر، عبدالقدیر اخوند، مُلّا ولی محمد اخوند، سید معزز شاہ جیو، میاں نور محمد، مُلّا محمد نعیم اخوند ملا سیف الدین، مُلّا حاجی، میاں محمد کاظم، مُلّا رحمت، شاہ لطف اللہ خاں، مُلّا جان محمد، مُلّا محمدی، اور مُلّا عبدالقدیر کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ازیں مکتوب ع۱۸۲ میں جو محب اللہ وعبدالقدوس کی طرف سے مُلّا نسیم کو لکھا گیا ہے یہ خبر ملتی ہے کہ "چون دریں وقت مسموع گردید کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد پنجرۂ حواس را دریم شکستہ و بجناب قدس پرواز کردہ از اصغاء ایں معنی ایں جانب را حزنِ بسیار و اندوہ بے شمار روئے داد۔" صاحب زادہ فضل احمد معصومیؒ کا ذکر پیشتر آچکا ہے - اس مکتوب سے پتا چلتا ہے کہ مُلّا نسیمؒ اور ان کے متوسلین، صاحب زادہ فضل احمدؒ سے تعلقِ خاطر

17

رکھتے تھے۔ اسی مکتوب میں مُلّا شاہت، سید غلام، حافظ کرم، محمد کاشف اور مُلّا نصرت کا بھی ذکر ہے۔ مُلّا نسیم کے نام دیگر مکتوبات میں بھی کچھ نام سرحد کے اصحابِ سلسلہ کے آتے ہیں؛ مثلاً اخون نعمت خاں، مُلّا قلندر اخون سعد اللہ اور اخون محمد اعظم۔

میر ببین نے اپنے مکتوب (۳۸) میں مُلّا عبد الرحیم اور مُلّا نصری کا ذکر کیا ہے۔ اور مکتوبات ۳۹، ۴۰ میں مُلّا فیض اللہ، مُلّا ئم اور مُلّا صالح محمد کا۔ مکتوب ۴۶ میں مُلّا نسیم کے ساتھ مُلّا قائم خاں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محمد حسن خاں خانزادہ کے مکتوب (۵۲) میں مُلّا نسیم کے ساتھ اخون امان اللہ کا نام آتا ہے، یہ بھی سرحد ہی کے ہوں گے۔ مُلّا غازی محمد اور مُلّا بہار کا ذکر مکتوب ۱۴۸ میں ہے۔ مکتوب ۱۷۲ کسی حاجی عبد الخالق نے مُلّا فاروق کے نام لکھا ہے۔ یہ بھی سرحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ مکتوب غلام حسن بنام مولوی عبد الرزاق (۱۵۵) میں سرحد کے بعض اصحابِ سلسلہ اور ان کے متوسلین کے نام، مقام کی صراحت کے ساتھ موجود ہیں؛ یعنی مولوی عبد الرزاق ساکن پشور (پشاور)، گل محمد ساکن پشور در کوٹلہ رشید خاں، غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزبور، امام مسجد گل محمد، محمد عارف برادر کلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ، میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی، مُلّا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارہ اباسند محمد اکبر[1] ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ، مُلّا سیف الدین ساکن سوات

---

[1] محمد اکبر کا ذکر حضرت مظہرؒ نے مکتوب ۱۵۱ (کلماتِ طیبات) بنام مولوی عبد الرزاق میں کیا ہے اور انھیں یارانِ طریقہ میں سے بتایا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ نے اپنی عمر ۸۰ سے متجاوز لکھی ہے یعنی یہ مکتوب ۱۱۹۰ھ یا اس کے کچھ بعد کا ہوگا اس وقت محمد اکبر تحصیل نسبت میں مشغول تھے اور ان کا نصف دائرۂ امکان پورا ہو چکا تھا۔

خادم مرزا صاحبؒ، مُلّا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحبؒ، استاد مُلّا رحمت موضع الہ ڈنڈ؛ اور مُلّا نسیم کا ذکر یوں آیا ہے " ملّا نسیم خلیفۂ مرزا صاحبؒ ساکن سوات"۔ اُس زمانے میں اوچ سوات میں شامل تھا، اسی لیے ملا نسیم کو ساکن سوات لکھا گیا ہے۔

ان اصحاب سرحد کے علاوہ، پنجاب کے کچھ اصحابِ سلسلہ کے نام سامنے آتے ہیں؛ یعنی محمد شاہ ولد غلام غوث بن قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ[1] متصل کلانور، عبدالرسول ولد محمد شفیع نیز ساکن بٹالہ مزبور، میاں عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور، میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور — غلام حسن نے مکتوب ع۱۵۶ میں یہ بھی بتایا ہے کہ میاں عبدالنبی اور ولایت شاہ اور انھوں نے میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفورؒ سے بیعت کی تھی۔ وہ کسی محمد حسین پراچہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

اصحاب سلسلہ سے متعلق حالات، حضرت مظہر کے حین حیات تک کے، بہت کچھ تو خود حضرتؒ کے مکتوبات شریف ہی میں آگئے ہیں۔ مقاماتِ مظہری، جو حضرت مظہرؒ کی شہادت کے پندرہ سولہ برس بعد لکھی گئی ہے، حضرتؒ کے عہد کے علاوہ، بعد کے زمانے کے کچھ حالات اصحابِ سلسلہ کے متعلق پیش کرتی ہے۔ مقامات میں تصریحات ملتی ہیں کہ اُس وقت (۱۲۱۱ھ) تک خلفاء میں سے کون بقیدِ حیات تھے اور کون دارالبقا

---

[1] بٹالہ کو کہیں "بٹالہ" اور کہیں "بتالہ" کی شکل میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اسی مکتوب میں کو ٹلہ کی ٹ کو اسی صورت میں لکھا ہے جیسا کہ اب مروج ہے یعنی کوٹلہ۔ بٹالہ مذکور کے بارے میں مکتوب ع۱۵۶ میں صراحت ہے کہ متصل سمت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است"

[2] حضرت مظہرؒ کے خلیفہ شیخ غلام حسین تھانیسری کو بھی ان سے تعلق رہا ہے چنانچہ مقاماتِ مظہری میں شیخ غلام حسین تھانیسری کے بیان میں آتا ہے کہ " در بلدۂ بٹالہ (کذا) بملک پنجاب علم فقہ خواندہ اند و از حضرت شیخ غلام قادر شاہ قادری طریقۂ قادریہ گرفتہ" (ص۹۹)

کو تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت مظہرؒ کے بعد کے زمانے کے بارے میں
اس مجموعۂ مکتوبات سے بھی کچھ معلومات ملتی ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ
کے مکتوب (ع ۱۷۸) بنام ملا نسیم میں اس نوع کی کئی اطلاعات ہیں کہ
مولوی احمد اللہ اور محمد صبغۃ اللہ (پسرانِ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) مدت
ہوئی کہ رحلت کر چکے ہیں، محمد دلیل اللہ اور صغوۃ اللہ (پسر احمد اللہ
مرحوم) حیات ہیں، اور اہلیۂ حضرت مظہر بھی حیات ہیں جو چند سال
سے پانی پت میں تھیں مگر اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں، اور مرزا شاہ
علی کی وفات کو بھی عرصہ ہوا، انھوں نے دو پسر چھوڑے، ایک میاں
مداری جو پانی پت میں اُن کے (قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے) ساتھ ہیں
دوسرے میاں زٹلی چھوٹے بیٹے مع اپنی والدہ کے، عظیم آباد پٹنہ
میں اپنے خالو کے پاس ہیں، اور بی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی کا، مدت
ہوئی کہ نکاح کر دیا تھا، اور شاہ علی کے پسر خورد جو دوسری بیوی سے تھے
فوت ہو چکے اور ان کی والدہ بھی نہیں رہیں، یارانِ حلقہ میں سے میاں
محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبدالباقی صاحب اور میاں
محمد احسان صاحب بخیریت ہیں۔ میاں محمد احسان رام پور میں ہیں اور دیگر
صاحبان دہلی میں، مولوی غلام علی مسندِ ارشاد پر تشریف فرما ہیں،
ایک عالَم ان سے مستفیض ہو رہا ہے، مولوی محمد صدیق مدت ہوئی
کہ رحلت کر گئے ...... " اس مکتوب کے افراد مذکورہ میں سے
احمد اللہ تو ۱۱۹۸ھ میں انتقال کر چکے تھے اور مقاماتِ مظہری
کی تحریر کے وقت بھی اسی مکتوب کے مندرجات کی سی کیفیت تھی
کہ یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور
میاں عبدالباقی اور میاں محمد احسان حیات تھے گویا یہ مکتوب ۱۲۱۱ھ
کے لگ بھگ لکھا گیا ہوگا۔

مکتوب غلام حسن بنام مُلّا نسیم (ع ۱۹۱) سے بھی سلسلے کے کئی حضرات کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ مُلّا نسیم کو اوّل وہ یاد دلاتے ہیں کہ سید نور محمد قدس سرّہٗ کے مزار فایض الانوار کی مرمت حضرت مظہرؒ کے فرمانے کے بموجب دونوں (غلام حسن اور مُلّا نسیم) نے مل کر کی تھی۔ پھر وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ــــ مرزا صاحب کی سکونت اور حیات کے وقت ان کا مکان خلد بنیان ایک سو اور کچھ روپیوں پر ہندوؤں کے ہاتھ گروی تھا۔ جب حضرتؒ نے اس دارالفنا سے رحلت فرمائی تو ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا[۱]۔ ارتحال کے بعد مریدوں اور خادموں کو ان مذکورہ ہندوؤں نے مزار کی حاضری اور زیارت سے روکا اور کہا کہ یہ مقام ہمارے ہاتھ گروی ہے، جب تک حساب صاف نہ ہوگا زیارت نہیں کرنے دیں گے۔ مخلصوں اور مریدوں کو پریشانی ہوئی تنگ آگئے۔ آخر الامر یہ ماجرا مولوی نعیم اللہ بہرائچی نے پورب میں سُنا تو بقدر وسعت و امکان رقم جمع کر کے اِس طرف کو روانہ ہو گئے۔ یہ درویش

---

[۱] حضرت مظہرؒ کے وصیت نامے، مشمولہ "معمولات مظہریہ" میں ہے:
"پیش ازیں روزے چند منکوحۂ من از من درخواستہ بود کہ تدبیرِ امورِ اُخروی خود را برائے او واگذارم و دریں باب خطے نوشتہ بدہم تا بعدِ من مخلصانِ بہ او مخالفت نہ نمایند و در ہر جا کہ خواہد مرا بخاک سپارد و من ہم ایں معنی را باقرارِ زبانی قبول کردہ بودم، امّا دراں ایام آں مستورہ قطعۂ زمینے در مِلک خود نداشت، الحال یک منزل حویلی خرید کردہ است و من بجان ازاں بقعہ بیزارم۔ اگر خواہد کہ مرا درآں جا مدفون سازد، بر دوستان فقیر بحکم حق دوستی واجب است کہ ہرگز نہ نمایند، بعد ازیں در ہر جا کہ میسر آید مرضی او مرعی دارند و بیرون ترکمان دروازہ مناسب تر است ......" (ص ۱۴۵) مگر اس صریح تاکید کے باوجود ہوا وہی جو حضرتؒ نہ چاہتے تھے یعنی بقول غلام حسن ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت مظہرؒ نے وصیت نامہ لکھ کر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو دیا تھا اور وہ حضرتؒ کی شہادت کے وقت پانی پت میں تھے۔ انھوں نے اس وصیت نامے کو ۱۲۰۵ھ میں نعیم اللہ بہرائچیؒ کو معمولات مظہریہ میں شامل کرنے کے لیے دیا۔

(غلام حسن) اُن ایام میں رام پور میں تھا[۱] ہماری ملاقات ہوئی۔ کچھ رقم اِس درویش کے پاس تھی، وہ مولوی صاحب کے حوالے کی۔ مولوی صاحب نے دہلی آکر اس مکان سعادت انجام کو ہندوؤں سے خلاص کرایا اور کچھ حجروں اور لکڑیوں میں سے کچھ فروخت کر کے مرقدِ منورؒ کو مرتب کیا ـــــ اسی سفر کے موقع پر نعیم اللہ بہرائچی نے معمولات مظہریہ کو قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کو پانی پت میں اور شاہ غلام علی و سید عبد الباقی و شاہ قطب الدین کو دہلی میں دِکھا کر اطمینان کرنا چاہا تھا۔ معمولات میں ان حضرات کی رائیں بھی درج ہیں۔ گویا میر عبد الباقی اور شاہ قطب الدین ۱۲۰۵ھ تک حیات تھے۔ مقاماتِ مظہری کی تصنیف کے وقت میر عبد الباقی زندہ تھے اور شاہ قطب الدین رحلت کر چکے تھے۔ یعنی شاہ قطب الدین کا انتقال ۱۲۰۵ھ اور ۱۲۱۱ھ کے مابین ہوا ہوگا۔ بہرکیف، یہ ایک ضمنی ذکر تھا، اور اب پھر اسی مکتوب (۱۹۱) کی طرف آئیے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ ـــــ الحال بی بی (اہلیۂ حضرت مظہرؒ) پانی پت میں اقامت رکھتی ہیں، چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ ماہ دیتے ہیں اور ایک روپیہ مُلا مراد دیتے ہیں۔ (مقامات مظہری سے بھی ظاہر ہے کہ اُس وقت یعنی ۱۲۱۱ھ میں شیخ محمد مراد حیات تھے)۔ پیر علی فوت ہو چکے ہیں، سنا ہوگا اور دو بیٹے ان کے تھے، ایک مداری نام کہ وہ محض ناقابل اور دیوانہ رہے، دوسرا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ یہاں سے تلاشِ معاش میں پورب کی طرف چلا گیا ہے۔ میاں عبد الحفیظ و میاں بہادر فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے روضۂ مقدس ہی میں تدفین ہوئی۔ محمد احسان رام پور کی طرف اُٹھ گئے تھے، نواب فیض اللہ خاں نے مبلغ تین روپیہ دیئے تھے، پھر وہ پورب کی طرف چلے گئے۔ اور یہ درویش (غلام حسن) قصبۂ امروہہ میں سکونت رکھتا تھا۔ فرنگیوں

---

[۱] یعنی ۱۲۰۵ھ میں، معمولات مظہریہ کے تکملہ میں صاحب معمولات نے صراحت کی ہے کہ سنہ ۱۲۰۵ھ کی تعمیرِ مزار مبارک کے لیے کیا گیا تھا۔

اور مرہٹوں کی زد و تاخت کے سبب سے قصبۂ مذکور خراب و تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس درویش نے امروہہ سے نکل کر رام پور میں سکونت اختیار کر لی — غلام حسن نے رام پور میں طریقۂ مجددیہ کی ترویج میں جو حصّہ لیا، اس کا بھی اجمالاً ذکر آگیا ہے [1] شاہ غلام علیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ کس قدر مرد قابل و ہوشیار ہیں اور پھر ان کا درماہہ پندرہ روپیہ مقرر ہونے کی خبر ہے۔ غلام حسن نے یہ مکتوب پشاور سے لکھا ہے جب کہ وہ عارضی طور سے وطن آئے ہوئے تھے اور کوٹلہ رشید خاں میں مقیم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خاصا معلومات افزا مکتوب لکھا ہے۔

اس مجموعے کے جملہ مکتوبات فارسی میں ہیں (بجز ایک کے، جو عربی میں لکھا گیا ہے) اور لگ بھگ ۱۱۷۵ھ،۷۰ سے لے کر ۱۲۳۱ھ تک کے درمیانی

---

[1] رام پور طریقۂ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کچھ اندازہ تذکرہ کاملان رام پور سے بھی ہوتا ہے جس میں متعدد افراد کے احوال میں ان کے مجددی ہونے کی صراحت ملتی ہے چنانچہ، بلا ترتیب، محمد ابراہیم خاں عرف نوشہ خاں، مولانا ولی النبی ورشد علی خاں شاہ ابو سعید، مولوی احسان حسین فاروقی مجددی، مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی، شاہ احمد سعید مجددی اور ان کے تین صاحبزادے جن میں محمد مظہر صاحب مناقب احمدیہ بھی ہیں، حافظ احمد جیو ولد شاہ محمد پیر مجذوب، غلام محی الدین، مولوی ارشد علی، قاضی دائم علی مرہندی، مولوی ارشد علی مولانا امداد حسین، حافظ عنایت اللہ، شیخ احمد حسین، ملا اسلم اخون، مولوی اسحٰق علی (از آشنایان حضرت مظہرؒ) حافظ اکرام الدین احمد شاہ امین الدین، شیخ امین احمد اظہر، مولوی جمال احمد مجددی مولوی حبیب احمد ابن رؤف احمد راحت، میاں احمد علی شاہ نقشبندی، مولوی حبیب الرحمٰن خاں، بار خاں نبیرہ نواب دوندے خاں، اخوند ملا امام الدین، ملا امان اللہ، ملا جہانگیر، ملا حبیب اخوند، مولوی خلیق احمد سرہندی، مولوی خلیل الرحمٰن سواتی ولد ملا عرفان، ملا خواص، مولوی ریحان حسین، مولوی رشید النبی مجددی، ملا رفیع ابن مولوی حبیب اللہ اخون سواتی، مولوی سراج احمد مجددی، میاں سراج شاہ از سادات نونیر، ملا سراج، حافظ عباس علی امروہوی نقشبندی کے مرید مولانا عطاء اللہ خاں، ملا سیف الدین باجوڑی (ان کا ذکر بہ تفصیل ہے اور صراحت ہے کہ یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے شاگرد تھے) اخوند سید احمد، ملا صدر الدین ولد ملا سراج، مولانا صفی القدر، شاہ ضیاء النبی مجددی، مولانا ظہور الحسن مجددی، ملا حاجی باجوڑی، ملا عبد الرحمٰن، ملا عبد الرزاق، مولانا عبد الرشید مجددی، ملا اکبر، اخوند زادہ محمد شاہ خاں باجوڑی، مولانا علاء الدین مجددی، مولانا فدا احمد مجددی، شاہ محمد عمر مجددی، حافظ محمد عنایت اللہ خاں لونیری مجددی، سوات کے کئی حضرات کے نام آئے ہیں جو اغلباً اسی سلسلے کے ہوں گے۔ ملا نسیم کا بھی ذکر آتا ہے ان کے بارے میں وقائع عبد القادر خانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ رام پور میں سوات کے طلبہ کا مرجع تھے

۲۳

وعرصے میں لکھے گئے ہیں، زیادہ تر حضرت مظہرؒ کے حینِ حیات (تا ۱۱۹۵ھ) کے ہیں، اور کچھ ۱۱۹۵ھ سے ۱۲۳۱ھ کے درمیانی عرصے کے بھی ہیں جب کہ دہلی میں شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ) مسندِ ارشاد پر متمکن تھے ۷۰، ۱۱۷۵ھ کا زمانہ نواب ارشاد خاں کے آخر دورِ حیات کی رعایت سے متعین کیا جا سکتا ہے اور ۱۲۳۱ھ حضرت فضل احمد معصومیؒ کا سنہ وفات ہے جن کا ذکر مکتوب محب اللہ و عبدالقدوس بنام ملا نسیم (ع ۱۴۴) میں ہے۔ پھر ملا نسیم کا سنہ وفات بھی ۱۲۳۱ھ ہی ہے۔

سلسلے کے مکتوبات میں بعض ہم نام افراد کا ذکر آتا ہے۔ محمد خاں نام کے کئی اصحاب ہیں جن کا ذکر آیا ہے اور جن کا حضرت مظہرؒ سے تعلق ثابت ہے۔ اسی طرح غلام حسن نام کے دو حضرات ہیں، ایک غلام حسن جو غلام عسکری خاں و محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے ہیں۔ مقاماتِ مظہری میں ان کا ذکر "شیخ غلام حسن" کے نام سے ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے خلفا میں سے ہیں۔ اور ۱۲۱۱ھ یعنی مقاماتِ مظہری کے سنہ تصنیف سے قبل انتقال کر چکے تھے۔ دوسرے غلام حسن پشاور کے ہیں جن کے پُر از معلومات مکتوب کا ذکر پیشتر آچکا ہے اور جو امروہہ و رام پور میں رہے ہیں۔ اسی طرح، غلام نبی بھی کم سے کم دو مختلف اشخاص کا نام تو ضرور ہے اور ممکن ہے کہ سرہند کے اصحابِ سلسلہ کے ذیل میں جن غلام نبی کا ذکر آتا ہے وہ ان دو میں سے نہ ہوں، اس نام کے تیسرے شخص ہوں۔ علیٰ ہذا، محب اللہ (از متوسلین ملا نسیمؒ) اور محب اللہ خاں (پسر دوندے خاں) کے ناموں میں بھی التباس کی گنجائش ہے۔ عبدالرزاق نام کے بظاہر دو افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مولوی

عبدالرزاق (مقیم پکھلی بھیت) جن کے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب کلماتِ طیبات
میں ہے (مکتوب ۵۱) دوسرے وہ بزرگ جو سرحد سے تعلق رکھتے ہیں
اور انھیں کہیں مولوی عبدالرزاق اور کہیں ملا عبدالرزاق لکھا گیا ہے
مگر شاید وہ ایک ہی صاحب ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے مولوی عبدالرزاق
(مقیم پکھلی بھیت) کے سپرد ایک ایسے طالب کو کیا تھا جو نصف دائرہ
امکان پورا کر چکے تھے یعنی مولوی عبدالرزاق کو اجازتِ ارشاد حاصل
تھی اور مقاماتِ مظہری میں جن ملا عبدالرزاق کا ذکر ہے وہ بھی "اجازت
تعلیم طریقہ یافتہ" تھے اور خلفاء میں سے تھے۔ ان کے بارے میں شاہ
غلام علیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "در علم فقہ واصول مہارتِ تام دارد"
ناموں کی اس مشابہت سے عام قارئین کو کہیں کہیں دشواری
پیش آسکتی ہے مگر جن کی نظر سے مقاماتِ مظہری اور اس سلسلے کی
دوسری کتابیں گذری ہیں غالباً انھیں زیادہ دِقّت پیش نہ آئے گی۔
بہرکیف، اِن کتابوں کی کم یابی اور ان سے عموماً لاعلمی کے پیشِ نظر
اس نوع کی توضیحات وتشریحات وضاحتی نوٹوں میں (جو مکتوبات سے
قبل درج ہیں) اور حواشی میں کردی گئی ہیں۔

آخر میں عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صدیقی صاحب کا شکریہ ادا
کرنا بے حد ضروری ہے جنھوں نے اس مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں میری
پوری اعانت فرمائی۔ اللہ پاک اُن کو فائز المرام رکھے۔ آمین۔

فقط ——— والسلام

احقر ——— غلام مصطفٰے خاں

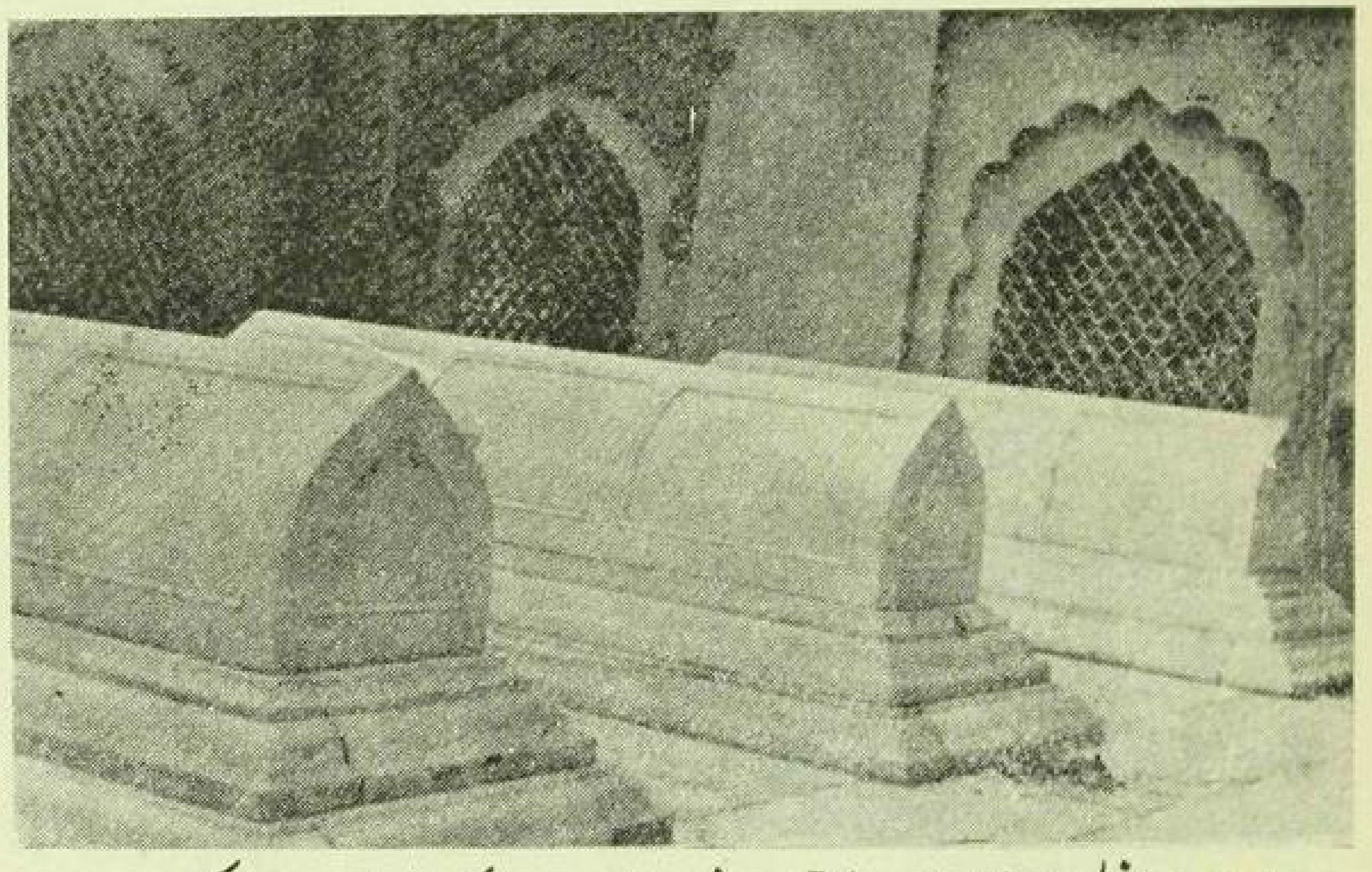
استدراک

مکتوبات ۱۸۵، ۱۸۶ جو بابِ نسیم ۲ میں شامل ہیں، غالباً حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مکتوب ع ۱۸۵ کے لکھنے والے میر محمدی، میر محمدی بیدار ہوں جو بیانؔ (شاگرد حضرت مظہر) کی طرح مولانا فخرالدین دہلوی سے بیعت تھے اور دہلی والے تھے مگر اکبرآباد چلے گئے تھے۔ مکتوب ع ۱۸۶ میں "رسالہ فضل ذکر خفی" ملاحظہ فرما کر خط لکھنے پر مکتوب الیہ کے لیے کلمات تشکر ہیں اور رسالے کے سبب تالیف کی طرف بھی اشارہ ہے جس سے اس مکتوب کا مکتوب ع ۹۵ (مجموعۂ ہذا) سے ربط ظاہر ہے۔ مکتوب ع ۹۵ میں، جو حضرت مظہر کے نام ہے، رسالہ در فضلِ ذکرِ خفی کا وہی سبب تالیف بیان کرنے کے بعد جسے ہم مکتوب ع ۱۸۶ میں پاتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ "جزء اوّل بجناب عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔"

اور غالباً حضرت مظہرؒ کی طرف سے جوابی مکتوب ملنے کے بعد، انہی صاحب نے حضرت کے نام وہ مکتوب لکھا ہے جو اس مجموعے کا مکتوب ع ۱۸۶ ہے۔ وہ اس میں لکھتے ہیں کہ "سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودن رسالۂ فضل ذکر خفی کہ مرقوم قلم فیض رقم گردیدہ بود، پرتو ورود فرمود۔"

کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ع ۱۱ ذکر جہر اور ذکر خفی میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کے مسئلے سے متعلق ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت خوب ہے۔ آخر میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "خیر الکلام ما قل و دل" جو رسالے پر تبصرے کا سا انداز لیے ہوئے ہے نیز آغاز و اختتام کی عبارت کی شان بھی کچھ ایسی ہے کہ رسالۂ مذکورہ سے حضرت مظہر کے اس مکتوب کا تعلق ہو سکتا ہے۔ مگر کلمات طیبات کے اس مکتوب ع ۱۱ کا مکتوب الیہ بھی نامعلوم ہے اور مکتوبات ۹۵، ع ۱۸۶ کے مکتوب نگار کی تعیین کے سلسلے میں اس سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی۔ یہ عقدہ رسالۂ مذکورہ کے دستیاب ہونے یا اس سے متعلق مزید معلومات بہم دست ہونے پر ہی حل ہو سکتا ہے۔



حضرت مظہر رح شاہ غلام علی رح اور شاہ ابو سعید رح کے مزارات مبارک ۔

(۱)

باب مظہرؒ

مشتمل بر

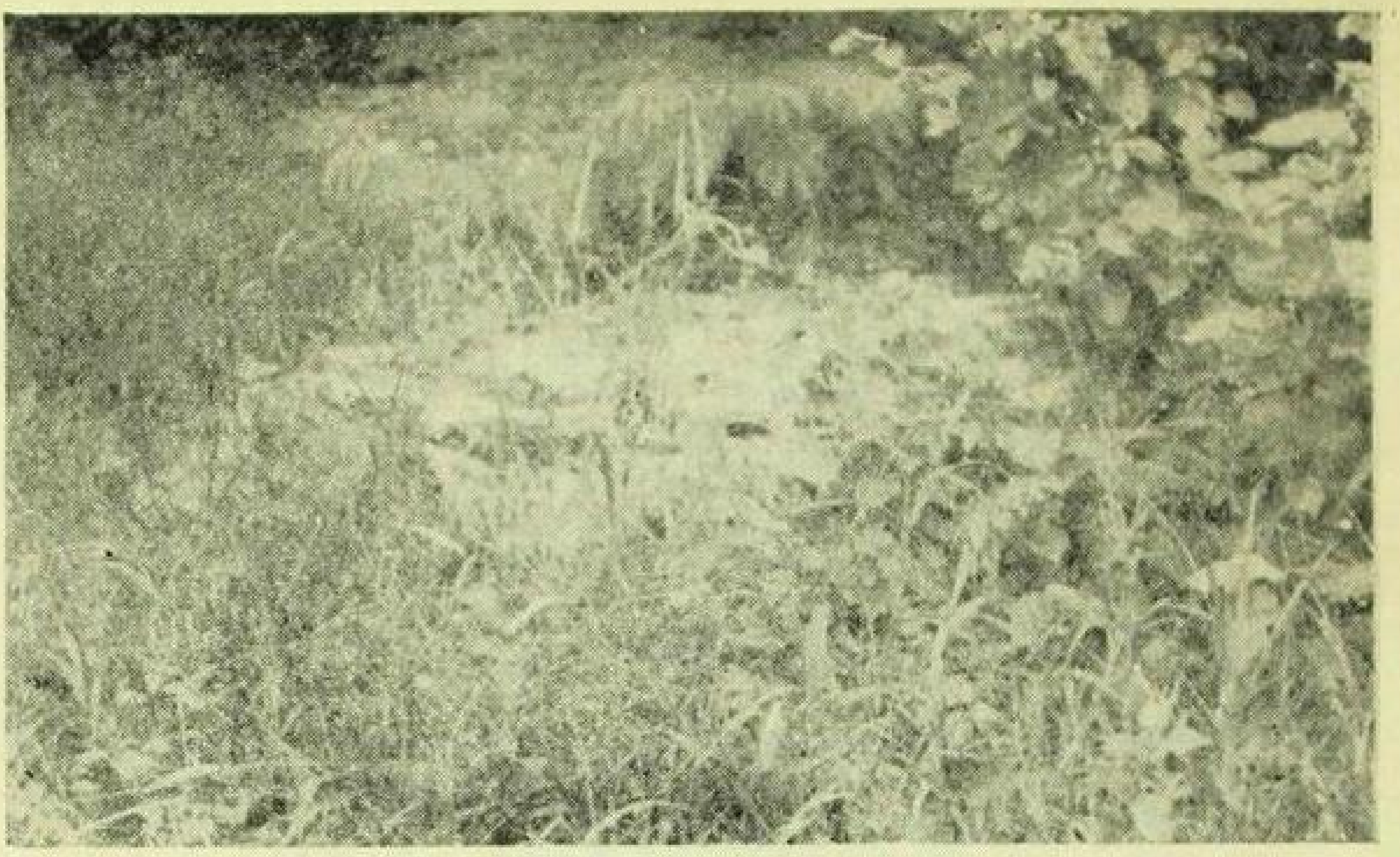
۱- مکتوبات حضرت مظہرؒ

۲- مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ

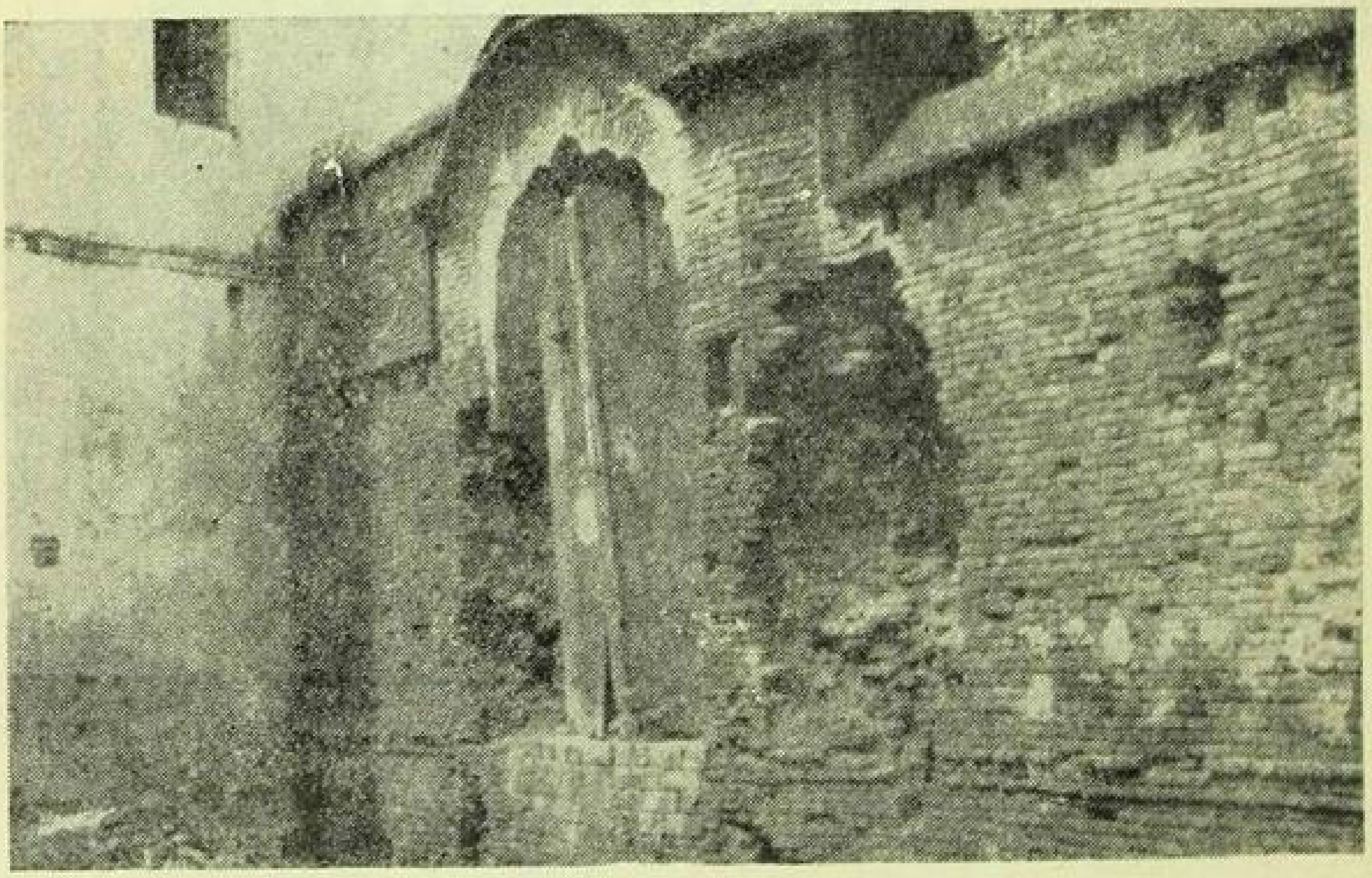
۳- مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیمابینہم

۱۔ مکتوباتِ حضرت مظہرؒ

- بنام قاضی ثناء اللہؓ پانی پتیؒ (ایک عدد) نمبر شمار ۱
- بنام اخوند مُلّا محمد نسیمؒ (سات عدد) نمبر شمار ۲ تا ۸
- بنام میر عبدالہادی (ایک عدد) نمبر شمار ۹
- بنام "شیخ صاحب" (") نمبر شمار ۱۰



مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ



پانی پت میں مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے دروازے اور دیوار کا بیرونی منظر۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

١

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی ثناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ نہم ذی قعدہ است فقیر مع علائق در پانی پت بعافیت است۔ فردا پس فردا قصدِ دہلی دارد۔ و متعلقان را دریں جا می گذارد۔ بعد یک دو ماہ مراجعت بہ پانی پت می کند، انشاء اللہ تعالیٰ۔

باعث تحریر آنست کہ محمد نسیم نام جوانے روہیلہ بسیار مردِ ہموار است و طالبِ مستعد، اخذِ طریقہ کردہ، ارادۂ بڈھانہ نمودہ، در خدمت شما حاضر خواہد شد۔ توجہ کردن ضرور است و در خدمت مولوی نور اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سفارش کنند کہ سبق بتوجہ بدادہ باشند، منت بر فقیر است۔ و معلوم شد کہ خطوطِ افضل خاں مفید نیفتاد۔ خوب، خدا کارساز است۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

ثنے یہاں حضرت مظہرؒ نے قاضی صاحب کا نام "س" ہی سے لکھا ہے۔ اصل مکتوب [illegible] دیکھا ہے۔

مکتوبات حضرت مظہرؒ بنام اخوند محمد نسیمؒ

[حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۰ھ) نے ۱۲۱۱ھ میں مقامات مظہریہ لکھی تو اس میں اخوند ملا محمد نسیم علیہ الرحمہ کے حالات اس طرح قلم بند کیے ہیں:

"ملا نسیم از اجلۂ خلفائے ایشاں، سلوک باطنی در طریقۂ احمدیہ بتوجہاتِ علیۂ آنحضرت قریب بانجام رسانیدہ، خلافتِ کسب مقامات تا بہ کمالات تربیت کردہ بطریق طرفہ تا آنجا کہ خدا خواست رسیدہ، حالاتِ نیک دارد۔ در ہر سالی از وطن بخدمت مبارک آمدہ انوارِ طریقہ حاصل می نمود و اخلاص و محبت و متابعت حضرت ایشاں راسخ است۔ ہیچ کار بے اجازت آنحضرت نمی کرد۔ یک باری خواست کہ قے نماید، گلوے خود بند نمودہ بخدمت مبارک رسید کہ اگر اذن شود استفراغ بکنم۔ لہذا بکمال متابعت آنحضرت از مقبولان بارگاہ الٰہی گشت بطالبان بخدمت او رجوع آوردند و بہ یُمن توجہ او بجمعیت و حضور می رسند۔ زبانی ثقہ شنیدہ ام کہ یک بار بر شخصے توجہ بجذبہ تام نمودہ بود تاب نیاوردہ۔ تا دیر اضطراب و بے تابی می نمود۔ آخر بہمان حال بہ رحمتِ حق پیوست۔ ذات کثیر البرکات او بسیار غنیمت است۔ بدرس علم و تعلیم طریقہ اوقات خوش می گذارد۔"

ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مکتوب (یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۲) ۱۷ رجب کا لکھا ہوا ہے جو محمد بشیر خان کے ہاتھ بھیجا گیا تھا۔ اس میں شریعت کے لیے ترغیب و تحریص دلانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو،

صرف دو خط ملے ہیں، ایک پانی پت سے اور دوسرا جموں سے۔ پانی پت کا ذکر آتے ہی خیال ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ (ملا صاحب) ضرور وہاں گئے ہوں گے اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ سے شرف نیاز حاصل کیا ہوگا۔ اسی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب حضرت قاضی صاحب کے نام ایسا ملتا ہے جس میں ملا محمد نسیم کے لیے سفارش ہے کہ وہ آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں آپ انھیں توجہ دیں (مکتوب ۱۰، مجموعہ ہذا)۔ یہ مکتوب حضرت مظہرؒ نے پانی پت سے بھیجا تھا، جب کہ قاضی صاحب بڈھانہ میں ہوں گے جو ضلع مظفر نگر یوپی کی جنوب مغربی تحصیل تھی۔ اسی مکتوب میں امیر الامرا نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۷۷۰ء) کے بھائی نواب افضل خاں کے خطوط کا ذکر ہے کہ ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ (قاضی صاحب کے لیے) مفید ثابت نہ ہو سکے۔

ملا صاحب کے نام ایک مکتوب تو ۱۷ رجب کا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے اور دوسرا آخر رجب کا ہے جو دہلی سے بھیجا گیا تھا۔ اس مکتوب میں میاں محمد منیر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام بھی لکھا ہے (ان ناموں سے مکتوبات کے زمانے کی تعیین میں مدد مل سکے گی)۔ تیسرا مکتوب ۱۰ آخر شعبان کا ہے اور چوتھے مکتوب میں جو ۱۰ کی ذی قعدہ کا ہے (دوسرے مکتوب کی طرح) ذکر ہے کہ اگر تمھاری والدہ صاحبہ اجازت دے دیں تو یہاں آکر سلوک کے بقیہ مقامات بھی طے کرلو۔ پانچویں خط میں نجیب خاں (نجیب الدولہ) کے لشکر کا ذکر ہے جو کفار کے کے قلع قمع کے لیے آیا تھا اور ملا حماد کا ذکر بھی ہے جو ملاقات

کے لیے آئے تھے[1] اسی مکتوب میں مکتوب الیہ کی والدہ کے انتقال پر اظہارِ غم ہے۔ چھٹے مکتوب میں بھی مکتوب الیہ کی والدہ کی تعزیت ہے اور ملا رحم داد کی ملاقات کا ذکر بھی ہے۔ پھر ساتویں مکتوب میں ملا رحم داد کو سلام لکھا ہے کہ وہ دو تین مرتبہ مجھ سے ملاقات کے لیے آئے تھے اس لیے ان کا مجھ پر حق ہے۔ یہ ساتواں مکتوب[2] پانی پت سے لکھا گیا تھا اس میں ہے کہ میرے متعلقین دہلی سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور صلح کا وعدہ کرلیا ہے۔ چنانچہ میرا قصد دہلی جانے کا ہے اور دو ماہ کے بعد یا تو انھیں دہلی بلوا لوں گا یا خود ہی پانی پت آجاؤں گا۔ اس مکتوب میں یہ بھی ہے کہ بغیر مجھ سے ملے ہوئے تم وطن کو نہ جانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت مکتوب الیہ اپنے وطن اوچ میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہوں گے (غالباً فوج میں) جہاں ملا رحم داد بھی ہوں گے۔ مکتوبات ۶، ۷، ۸ ایک ہی سلسلے کے معلوم ہوتے ہیں اور مکتوب ۱۳ میں یہ بھی ہے کہ مکتوب الیہ کے جانے کو پورے دو سال گزر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم و بیش اتنی ہی مدت میں یہ تمام مکتوبات لکھے گئے ہوں گے۔

---

[1] فارسی مکتوبات (مطبوعہ بمبئی) میں ہر جگہ "رحیم داد" نام آتا ہے۔ لیکن وہ رحم داد ہوگا کیوں کہ حضرت مظہرؒ کے مکتوب میں جس کا عکس شائع کیا جارہا ہے حضرت مظہرؒ نے صاف طور پر "رحم داد" لکھا ہے۔

[2] ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہرؒ کے مکتوبات میں ساتواں مکتوب مگر مجموعہ ہذا کے لحاظ سے مکتوب ۸۔

مکتوب ۳۰ میں محمد میر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام ہے یعنی اس مکتوب کی تحریر کے وقت یہ لوگ زندہ تھے۔ محترم خلیق انجم والے (اردو) مکتوبات کے صفحہ ۱۲۲ میں جو مکتوب ہے اُس میں محمد میر جیو کے انتقال کی تاریخ ۱۹ (ذی الحجہ)[1] درج ہے۔ اور اسی مکتوب میں یہ بھی ذکر ہے کہ "فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہؒ کی عیادت کو گیا تھا۔ ان کی صحت کے لیے خدا سے توفیق طلب کی اور دعا میں مصروف ہوا"۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا انتقال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ان کے انتقال سے پہلے کا ہے جب کہ میاں محمد میر جیو انتقال کر چکے تھے اور یہ ممکن ہے کہ وہ ۱۱۷۵ھ ہوگا۔ اسی مکتوب میں نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے ظفر علی خاں کا ذکر ہے کہ "حقیقت یہی ہے کہ اس کے ماں باپ کی جگہ اور اس کی خبر گیری کے لیے سب کچھ میں ہوں"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک نواب ارشاد خاں بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر اردو مکتوبات کے صفحہ ۱۲۵ میں جو مکتوب ۱۴ جمادی الآخر کا ہے، اُس میں نواب ارشاد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۳ ربیع الآخر دی گئی ہے اور فارسی مکتوبات (مرتبہ محترم عبدالرزاق قریشی) کے صفحہ ۶۶ میں جو مکتوب ۱۴ جمادی الاولیٰ چہارشنبہ کا لکھا ہوا ہے، اس میں بھی نواب ارشاد خان کے انتقال پر اظہارِ غم ہے اور آگے چل کر

---

[1] مقامات مظہریہ۔ صفحہ ۴۸۔ طبع دہلی ۱۲۶۹ھ

اسی مکتوب میں ان کے صاحب زادے ظفر علی خاں کو "یتیم" کہا گیا ہے۔ چنانچہ وہ سال جس کی ۱۴ جمادی الاولیٰ کو چہارشنبہ تھا ۱۱۷۶ھ ہوگا، یعنی نواب موصوف کا انتقال اسی ۱۱۷۶ھ کی ۱۳ ربیع الآخر کو ہوا ہوگا۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ مکتوب ۳ میں محمد منیر جیو (المتوفی ۱۱۷۵ھ؟) اور نواب ارشاد خان (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کا سلام لکھا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ۱۱۷۵ھ سے پہلے کا ہوگا۔

اب دوسری طرف آئیے۔ ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہرؒ کے آخری تین مکتوبات (مکتوب ۶، ۷، ۸) میں ملا رحم داد کا ذکر ہے۔ اور فارسی مکتوبات نمبر ۸۱ سے نمبر ۹۸ تک جو ایک ہی سلسلے کے اہم تاریخی واقعات سے متعلق ہیں ان میں سے مکتوب نمبر ۸۸ بیستم ربیع الاول کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ کل (یعنی ۱۹ ربیع الاول) ملا رحم داد کی شہادت ہوئی۔ اور مکتوب نمبر ۸۷ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کا ذکر ہے اور یہ کہ اس وقت ملا رحم داد خان ہانسی اور حصار کی طرف ہے۔ پھر مکتوب نمبر ۸۶ میں نواب ابوالقاسم خان کی شہادت کی تاریخ پنجشنبہ ۲۳ محرم دی گئی ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ[1] جس کی

---

[1] فارسی مکتوبات صفحہ ۲۵ میں ابوالقاسم خاں ابن مجدالدولہ عبدالاحد خان کے انتقال کی تاریخ ۱۱ مارچ ۱۷۷۶ء دی گئی ہے۔ لیکن وہ ۱۳ مارچ ہوگی یعنی پنجشنبہ ۲۳ محرم ۱۱۹۰ھ۔ اس سال کی مزید تصدیق مکتوب نمبر ۹۲ سے ہو جاتی ہے جس میں لکھا ہے کہ نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ) کا بڑا بیٹا ضابطہ خاں نے نواب مختار کے پاس، کہ ابوالقاسم خان کے لیے فاتحہ پڑھی اور یہ کہ آج چہارشنبہ ۱۷ ربیع الآخر ہے۔ یعنی ۱۱۹۰ھ۔

۲۳ محرم کو پنج شنبہ تھا۔ اسی سال گویا ملا رحم داد بھی شہید ہوا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے یہ تین مکتوبات (۶، ۷، ۸) بنام ملا نسیم، جن میں ملا رحم داد سے ملنے کا ذکر ہے "یقیناً" ۱۱۹۰ھ سے پہلے کے ہوں گے اور ابتدائی دو مکتوبات (یعنی مجموعۂ ہٰذا کے مکتوبات ۲، ۳) ۱۱۷۵ھ سے بھی پہلے کے ہوں گے، یعنی یہ کہ یہ سب مکتوبات "وقتاً فوقتاً" پہنچے ہوں گے اور کسی ایک ہی زمانے سے ان سب کا تعلق نہیں۔

اب ذیل میں حضرت مظہرؒ کے وہ سات مکتوبات بنام ملا نسیم" پیش کیے جاتے ہیں:

۲

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن مطالعہ نمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہفدہم رجب ست، در محروسۂ دہلی معہ توابع بعافیت ست، و ضعف و پیری روز افزوں است، و از روزیکہ آن برادر از ما رخصت شدہ دو قطعہ خط تا امروز بما رسیدہ است، یکی از پانی پت و دوم از جموں و [رسید] رسیدن ایشاں بوطن نیست - امید قوی است کہ بعافیت رسیدہ باشند، باید کہ از احوال خویش اطلاع بدہند کہ خاطر جمع گردد۔ و برای علوم دینی و تعلیم طریقہ و اتباع سنت و اعراض از دنیا و اقبال بآخرۃ بکوشند و حامل رقیمہ محمد بشیر خان

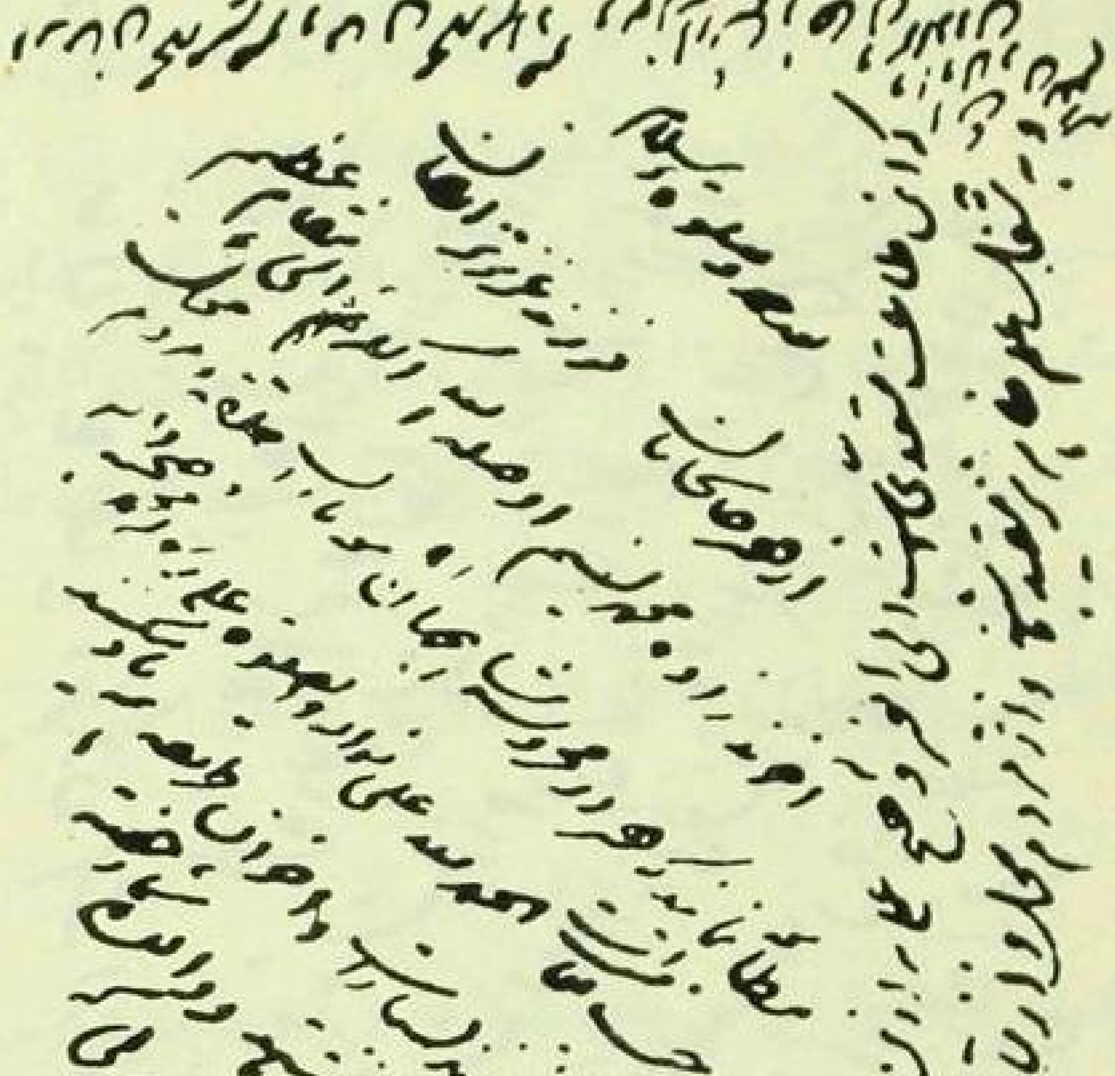
را که از یارانِ حلقه ست و هنوز از دائرهٔ امکان بر نیامده، توجه میداده باشند. به برادر خود سلام رسانند و از اندرون دعا، و از یارانِ حلقه سلامها برسد۔

۳

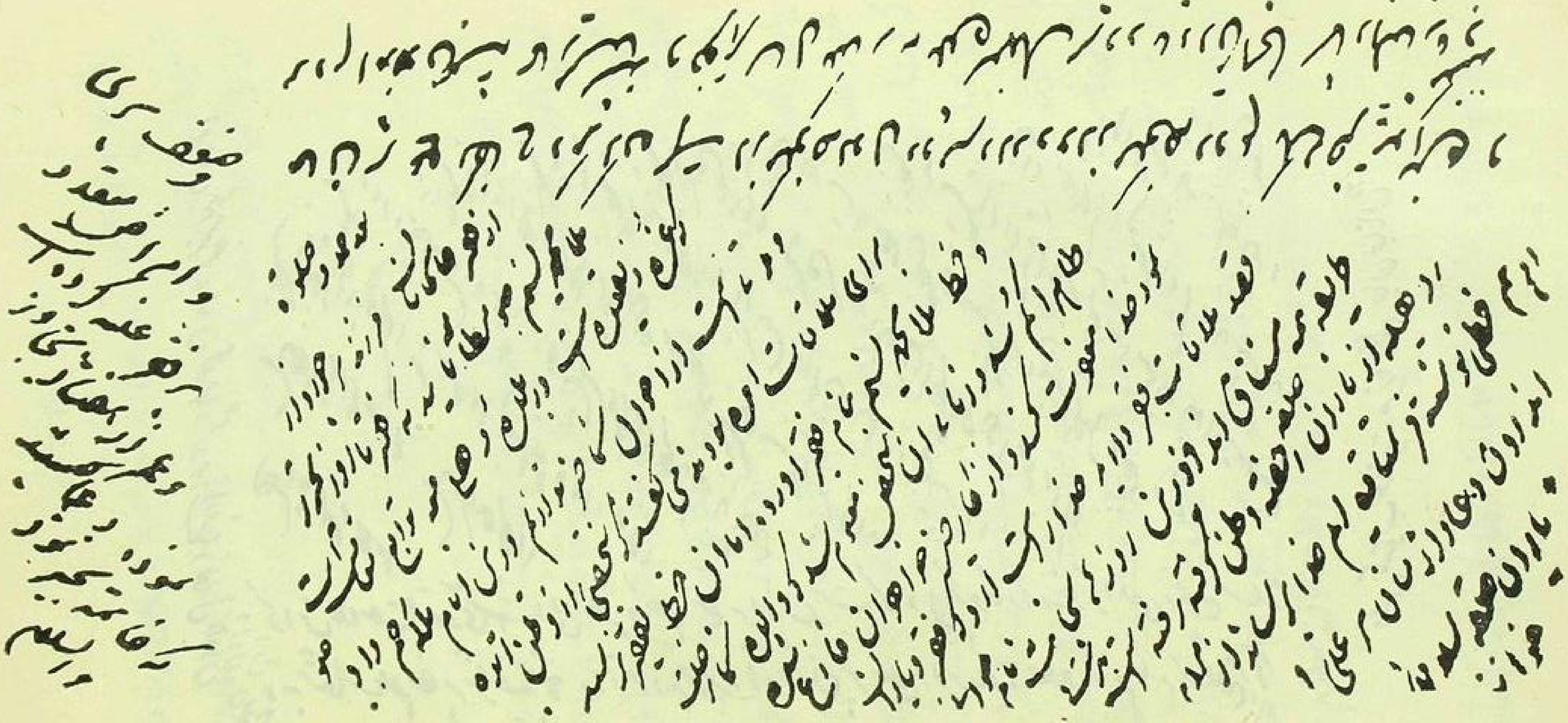
بعد حمد و صلوٰة و سلام از فقیر جان جانان، فرزند عزیز از جان اخوندزاده محمد نسیم اوصله الله الکریم الی مقام عظیم، مطالعه نمایند که فقیر در محروسهٔ شاهجهان آباد مع یاران حلقه و مردم محل تا آخر شهر رجب بعافیت است۔ الحمد لله علی نواله والصلوٰة علی رسوله محمد و صحبه و آله۔ و اشتیاقِ دیدنِ آن فرزند بسیار است و اخوانِ طریقه همه یاد می کنند۔ اگر از کتخدائی خواهران فارغ شده باشند و والدهٔ شما رخصت بدهد قصدِ این طرف بکنند و بعض مقاماتِ عالی که بشارتِ آنها یافته اند، بگیرند۔ و اگر در مراجعت توقف باشد، باید که در تعلیم ذکر طریقه دریغ و تغافل نه نمایند۔ مردم را مشغول سازند که این طاعت متعدی است الی الخیر۔ و هیچ عمل به از این نیست که دلِ مرده را بذکر الٰہی زنده بسازند و به شغلِ علمِ ظاهر نیز مقید باشند و از مردم محل و از میاں پیر علی و از یارانِ حلقه نام بنام سلام خوانند، از میاں محمد میر جیو و میاں محمد مراد جیو و نواب ارشاد خاں و برادران و اولادشان سلام برسد۔

۴

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فضائل پناه، کمالات



عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ



عکس مکتوب حضرت مرزا مظهر جان جانانؒ

دستگاه، اخوندزاده ملّا محمد نسیم جیو معلوم نمایند که تا اواخر ماه شعبان فقیر مع توابع در محروسہ دہلی بعافیت ست۔ باعثِ تحریر آنست کہ سید علی شاہ از فقیر ذکرِ طریقۂ عالیہ گرفتہ روزے چند در حلقہ نشستند۔ بنا بر ضرورتے قصدِ وطن کردہ اند۔ خدا برساند۔ بعد رسیدن آنجا اگر از شما التماس توجہ بکنند دریغ نہ نمایند کہ خدمت سادات سعادت ست، و مقید بہ اتباعِ سنت و تعلیم طریقہ باشند و بمتوسلانِ خود سلام برسانند۔ و از یارانِ حلقہ سلام و از اندرون دعا خوانند۔

لطیفۂ قلب این سید از قالب برنیامدہ است۔

۵

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فرزندِ عزیز تر از جان ملّا نسیم سلمہ الرحمان مطالعہ نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ ذی قعدہ در بلدۂ دہلی بعافیت است و از مدتے احوال آن برخوردار معلوم نیست۔ خاطر متعلق ست۔ باید کہ احوالِ خود می نوشتہ باشند، و اگر والدہ رخصت دہد بیایند و درین آخر عمر فقیر را بہ بینند و کسب مقامات باقی بکنند و اشتیاق در تحریر نمی آید والسلام علیکم از اندرون دعا، و از میاں پیر علی سلام و از یارانِ طریقہ چہ ہندوستانی و چہ روہیلہ سلام خوانند۔

و یارانِ سنبھل و امروہہ و لیسولی و آنولہ بخیر اند و مشتاق اند و سلام می رسانند۔

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جاناں، فرزندِ برخوردار مُلّا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ فرمایند کہ فقیر تا روزِ تحریر کہ بعد دہم شوّال است در محروسۂ شاہجہاں آباد مع علائق و توابع بعافیت است و یارانِ حلقہ جا بجا و شہر بہ شہر بخیر اند و مشتاق شما ہستند و انتظارِ شما کشند۔ اگر از کارِ خیرِ خواہران خود فارغ شدہ باشید، بیائید و دریں آخر عمر ما را بہ بینید۔ ضعفِ پیری بر ما بسیار غلبہ کردہ است اما ہنوز ہر روز پنجاہ کس را کم و زیادہ توجہ می دہیم و دو سال کامل گذشتہ کہ شما رفتہ اید دریں مدت یک خطِ شما رسیدہ است و دریں ایام کہ برائے تنبیہ کفار سکھ لشکر نجیب خان[1] قریب دہلی رسیدہ، ملا رحم داد برائے ملاقات فقیر آمدہ بود، خبر خیریت شما رسانید، و گفت کہ ادوم از وطن آمدہ و خط بنام فقیر آورد۔ ظاہراً آں خط گم شد بفقیر نہ رسید۔ افسوس است کہ والدۂ شما وفات یافت۔ خدا او را بیامرزاد۔ و کارِ خیرِ ہر دو ہمشیر شما در پیش است۔ بعد فراغ ازاں قصد شاہجہاں آباد دارید۔ خدا تعالیٰ بیارد۔ و مردم خانۂ ما بسیار شما را یاد می کنند و دعا گفتہ اند و میاں پیر علی سلام می رسانند و یک نکاحِ دیگر کردہ اند۔ از منکوحۂ اول دو پسر (و از) منکوحۂ دوم[2] یک دختر متولد شدہ و صاحبانِ سنبھل ہمہ سلام گفتہ اند و ہمہ مشتاق اند و بہ تقریب رمضان، یارانِ قدیم اکثر در حلقہ مجتمع اند، ہمہ سلامہا می رسانند۔ حاملِ رقیمہ نجابت روہیلہ از یاران طریقہ ہست۔ اگر طلب کند او را توجہ می دادہ باشند۔ والسلام۔

---

[1] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی میں سے مکتوب نمبر ١٦ میں نجیب خاں، ان کے بھائی افضل خاں اور ملا رحم داد خان کا ذکر ایک ہی جگہ ملتا ہے۔

[2] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی کے نمبر ٢٦ میں بھی پیر علی کی دوسری بیوی اور دختر کا ذکر ہے۔

معلوم نیست درین مدت چه قدر مردم را داخلِ طریقه کرده اید و از کتابهاے تحصیلے چند نسخه خوانده اید۔ احوال خود را مفصل بنویسید۔

۷

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزند برخوردار مُلّا محمد نسیم جیو مطالعه نمایند که فقیر تا روزِ تحریر که غرّهٔ ذی قعد است، در بلدهٔ دہلی مع توابع بعافیت است و مدتے است از احوال شما خبر نداریم۔ درین ایام مُلّا رحم داد جیو براے ملاقات آمده بودند، می گفتند که شخصے از وطن آمده و خط مُلّا محمد نسیم بنام فقیر آورده، امّا آن خط بفقیر نه رسید۔ ظاہرا گم شد و زبانی آن شخص معلوم شد که والدهٔ شما رحلت نمود۔ خدا مغفرت کند و از کارِ خیر خواہران فارغ شده قصد ملاقات فقیر دارید۔ خدا راست آرد که فقیر و یارانِ طریقه ہمه مشتاق اند و درین روزہا نجابت نام جوانے روہیله از یارانِ حلقه رخصت وطن گرفته، رفته است۔ بدست او ہم خطے نوشته فرستاده ایم خدا برساند۔ از مردم اندرون دعا و از میاں پیر علی و یارانِ حلقه سلامہا خوانند۔ میاں پیر علی نکاح دیگر کرده است۔ از منکوحهٔ اول دو پسر دارد و از منکوحهٔ دویم یک دختر پیدا شده و مردم اندرون ہمیشه بیماری باشند و فقیر ہر سال یک بار به بلدهٔ سنبھل می رود۔ یارانِ آنجا شما را بسیار یاد می کنند۔ و ضعفِ پیری و امراض متعدد بر فقیر غلبه کرده است و عمر از ہفتاد تجاوز نموده۔ دعا کنید که خاتمه بخیر بود۔ والسلام۔

۸

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فرزند مُلّا محمد نسیم سلمہ اللہ الکریم معلوم نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ شوّال در محروسہٴ پانی پت بعافیت است و متعلقانِ فقیر از دہلی درین جا آمدہ اند و عہد موافقت بستہ اند و فقیر برضاے ایشان قصدِ دہلی کردہ است۔ بعد دو ماہ یا ایشان را بہ دہلی خواہم طلبید یا خود مراجعت بہ پانی پت خواہم کرد واز دعاے خیر دوستان غافل نیستم، خاطر جمع دارند و بر مسلکِ شریعت و شغل طریقت بہ استقامت باشند و بے ملاقات فقیر بہ وطن نہ روند و خط شما میرسید و مطالب معلوم گردید، ہر جا باشند باخدا باشند۔ ازاندو دعا، خوانند۔ از برادران دہلی و یاران حلقہ سلام برسد۔ بہ ملا رحم داد خان جیو سلام برسانند۔ دو سہ بار ملاقات با ما کردہ اند، حقے دارند و ما خود با ایشان کارے نداریم۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام میر عبدالہادی

۹

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند کہ خط رسید و مقدمات مرقومہ بوضوح انجامید۔ سببِ تاخیر در جواب آن بود کہ نواب سید قاسم خان را ہنگامہ ہا پیش آمد چون برعایت خاطر سردارانِ این حدود فسخ عزیمت سفر نمودہ و نگاہداشتِ سپاہ مطلقاً موقوف داشتہ درمکان معہود خود آمدہ نشستند۔ و آدمِ فقیر موافق قاعدہ

که آخر هر ماه برای خبرگیری خانه روانهٔ دهلی می شود، فردا روانه خواهد شد، اتفاق تحریر افتاد۔

صاحب من فقیر خدمت بندگان خدا خصوصاً سادات و آشنا سعادت می داند، و این معنی مخفی نیست، امّا با تقدیر چاره نه فقیر خود برین امور قادر است۔ مگر به حرکت زبانی فقیر حاضرم۔ امّا گوش آشنایان هندوستانی از امرا و سلاطین رفتند۔ این سرداران که در و صبح آمده اند آشنا نیستند و اگر آشنا شوند همت ندارند و نواب قاسم خان همتے دارد لیکن آشنائی فقیر با او زیاده بر یک دو ملاقات نیست۔ معهذا او را با من در دین رجوعی نه که او شیعی است و من سنّی، لیس اعتقاد خود معلوم و در مقدمات دنیا ظاهر است که من بچه کار او می آیم پس چه احتمال است که از برای خاطر فقیر درین افلاس و فلاکت رعایتے صدها مردم خواهد کرد۔ مرا بر او کدام حق است که بر اعتماد آن او را تکلیف کنم و اینکه با وجود شهرت افلاس مبلغ ها برای نگاهداشت سپاه بر آورده، انصاف می باید که برای مصلحت وقت هر کسے در کار خود سعی و تلاش از هر جا که می تواند چیزے بهم میرساند۔ برای خدا رعایت کردن در مذهب دنیاداران اینقدر ضرور نیست که خواه و ناخواه زری از جای بدست آورده باید داد۔ و فقیر از استطاعت و افلاس آن مرد چه خبر دارد۔ مرا با او اختلاطے نیست۔ یکچند بار خطوط مشتمل بر دوستی بمن نوشته است و بس۔ حساب خانه خود بفقیر نداده است۔ بے سامانی او مشهور است که سرمایهٔ او بغارت رفته۔ همه کس می دانند۔ من هم او را مفلس می دانم و ربط قوی درمیان نیست که با وجود مغلسی تکلیف باید کرد۔ و او را چه ضرور است که گفتهٔ مرا البته قبول نماید۔ اندکے شعور درکار است صاحبا نزا خدا شعوری بدهد و فقیر با وجود قدرت مخل نیست خدا می داند۔

صاحبان گمان دارند که تغافل می کنم. لعنت بر کسے کہ چنین کند و تغافل نماید۔

یا فقیر بسبب آشنائی نواب مذکور منشی مشتاق راے بود آمده بیرہم زده به بریلی رفت۔ حالا رسم تحریر ہم نمانده۔ اگر رفتن فقیر تا آنوله اتفاق می افتد و آن بزرگ یعنی نواب قاسم خان براے دیدن فقیر از انبر چھیتڑی می آید تقریب شما درمیان می آرم و ہر قدر زبان یاری خواہد داد، خواہم گفت۔ اگر تقدیر مساعدت نمود و آن بزرگ اقبال کرد به شما می نویسم، احتمال دارد که نقشِ مراد بنشیند و تقریب لقۂ مبلغی از و گرفتن منظور ست، زیاده زیاده است۔

به فصیح الله خان جیو و شیخ قمرالدین جیو سلام برسانید۔

حقیقت نگاہداشت او این است که سردارانِ روہیله اجازت فراہم آوردن سپاه، آن بزرگ را داده بودند۔ چون مرد خوش ہمت است و علوفه بیش قرار دستخط می کند و سردارانِ این حدود بسیار کم می دہند، جماعه داران ہمه نوکری ہا گذاشته رفیق او شدند۔ سرداران ازین معنی در اندیشه فرو رفته آن بزرگ را از نگاہداشت مانع آمدند۔ ناچار ہا بریلی رفته بازگشت و در محل سابق آمد و نشست۔

مشکل دیگر است که اگر با نواب قاسم خاں براے مصلحت سپارش اختلاط بکنم و خلاف وضع خود که با دنیاداران آمیزش نمی نمایم، گوارا کنم، اغاغنه مرا بدنام به رفض و تشیع می کنند و دشمن می شوند۔ کار را به لطائف باید گرفت اگر مقدر است می شود۔ و فقیر مخلصِ احباب است، شاکی یا شاکر۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام شیخ صاحب

۱۰

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، برادر گرامی قدر، عزیز از جان، شیخ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ ہفتم جمادی الاولیٰ است فقیر در بلدۂ سنبھل مع دوستانِ اینجا بعافیت است و نواب ارشاد خان صاحب برائے رفاقت محب اللہ خان صاحب پسر دوندے خان رفتہ اند کہ ہمراہ نیز ہا بزیارت حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ رفتہ است و برائے خدمت کسے نیست۔ محمد مراد[1] رفتند و محمد انور[2] آمدہ بود۔ او ہم رفت و روہیلہ ہا شعور ندارند۔ سخت تنہائی است برائے پرداخت اہل طریقہ درین ماہ خود ہستم۔ تا آخر ماہ نواب مذکور ہم خواہند آمد، و آدمِ فقیر تا سلخ این ماہ موافق قاعدہ برائے خبر گیری خانہ خواہد رسید۔ در ماہ آیندہ بعد مراجعت قاصد این طرف، قصدِ دہلی خواہم نمود۔ و اگر مانعے پیش آمد، اواخر ماہ آیندہ می رسم۔ چون رنج سفر کشیدہ[3] ام و پرداختِ بواطنِ طالبان منظور است، چندروز با مزہ یا بے مزہ باید بود و امروز کمارِ دیگر بہ مع خطوط رسیدند و بیماری صاحبزادی امانت نگاہداشتہ ایم۔ معلوم شد کہ ایشان ارادۂ این طرف کردہ بودند، مانعے پیش آمد کہ نیامدند۔ زبانی کمار این ست، داخل خط نبود۔ ظاہرا خط در حالتِ تشویش نوشتہ اند کہ جواب اکثر مطالب نداشت۔ چنانچہ احوال پیر علی درزادہ کہ خدا او را ازان خانہ برآرد کہ پدرش منتظر است، ہیچ معلوم نہ شد و بعض امور تفصیل

---

۱ از اصحاب حضرت مظہرؒ

۲ محمد انور برادر زادۂ میر محمد مبین

می تواست مجمل مرقوم بود بہر حال بعد انتظار دوازده روز خاطر جمع نه شد واز صحت مزاج و ہمواری مردم محل ممنون شدیم ' انشاالله تعالےٰ عوض این آدمیت آدمیتها خواہیم نمود - شکر بجا آوردیم - امروز آدم سرکار نواب روانه می شد - حرفے چند تحریر شد - متعاقب جواب خطوط خواہد رسید -

عزیزان سنبهل به میاں غلام مصطفےٰ صاحب مع رفقا سلام رسانند - و در خدمت قاضی صاحب خصوصاً برادر ایشان سلام واشتیاق بدوستان مسلمان و ہندو وغیره ہمه عبدالہادی صاحب سلام برسد - جواب خط ایشان بعد چند روز خواہد رسید که مطلبے دارد ' بایشان بگویند - حساب معلوم شد - دیگر معلوم باد که مولوی ثناالله صاحب از پانی پت نوشته اند که سه چهار بیگه زمین خوب در معرض بیع است ' اگر منظور باشد مبلغ باید فرستاد و برائے طیاری چاه پنجاه روپیه طلبیده اند که زراعت ربیع بے چاه نخواہد شد - این معنی را بمردم محل ظاہر نموده جواب گرفته به میر مکارم متصدی عنایت خان جیو که در حویلی برون ترکمان دروازه می باشد ' خط از طرف اندرون نوشته بدہند که به پانی پت برساند واگر اندرون مبلغ خواہند بحساب پنج روپیه در ماہه پیشگی که شصت روپیه در وجه تمام سال می شود ایشان یکجا بگیرند ' از ہر در ماہه پنج روپیه وضع می کنیم و پانزده می دہیم - چنانچه ماه جمادی الثانی از ما است واز غرهٔ رجب حساب سال نو خواہد شد - پس شصت روپیه بایشان باید داد سی روپیه بابت خواجه کامیاب که پیش شما امانت است وسی روپیه که حالا از میاں صاحب گرفته اید واز خط شما معلوم شد که یازده روپیه برائے سامان سفر پیرزادی قرض از شما گرفته اند آنرا وضع کرده چهل ونه روپیه بدہند ہمین قدر برای چاه که ضروری است کفایت می کند - اگر قطعهٔ زمین

را نیز چون منظور خواهد بود از زیور خود فروخته هنڈوی خواهد نمود۔
و اگر در دادن مبلغ وجه چاه و خرید زمین تغافل نمایند نام مبلغ
نباید گرفت و از پیش خود باید داشت۔ بعد رسیدن فقیر آنچه مناسب
خواهد بود بعمل خواهد آمد۔ و یک تھان سوسی سرخ و سعید مرادآبادی
ده درعه چهار پاجامه دار بدست حامل رقیمه مرسل شده، فرمایش
اندرون است باید رسانید و اگر فرمایشے دیگر بکنند باید نوشت که
همراه آورده شود یا فرستاده شود و خدا کند که ماء الجبن با مزاج
ایشان راست آید درین تقدیر دوا دریغ نباید کرد و در دل جوئی
و احتیاط تاکید فضول است۔ چون پیر علی دعای نه نوشته از ما
هم او را هیچ نگویند۔

تدبیر سلخ خواجه کامیاب کرده خواهد شد و در سلخ این ماه
از میاں صاحب سی روپیه گرفته پانزده روپیه به مردم محل ده روپیه
کرایه حویلی و در ماهه بهنو دربان و او پیرزاده خواهند داد پنج روپیه
باقی خواهد ماند۔

چون مقدمۂ چاه ضروری بود و مولوی با تاکید نوشته اند، اطلاع
به مردم محل دادن ضروری است که ملک ضائع نه شود و بناچاری مبلغ
دادن نیز ضرور۔ اما بے سماجت نباید داد۔ به پیرزادی صاحب سلام
و مردم اندرون خود دعا۔[1]

---

[1] یہ مکتوب قیاساً شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن کے نام معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مظہرؒ کے گھریلو کاموں سے متعلق ذمہ داری شیخ محمد مراد کے سپرد تھی جیسا کہ مقامات میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ ان کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن بھی ہاتھ بٹاتے ہوں۔ اس مکتوب میں بیشتر خانگی معاملات مذکور ہیں۔

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی بنام حضرت مظہر

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام حضرت مظہر کے سات مکتوبات کلمات طیبات میں، اور ۱۲۹ مکتوبات محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتبہ مجموعے میں شامل ہیں۔ لیکن اب تک خود قاضی صاحب کا تحریر کردہ کوئی مکتوب بنام حضرت مظہر سامنے نہیں آیا تھا۔ کلمات طیبات میں بھی، جس میں قاضی صاحب کے آٹھ مکتوبات درج ہیں حضرت مظہر کے نام کوئی مکتوب نہیں۔ خوش قسمتی سے قاضی صاحب کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہر خانقاہ نورمحل میں محفوظ ہیں جو یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔

ان مکتوبات میں ایک خاص قضیے کا تسلسل کے ساتھ ذکر ہے جس سے مکتوبات کی ترتیب اور تاریخی تعیین میں مدد ملتی ہے۔ ہماری رائے میں یہ پانچوں مکتوبات ۱۱۷۷ھ یا اسکے لگ بھگ کے ہیں۔

پہلا مکتوب اوسط رجب کا ہے اور پانی پت سے دہلی حضرت مظہر کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سال مرزا صاحب اوائل جمادی الاول میں سنبھل

پہنچے تھے اور دہلی واپسی اوائل رجب میں ہوئی تھی مگر وہ کچھ پہلے ہی آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہر کے مکتوب ۱۱ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) کی تاریخ تحریر ۲۵ جمادی الآخر ہے اور مقام تحریر دہلی۔ اسی مکتوب میں حضرت مظہر لکھتے ہیں:

"برائے خرید چہار بیگہ زمین مشہود کہ چہل و چہار روپیہ طلبیدہ بودند ....." اس معاملے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۶ میں بھی ہے جس میں چار بیگہ زمین کے لیے گیارہ روپیہ فی بیگہ کے حساب سے ۴۴ روپے طلب کیے گئے ہیں۔ حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "اندیشۂ از آشوب سکھاں بسیار است"۔ نیز اس کے بعد کے مکتوب ۱۲ میں بھی جو بارہ شعبان کا لکھا ہے، یہ ہے کہ "واحوال نجیب الدولہ با سکھاں و محفوظ ماندن پانی پت از دست کافران محلِ شکر است"۔ یہ واقعہ شعبان ۱۱۷۷ھ مطابق فروری ۱۷۶۴ء کا ہے۔ اس سے قاضی صاحب کے مکتوب ۶ کا سنہ تحریر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحبؒ کے دیگر چار مکتوبات (۲ تا ۵) میں تسلسل کے ساتھ ایک قضیے کا ذکر ہے اور یہ مکتوبات بھی ۱۱۷۷ھ ہی کے ہیں۔ مکتوب ۳ میں ہے کہ "بروایات لشکر و کنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال باین طرف می آید۔ برتنبیہ سکھاں متوجہ است و سکھاں گریختہ رفتند۔ ازین جہت اطمینان بہم رسیدہ" یہ صورت ۱۱۷۷ھ ہی میں پیش آئی تھی۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۲ میں علی رضا خاں کا ذکر یوں ہے کہ "نور چشم علی رضا خاں داخل طریقہ علیہ شدہ اند بسیار دل خوش شدہ بجہت بعد مسافت از علوم اتفاق توجہ نشدہ، در حضور می رسد چند روز بہمیں نیت در شاہجہان آباد خواہند ماند۔ شفقت کامل بحال مشار الیہ مبذول شود"

گویا یہ مکتوب علی رضا خاں کے دہلی جانے کے وقت لکھا گیا ہے۔

۱۱۷۷ھ ہی میں علی رضا خاں کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۹ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں یوں موجود ہے "برخوردار ینہ علی رضا خاں بہ قریبے کہ مخفی نیست، بہ بالائی پیش می رسند۔ چون طریقہ را از فقیر گرفتہ اند و ذکر لطائف خمسہ جاری شدہ و نفی و اثبات ہم شروع کردہ اند در حلقۂ شما داخل خواہند شد......" نیز حضرت مظہرؒ کے اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "بمیان نجف خاں جیو قریبے پسر موافق سنت برسانند۔" نجف خاں کے پسر کے مارے جانے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۴۲ میں آیا ہے۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۳۳ میں ہے کہ "در لشکر افضل الدولہ کسے آشنائے غلام نیست لہذا بجناب عالی معروض می دارد چون پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق است و بعضے رسالہ داران ہم بندگی دارند، امیدوار است کہ شقہ خاص بنام پیش امام و آشنایان رسالداران مرحمت شود......" نیز مکتوب ۴۴ میں بھی ہے کہ "اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد"

قاضی صاحب کے ان دونوں مکتوبات (۳۳، ۴۴) کے جواب میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۱۹ (مجموعہ قریشی) ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے جواب میں حضرت مظہرؒ نے محمد حسن خاں خانزادہ اور رحیم خاں خانزادہ کو سفارشی رقعے لکھنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ

"پیش امام افضل خاں با فقیر ربطِ طریقہ ندارد"۔ اور اسی
مکتوب میں قاضی صاحب کو یہ سرزنش بھی کی گئی کہ "برادرم
عجب کاریہ است کہ ہر واحد از مردم پانی پت لبریز شکایت شما
می آید۔ معلوم نیست چہ عمل از شما واقع می شود۔ اگر راستی و
دیانت شما باعث آزارِ مردم است از آن راستی بگذرید و
خود را فضیحت نکنید ...." حضرت کی اس سرزنش کے
جواب میں قاضی صاحب نے مکتوب ع۵ میں اپنی صفائی یوں
پیش کی ہے۔ "ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم پانی پت
لبریز شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! میاں عبدالجلیل
و محمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند ...."
اب ذیل میں قاضی صاحب کے وہ پانچ مکتوبات
پیش کیے جاتے ہیں:]

۱۱

ع۱
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ
محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ عرضۂ کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض
می رساند۔ احوالِ غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست،
ادام اللہ برکاتہٗ، و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب، مدتیست
کہ غلام و دیگر دوستانِ پانی پت در انتظارِ قدومِ میمنت لزوم چشم براہ داشتند
کہ اتفاق تشریف فرمودن آنجناب بجانب سنبھل شد۔ نوازش نامۂ عالی
مرقوم اوائل جمادی الاول از سنبھل نزولِ اجلال فرمود۔ دران ارشاد

شده بود که اوائل رجب به شاهجهان آباد خواهم رسید و اول شعبان قدوم میمنت لزوم به پانی پت خواهد شد۔ حالا دران می گردد۔ اواسط رجب رسید۔ البتہ جناب عالی در شاہجہان آباد تشریف آورده باشد اواخر شعبان هم می رسد۔ امیدوار است که آخر شعبان البتہ تشریف باید آورد و ماه رمضان در پانی پت باید گذرانید و اگر بر تقدیر اتفاق تشریف آوردن آنحضرت به پانی پت نتواند شد، ارشاد شود که غلام خود عزم حضور نماید و آخر شعبان در بندگی رسیده رمضان همانجا کند۔ در موسم سرما از کارہائے اینجا فرصت دست می دهد و باز فصل ربیع خواهد رسید۔ و بعد ازان برسات ایام حرج است۔ درین ایام سفر آسان است۔ اگر تشریف آوردن حضرت نخواهد شد، غلام خواهد رسید۔ لیکن اولی همین است که جناب عالی تشریف آرند که اکثر مردم پانی پت تشنۂ دیدار اند۔

______ چهار بیگهٔ زمین در شفعه والده مرشده فروخت می شود۔ خریدن آن ضرور است و تیار کردن چاه ضرور است۔ دو سه بیگهٔ زمین جاے دیگر فروخت می شود۔ این معنی را غلام بخدمت والده مرشده معروض داشته و صد روپیه از والده مرشده طلب داشته، مفصل نحجه از عرضی علیحده که بخدمت آن مشفقه نوشته واضح رائے عالی خواهد شد۔ ارشاد شده بود که اگر قطعهٔ کلان مقدار بست سی بیگه در معرض بیع باشد معروض دارد۔ خداوندمن! شانزده بیگه زمین درین ایام بمعرض شراء است، ازین قطعه بوالدهٔ مرشده اطلاع نوشته ام۔ اگر بخاطر مبارک بگردد خرید فرمایند فی بیگه یازده روپیه می گویند، باید دید۔ هشت بیگه زمین دیگر هم شاید فروخت شود۔ بالفعل شانزده بیگه فروخت می شود۔

بهرام بخش فدوی خاکپاے جناب فیض مآب حضرت پیرومرشد

برحق عرضه قدمبوس می رساند۔

۱۳

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین - عرضی کمترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہی است ادام اللہ تعالےٰ برکاتہ، وصحتہ، و سلامتی ذات قدسی صفات مدام مطلوب مدت است کہ چشم انتظار براہ است و خاک پانی پت را بقدوم میمنت لزوم رشک ارم باید فرمود۔

نور چشم علی رضا خان[1] داخل طریقۂ علیہ شدہ اند، بسیار دل خوش شدہ، بجہت بعد مسافت از غلام اتفاق نہ شدہ، درحضور می رسد۔ چند روز بہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند۔ شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود - سید عبد العلی پسر مولوی محمد یونس نوازش نامہ عالی آوردہ بود۔ دران نوازش نامہ مندرج بود کہ ما می دانستیم کہ موضع ہرتاری بہ شما تعلق ندارد، حالا معلوم شد کہ تعلق دارد، پس رعایت سید مذکور فرود۔ قبلۂ من! غلام موضع مذکور را گذاشتہ کردہ است، لیکن تا ادائے قرض قدرے دخل می کنم، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ادائے قرض می شود، باز ہرگز دخل منظور نیست۔ بالفعل کار آنجا بہ مولوی محمد رضا، تعلق دارد و شخصے متولی شدہ از شاہجہان آباد ہم آمدہ است۔ باید دید، کدام قرار یابد، لیکن حسب الارشاد غلام بمقدور در رعایت سید عبد العلی دریغ نخواہد

---

[1] علی رضا خان ابن عزت اللہ ابن اسمٰعیل

کرد -

بجناب والده صاحبه مرشده عرض قدم بوس رسد - یارانِ طریقه سلامها مطالعه فرمایند - غلام زاده صبغة الله عرض قدم بوس دارد -

۱۳

ع ۳

بسم الله الرحمن الرحیم - الحمد لله رب العالمین والصلوٰة علیٰ خیر خلقه محمد آله واصحابه اجمعین - عرضهٔ کمترین غلامان جناب محمد ثناء الله موقوف عرض می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجهات حضرت قبله گاہی ادام الله تعالیٰ برکاته و صحته و سلامت ذات قدسی آیات مدام مطلوب بروایات لشکر و کنج پوره معلوم شد که شاه درانی امسال باین طرف می آید، بر تنبیه سکهان متوجه است و سکهان گریخته رفتند - ازین جهت اطمینان بهم رسیده -

غلام مدتیست که موضع ہرتاری واگذاشت کرده ، سال گذشته بسبب خشکی ہیچ زراعت نبود و درین سال از ابتداء حریف رحمت الله نامی از طرف صدر والصدور متولی موضع مذکور شده آمده - غلام را در اینجا دخل نیست و چهار صد و چند روپیه بابت سابق معرفت غلام در حساب موضع مذکور قرض است - چنانچه تمسک بمهر خادمان بدست غلام است - با اینهمه چون عبد الجلیل با غلام عداوت قلبی دارد رحمت الله مذکور و دیگر مردم را ورغلانیده به لشکر نجیب الدوله[۱] فرستاده آنها بے موجب در لشکر نالش غلام کرده آنجا خود نالش غلام بفضل الٰہی مسموع نشد - حالاً رحمت الله وغیره به لشکر افضل الدوله

[۱] برادر نجیب الدوله

رفته اند و کار پانی پت وغیره اکثر بالفعل به افضل الدوله متعلق گشته
لهذا غلام هم ارادهٔ ملاقات افضل الدوله دارد - چون در لشکر افضل الدوله
کسے آشنائے غلام نیست لهذا بجناب عالی معروض می دارد - چون
پیش امام افضل الدوله در جناب عالی داخل طریق است و بعضے
رساله داران هم بندگی دارند، امیدوار است که شقهٔ خاص بنام
پیش امام و آشنایان رساله داران مرحمت شود که شاء الله بما توسل
دارد، در امور مرجوعهٔ او امداد و اعانت لازم - جواب این عرضی
زود مرحمت شود - نتھن خان قضیهٔ داشت از سه سال چنانچه
آن خداوند هم دران ماده به اعظم علی خان فرموده بودند در همان قضیه
پسرش تلف شد، حالا غلام در انجام مرام نتھن خان اسلوبے انداخته
آن مقدمه هم بتوجه افضل الدوله کرسی نشین می تواند شد - اگر غلام
به لشکر افضل الدوله خواهد رفت، برائے کارِ نتھن خان هم سعی خواهد
کرد - یک رقعه برائے سفارش نتھن خان هم قلمی شود -
فدوی خاکسار جناب فیض مآب بهرام بخش عرض قدم بوس
می رساند -
کسے آدم دیگر رونده شاهجهان آباد سنبھل ...... میسر نه شد
ناچار خواجه محمود را فرستاده شده، در مسجد جامع شب و روز
خواهد ماند، هرگاه جواب عنایت خواهد شد، خواهد آورد - غلام محلِ
عتاب نه شود -

۱۴

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

عرضی کمترین غلامان محمد ثناء الله بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام
مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہیست ادام اللہ تعالیٰ
برکاتہ، وصحۃ و سلامۃ ذات اقدس مقدس مطلوب۔ دو سال شدہ
کہ غلام از موضع ہرتاری دست بر داشتہ، سالِ گذشتہ چون بہ سبب
خشک سالی ہیچ زراعت بنود موضع مذکور گویا در تصرف زمینداران
نولہتہ (۹) بدستور قدیم بود. بجہت عدم زراعت عمل جدید نمودار نہ شد۔
بہ سبب مبلغ قرض کہ معرفت غلام دران دیہ بود، غلام سوالی پانی پتیت
با زمینداران نولہتہ واند کے ...... بلا مداخلت داشتم و متولی آنجا
بہ بنیابت عنایت خانصاحب مولوی محمد رضا بودند محض در خیال واگونہ ہیچ زراعت
نبود کہ ایشان دران دخل کنند درین سال کہ زراعت خوب شدہ، رحمت اللہ
نامی کشمیری از صدر الصدور متولی شدہ آمدہ، دران تصرف نمود۔ حاصل
کلام آنکہ غلام را دران دیہ مطلقاً مداخلت نیست با این ہمہ عبد الجلیل
کہ عداوت موروثی و نزاع قلبی دارد، بے وجہ مردم را اغوا کردہ می خواہد
کہ در لشکر جرے بہ تہمت و بناد کنانند و اصل غرض آن خواہد بود کہ چہار
صد و چند روپیہ کہ بابت قرض است گلو گیر غلام شود۔ بہر حال درین مدعا
توجہ باید فرمود۔ و اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ
رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد، مرحمت گردد۔

بتاریخ بست و دوم رجب غلام زادہ بخانۂ غلام پیدا شدہ
نظر توجہ مبذول باد۔ بجناب حضرت والدہ مرشدہ عرض قدم بوسی
می رساند۔

سابق بست و دو بیگہ زمین سرکار دریکجا است و ہفت بیگہ متفرق
حالا متصل آن بست و دو بیگہ زمین ہفت بیگہ زمین در معرض بیع
است، سابق بایع آن چہار بیگہ فروختن می گفت، چنانچہ معروض داشتہ

بود - حالا می گوید کہ ہفت بیگہ می فروشم - اگر این ہفت بیگہ زمین خرید شود، قدر معتدبہ یکجا جمع گردد، و زمین متفرقہ بدست آمدن می تواند شد و قطعۂ کلان بدست آمدن مشکل است - حالا می شود، باز نخواہد شد - سوائے ارسال قیمت این زمین بخدمت آن مشفق نوشتہ بودم معلوم شد کہ درین وقت مبلغ میسر نمی شود، لہذا غلام می خواہد کہ زمین متفرقہ سرکار را فروختہ، بعوض آن، این زمین خرید نماید کہ یکجا قطعہ کلان بودن فائدہ تمام دارد - زمین متفرقہ باز بہم خواہد رسید لیکن بدون پروانگی بر فروخت زمین اقدام نہ کردہ - اگر ارشاد فرمایند ہفت بیگہ زمین متفرقہ را فروختہ، این ہفت بیگہ خرید نمایم کہ ضرور است - زود جواب قلمی فرمایند، این جا قرض بہم نمی رسد - والا بہ قرض می خریدم -

۱۵

ھُوَ
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین - عرض کمترین غلامان جناب محمد شاء اللہ بموقف عرض می رساند - احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہی ادام اللہ تعالٰے برکاتہ، وصحتہ، وسلامۃ ذات اقدس مقدس مدام مطلوب ہے - نوازش نامۂ عالی بدست میاں محمود مع شقۂ خاص بنام رحم خاں خانزادہ شرف ورود فرمود - ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم پالی بیت لبریز شکایت شما می آید - خدا وند نعمت! میاں عبد الجلیل و محمد شعیب ارشاً از غلام عناد و عداوت دارند - برائے ناخوشی ایشان تقصیرے نمی باید، وجود غلام در نظر شان تمام گناہ است - و دیگر میاں

سیف اللہ پدر شاہ عصمت اللہ از دہ سال از حضور قاضی مرحوم ناخوشی دارند۔ حضرت میدانند کہ در مہم تقصیر غلام نیست۔ شیخ سیف اللہ اکثر قضیہ را شیوہ دارند وہر گاہ حرفے خلاف مرضی ایشان گفتہ شود کو سراسر حق باشد، ناخوش می شوند و قاضی اگر متدین باشد در گفتن کلمۃ الحق ناچار است "ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون" سوائے این چہار کس بفضل الٰہی مردم پانی پت از غلام شاکر اند، کسے شکایت ندارد۔ وقتیکہ جناب عالی بہ پانی پت تشریف خواہند فرمود، اظہار صدق این امر خواہد کرد۔ اتفاقاً درین ایام محمد شعیب بہ تقریب شادی بہ شاہجہان آباد رفتہ بود و قدرت اللہ پسر محمد شعیب مکرر بہ شاہجہان آباد رفتہ و شیخ سیف اللہ مدتے درین ایام بہ شاہجہان آباد ماندہ، اغلب کہ زبانی این بزرگان شکایت بہ سمع مبارک رسیدہ باشد۔ اگر این چنین است پس قول اینہا در حق غلام پذیرا نہ شود۔ واگر سوائے این مردم کسے دیگر نالش در حضور نماید از نامش ارشاد شود کہ دفع نالش کردہ شود یا عذر مسموع معذور دارد وقطع نظر از تفصیل مجمل آنست کہ اگر بابت امر دنیوی شکایت کند بنا برآنکہ اَلْعَبْدُ وَمَا فِیْ یَدِہٖ مِلْکٌ الْمَوْلٰی چون جان و مال غلام مملوک حضرت است ارشاد وما بیدہٖ غلام او را راضی سازد واز حق خود ہم درگذرد۔ واگر در حکم شریعت کسے از غلام ناخوش شود دلیل ضعف ایمانی او است و غلام ناچار۔ قال اللہ تعالیٰ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ وآنکہ ارشاد شدہ کہ بخاطر داشت ایشان، ایشان دیگر را ناخوش نباید کرد، خداوندا! غلام در مقدمات شرعی ہیچ کس را دخل نمی دہد و بر ہیچ کس اعتماد ندارد۔ ہمان مردم مخالفان کسے کہ با غلام دوستی دارد عبث او را محل طعن می سازند۔

عبدالجلیل و نظام الدین داماد سیف اللہ بہ عداوت غلام جنید
کس را جمع کردہ در لشکر افضل خان برائے فریاد ہرتاری برپا کردہ،
محمد نجیب از طرف غلام بہ لشکر رفتہ، رقعۂ قاضی حضرت رحم خان
......

مکتوبات محمد احسان احمدی بنام حضرت مظہر

[مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا ذکر یوں آیا ہے:
" از قدمائے اصحاب و اکمل خلفائے حضرت ایشان، از اولاد حضرت حافظ محمد محسن در نسب بشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہم می رسند" ...." مقامات میں ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ حرارت شوق و گرمی طپش باطنی کے سبب سے ان کو موسم سرما میں روئی کے لبادے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ شاہ درانی کے ہنگامۂ غارت گری میں اپنے کوچے کے دروازے پر بہ ہمت تمام بیٹھے پہرہ دیتے رہے بفضل الٰہی رات تک ہرگز کوئی وہاں نہ آیا۔ ملا رحیم داد (رحم داد) کے لشکر کو جب شکست ہوئی اور ملا رحیم داد نے شہادت پائی جس کے بعد کفار کا غلبہ ہوا تو یہ اس موقع پر لشکر ہی میں تھے۔
ان کے نام مرزا صاحب کے تین مکتوبات کلمات طیبات
میں ہیں، یعنی مکتوب ۱۲، ۱۳، ۱۴۔ "مکاتیب مرزا مظہر"

رقعہ عبد الرزاق قریشی میں حضرت مظہرؒ کے دو مکتوبات (عدد ۶۰، عدد ۶۱) میں جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہیں، ضمناً ان کا بھی ذکر آیا ہے۔ مکتوب عدد ۶۰ میں، جو غالباً دہلی سے لکھا گیا ہے، ان کے نام سلام ہے، دوسرے مکتوب (عدد ۶۱) میں یہ اطلاع ہے کہ محمد احسان احمدی ایک ہفتہ ہوا کہ رحیم داد کے لشکر کو جا چکے ہیں

یہاں محمد احسان احمدی کے پانچ مکتوبات درج ہوئے ہیں جو سب کے سب حضرت مظہرؒ کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب (مکتوب عدد ۱۶) ۲ شعبان کو لکھا گیا ہے، اس میں خبر دی گئی ہے کہ نواب صاحب (نجیب الدولہ) یہاں مرہٹوں کے مقابل جنگ کے میدان میں خیمہ زن ہیں اور حافظ جیو (حافظ رحمت خان) کی طرف سے احمد خان اور ملا محسن کمک کے لیے پہنچنے والے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط جنگ پانی پت کے زمانے کا ہے۔ دوسرا مکتوب (مکتوب عدد ۱۷) جو قبل کا یعنی ۱۸ رجب کا ہے، اس میں شاہ درانی کے لاہور پہنچنے کا ذکر ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ سکھوں اور مرہٹے جاٹوں سے صلح کر لیں گے، پھر شاہ اور مرہٹوں کے مابین جنگ ہوگی۔ یہ تقریباً وہی صورت ہے جو پانی پت کی تیسری جنگ میں پیش آئی۔ تیسرا مکتوب (مکتوب عدد ۱۸) ۲۳ رجب کا ہے اور اس میں بھی شاہ درانی کے آگے بڑھنے کی افواہ کا ذکر ہے۔ چوتھے اور پانچویں مکتوب (عدد ۱۹، عدد ۲۰) میں شاہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اُسی زمانے کے ہیں۔ البتہ پانچویں مکتوب میں نواب ارشاد خاں کا ذکر ہے اس لیے

یہ مکتوب نواب ارشاد خاں کے سنہ وفات سے قبل کا ہے۔

اب محمد احسان احمدی کے مکتوبات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔]

۱۶

خداوند خدایگان مد ظلہ العالی۔ محمد احسان احمدی بعد از گذارش مراتب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ تا تحریر بست و نہم شہر ربیع الثانی احوال غلام مع جمیع متوسلان بعافیت است۔ واز اندرون مزاج بی بی صاحبہ وقبلہ بعافیت است۔ باقی حقیقت از عرضی شیخ صاحب بہ اطلاع قاصد دادہ شدہ۔ وانمود رای عالی خواہد شد و غلام مصطفی خاں مع عیال واطفال وخلیفہ جملہ بعافیت اند۔ وصاحبزادہ مع میاں میرن بخوشی رخصت شدہ اند ہمراہ قافلہ شاہ مدار روانہ خواہد شد و غلام نیز چہارم حصہ بہل از ہمین قافلہ چھوٹی کرایہ کردہ است۔ روانۂ فرخ آباد خواہد شد۔ ناچار اتفاق ملاقات نخواہد شد کہ چھوٹی از راہ میان دوآبہ خواہد رفت۔ واز فرخ آباد محمد سرور چیزے خرچ فرستادہ بود کہ در سرانجام رفتن بہ خرچ آید ودر جناب عالی عرض کورنش گفتہ بود۔

وعرضی غلام عسکری خان وغلام حسن ..... مصحوب قاصد شنبھو رائے ٹاکر (ٹھاکر) کہ ہمراہ موسوی خان است، ارسال داشتہ ام، بنظر عالی گذشتہ باشد۔

از اندرون ہمہ ہا بندگی وکورنش بجا می آرند۔

۱۷

بہ۲

خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت - غلام محمد احسان احمدی بعد از تبلیغ مراسم عبودیت معروض می دارد - تا تحریر چہاردہم شہر رجب غلام مع جمیع متعلقین غلامان عافیت دارد - غلام حسن مع نورالدین حسین کہ در بسولی ملاقی شدہ بودند بتاریخ یازدہم شہر حال بخیریت رسیدند - نویدِ قدوم حضرت بطرف شاہجہان آباد رسانیدند - حضرت سلامت از روے ..... ساہوکاران دہ اینجا خبرِ آمدِ شاہ درّانی بہ لاہور رسید اگر رو بشہر کنند وآنحضرت مع متعلقان تشریف بہ شہر سنبھل فرمایند متعلقان غلام را مع بی بی عطا یک بہل کرایہ نمودہ ہمراہ بی بی صاحبہ وقبلہ روانہ فرمایند و بالفعل مبلغ بست روپیہ سکہ بنام محمد مراد ارسال داشتہ دہ روپیہ بالجملہ آن برای خرچ آمدہ کہ تفصیل آن در خطِ خانگی نوشتہ شد، و دہ روپیہ امانت نزد محمد مراد باشد کہ برای کرایہ بہل وغیرہ بکار خواہد آمد، واگر ارادۂ سنبھل نباشد جائیکہ حضرت بی بی صاحبہ وقبلہ خواہد ماند - آنجا این کنیزہا خواہد ماند و دہ روپیہ کہ امانت است روز غرۂ رمضان در خانۂ بندہ محمد مراد رساند و بدستور این دہ روپیہ قسمت کند -

از فرعہ شاہ درّانی وغیرہ چنان معلوم می شود کہ شاہ از سکھ صلح کند و مرہٹہ از جات صلح نماید و با مرہٹہ وشاہ جنگ شود و مجلہ (؟) از ہر کدام ..... می نویسم، امروز دیدہ بود، و بنام حضرت صاحب ماہوار خالو روز (؟) دیدہ متعاقب می نویسم - از اندرون ممانی صاحبہ ولولو و بی بی دینا و بی بی محلہ بندگی می رساند - غلام عسکری خان وغلام حسن وغلام امام و محمد بندگی می رساند -

41

۳

خداوند نعمت مد ظلهم العالی - محمد احسان احمدی بعد از ادای لوازم بندگی معروض می دارد - الحمد لله علی ذالک تا تحریر ۲۳ رجب المرجب بهمه وجوه عافیت دارد - چند روز است که عرضی مفصل ارسال داشته شد معرفت ساهوکار بنظر عالی خواهد گذشت و الحال از زبانی غلام امام که حامل عرضی است مشروحاً واضح خواهد شد -

حضرت سلامت! افواه شاه درانی در پنجاب تیز است - غلام هنڈوی مبلغ بست روپیه بنام محمد مراد بر دکان سرپیتو و هر بھیون ساهوکاران که در کڑہ محمد یار خان می باشد کرده است، از انجمله ده روپیه برای خرچ خانه و ده روپیه امانت پیش محمد مراد باشد - اگر آنحضرت متعلقان (زرا) بطرف سنبھل روانه فرمایند متعلقان غلام را نیز گاڑی کرایه کرده روانه فرمایند و سابق بتاریخ دوازدهم شهر جمادی الثانی هنڈوی کرده بودم، الحال که آدم محمد سرور خان آمد اظهار کرده که دهم رجب هیچ نه رسیده - میان محمد مراد که برای وصول کردن هنڈوی مبلغ بست روپیه بخانه ساهوکار روند - نقصان هفت روپیه زیاده هم کرده بلکه وصول نموده بخانهٔ بنده بدهد و اگر آن هفت روپیه وصول نه شود، این ده روپیه هم بخانه بدهند و حساب تقسیم سابق نوشته شده الحال علیحده نوشته که موافق آن بعمل آرند - زیاده حد ادب -

محمد سرور خان بعد نیاز بندگی می رساند - بجناب عصمت مآب حضرت والده صاحبه وقبله عرض کورنش قبول باد و نظر شفقت بر کنیز خود بطور سابق می فرموده باشند - مشفقی میان پیر علی سلام نیاز قبول نمایند - و بر مضمون ملی عرضی مع محمد مراد صاحب عمل فرمایند -

‍

۱۹

۴ء

غلام محمد احسان احمدی بعد از ادائے لازمۂ عبودیت معروض می دارد، تا تاریخ دویم شعبان المعظم مع جمیع غلامان عافیت دارد۔

سہ روز است کہ بروز جمعہ سلخ رجب نواب بہ سمت مرہٹہ داخل خیمہ شدہ اند۔ ہمراہ برادرزادہ احمد خان و مُلّا محسن از طرف حافظ جیو برای کومک روانہ می شوند عن قریب در دو سہ روز از ینجا ہم کوچیدہ داخلِ لشکر خواہند شد۔ غلام ہم ارادہ دارد۔ بتکلیف محمد سرور خان ... چنانچہ امروز برائے ملاقات نواب رفتہ بودم، از احوال خیر مآل آنجناب تفتیش می فرمودند کہ درین روزہا کجا تشریف دارند۔ گفتم کہ در شہر شاہجہان آباد و متعلقان غلام کلی از پرستاران است در ظل آنجناب حق تعالی محفوظ خواہد داشت۔ وآنچہ قرعہ معلم شدہ بود علیحدہ نوشتہ ارسال داشتہ است بنظرِ انور خواہد گذشت، زیادہ بجز بندگی چہ عرض آرد۔

غلام عسکری خاں و غلام حسن و محمدی عرض بندگی می رسانند۔ از اندرون نام بہ نام کورنشات می رسانند۔ بجناب بی بی صاحبہ وقبلہ کورنشات قبول باد۔ مشفقی میاں پیر علی صاحب سلام نیاز برسد۔

۲۰

۵ء خداوند نعمت مدظلہ العالی

محمد احسان احمدی بعد از گذارش لوازم بندگی معروض می دارد، احوال ما غلامان بفضل الٰہی و از توجہ آنجناب تا تحریر شانزدہم شہر جمادی الثانی بعافیت است۔ الحمد للہ علی ذالک۔

و حقیقت اینجا سے میاں غلام حسن موصل معروض خواهند داشت
هریک در آرزوی حصول سعادت قدم بوسی می باشد، حق تعالی بحصول
انجامد۔

نواب تا حال ارادهٔ کوچ نه کرده اند۔ بعد از ..... فراغت
حاصل کنند، ایشان شامل حال شوند۔ آنجناب چون به دهلی تشریف
فرما خواهند شد، غلام را از طرف متعلقان نهایت دل جمعی خواهد شد۔ او
سبحانه بر سر ما جمیع غلامان سلامت دارد۔ زیاده بجز بندگی چه
عرض نماید۔

بخدمت عالی نواب ارشاد خان بهادر بندگی و بخدمت جمیع صاحبان
سلام و بندگی۔ محمد مسرور بندگی می رساند۔

مکتوبات نواب ارشاد خان بنام حضرت مظہرؒ

[اعتضاد الدولہ نواب ارشاد خان ابن امین الدولہ نواب امین الدین خاں بہادر سنبھلی۔ ان کا حال مقاماتِ مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں ملتا ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے مخصوص احباب میں سے تھے۔ ماٰثر الامرا جلد اول میں ان کے والد کا ذکر آیا ہے۔ کلماتِ طیبات کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے نواب ارشاد خاں کا ذکر کیا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کے تین ایسے مکتوبات ہیں جن میں نواب ارشاد خاں کا ذکر آیا ہے، یعنی مکتوب ۲۹، ۳۰، اور ۶۲۔ مکتوب ۲۹ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں بخیر اند، دیہات ایشاں مستخلص شد بمصادرہ سالانہ مقرر گردید"۔ پھر مکتوب ۳۰ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں معہ اتباع بخیر اند"۔ مکتوب ۶۲ میں پھر نواب ارشاد خاں کا ذکر آتا ہے۔ اس میں حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو نواب ارشاد خاں کے انتقال کی خبر، نام لیے بغیر یوں دی ہے "خطوط صاحبان مشعر بہ خبرِ دل گدازِ آں دوست دل نواز رسید و آنچہ بہ دل رسانید نصیب کس مباد"۔

نواب ارشاد خاں کے لکھے ہوئے نو مکتوبات بنام

حضرت مظہرؒ، یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اِن مکتوبات میں مکتوب نگار نے بصراحت اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن مکتوبات کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نواب ارشاد خان ہی کے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مکتوب کے شروع میں حضرت مظہرؒ کو "حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی" ہی لکھا ہے۔ "قبلۂ ارشاد" کی ترکیب سے اس امر کی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ مکتوب نگار نواب ارشاد خان ہی ہیں۔ اِن کے کئی مکتوبات میں نجیب الدولہ کا ذکر تسلسل کے ساتھ ہے۔ پھر ایک مکتوب میں قرضداروں کے قضیے کی طرف، اور، ایک اور مکتوب میں کاغذ قرض، و مداخل و مخارج کا ذکر ہے۔ غالباً اسی قضیے سے مخلصی کی خبر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (۲۹، مجموعۂ مطبوعۂ بمبئی) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو دی تھی کہ "دیاناً الیشان مستخلص شد، مصادرۂ سالانہ مقرر گردید"]

۲۱

۱ع

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوس .... عرض می دارد۔

ز رفتنِ تو من از خویش بے نصیب شدم سفر تو کردی و من در وطن غریب شدم

ہر چند بے ادبی بود و لیکن از انجا کہ حال غلام است بعرض رسانیدم امید کہ معاف فرمایند۔ تا امروز کہ دوازدہم رجب است بعنایت الٰہی غلام با جمیع اطفال و توابع اندرون و بیرون بخیریت است و احوال معیشت بدستور، ہنوز ہیچ فیصلہ نہ کردہ اند۔ ہرگاہ کاغذ قرض و مداخل و مخارج ملاحظہ فرمایند، حواس گم می کنند۔ بارے اگر توجہ دلی عالی ہست صورتے خواہد گرفت لیکن بشرطیکہ خرچ غلام

از جاے دیگر بشود وگرنہ معیشتِ من ہم درین (جاے) باشد و باداے قرض ہم بشود، دشوار بنظر می آید و بتیو صوبہ دار تا حال بیش از این برنہ گشتہ، معلوم نیست کہ چہ بخاطر آمدہ است ہرگاہ می آید و آنچہ می آمد معروض خواہم نمود، اُمیدوارم کہ تنقیح مقدمات مفصل دریافتہ ارشاد شود چہ از برآمدن از خانہ و چہ از موافقت نجیب الدولہ و چہ از رفع دل شکنی و اخلاص، تا موافقِ آن دل نہاد شدہ بر آن عمل نمایم، بااذنِ غلام در خانہ متعذر معلوم شد.....

.......امام الدین احمد خان صاحب قدمبوس بعرض می رسانند مع اطفال - شب بعد دمیدے خورشد ازین جہت از ارسالِ عرض معذور ماندند - دیگر ہمہ ہا چہ از بیرون وچہ از اندرون صغیر و کبیر قدمبوس و کورنش بجا می آرند علاوہ ازین خبر کوچ دوندے خان (تا سعد) ہم است بطرف کمات (گھاٹ) سمھوان، باید دید - بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد - میاں پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند -

۴۴

۷۸۶

حضرت پیرومرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض آرزوی...

......التماس می نماید تحریر عرضی شب بستم است، غلام با توابع و اطفال و اندرون بعافیت ست بتاریخ ہفد ہم پسر سید احمد عنایت نامہ مع قلمہای واسطی رسانید، از نوید صحت و سلامت عالی و ہمواری مزاج حضرت والدہ..

......ایشان سجدات شکر بجا آوردہ، و قلمہا را موافق ارشاد تقسیم نمودہ دو قلم خود گرفتہ، انتظار حکم می کشیدم کہ پارچہ کاغذ خورد ملفوف برآید، حالا قصد بسولی می کنم - بعد از آمدن بسولی سعی در بہم رسانیدن رسیدن خود ہم کردہ، خدای کریم میسر آرد - قبلۂ من ! ازین واضح تر ارشاد شود، ازین

ارشاد فرمایند که دو بندے خان شرے نه رسانند و توجه فرمایند که اسباب
مساعدت کنند۔ هنوز قضیهٔ زمینداران بدستور است، آنچه انفصال خواهد
شد، بعرض خواهد رسانید، امامل دو شاله برای غلام و یک شال خیمه ارشد خان
از نجیب آباد فرستاده و برای زر وعده کرد که خواهم فرستاد و نوشته بود که
حرف آمدن یاد خواهند داشت۔ ازین معلوم شد که امامل نه گفته بود، در دل خود
دارد۔ روز سوم است که غلام محمد را پیش لاله فرستاده ام۔ اگر قلیلی هم
می آرد تکیه بر توکل کرده این مرتبه باز حرکت می کنم۔ کوچ دو بندے خان بهادر
هم درپیش است۔ حیرانم که اگر این بشود چکنم، آن طرف بروم یا همراه ایشان
برآیم (بروم؟) درین هرچه صلاح افتاد مولوی صاحب .... بعرض می رسانند
موافق ارشاد در خدمت ایشان می روم، متعلقان ایشان .... قلعه
به پیمایش آمد، از مکان افتاده تا چهپر شمالی پنجاه و چند گز طول شد، و
عرض آن از دیوار قلعه تا راه شانزده گز می شود ...... تعلق به روهیله
دارد، او هنوز نمی فروشد۔ بعد ازین گوییم و شنوییم۔ اگر حکم شود خط آن
نویسانده شود بنام هر که ارشاد شود، بنویسانم۔ بعد آن طرح عمارت خواهد
شد۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد و ارشد خان و غالب خان و غلام
زاده ها مع مادران خود و همشیره ها کورنش می رسانند۔ والده ظهور علی بلاگردان
می شود، بموجب عرض او نوشته ام رضاء و قاسم و منظور و محمد و شاه محمد
وغیره هم کورنش بعرض می رسانند۔ میرزا محمد کورنش می رسانند۔ میان شاه نذر
بدستور، کاغذ دیگر حاضر شود، امیدوارم که معاف فرمایند۔ بعد مغرب حلقه
می کنم۔ اطفال می آیند۔ برش عنایت شده ارشد خان و غالب خان صاحب
امام الدین احمد خان میرسد۔ اگر دیگر بدست آینده این طرف بغلام عنایت
شود که دوای عالیه است و آن صاحبان از دیگر جا بها کار خود می کنند و غلام
عندالاحتیاج همین را بکار می برد۔ ...... رخدمت اندرون آداب فرزندانه

برسد - میان پیر علی و شیخ رحمت الله و اخوند نسیم سلام خوانند -

۲۳

۳۰

حضرت پیر و مرشد قبلهٔ ارشاد مد ظله العالی - آرزوی قدمبوس زیاده از معروض است - حق تعالیٰ زود میسر آرد* - و احوال اینجا آنچه هست بر یک طور است - هرگز از هیچ طرفے گشودِ کارے بنظر نمی آید - بہ نوشتن بتفصیل مکدر کردن اوقات اقدس است و بر ضمیر منیر هویدا است، احتیاجِ عرض هم نیست[۱] -

در بسولی اتفاق رفتن شده بود، با میر کلو صاحب و محب الله خان صاحب (پسر دوندے خان) احوال خود گفته بودم و برائے روزگار اطفال بخانهٔ نجیب الدوله بهادر نیز گفته بودم که مرا اینها همیشه خفه می کنند و اکثر قصد برخاسته رفتن باطراف می کنند و عهده برائے خرچ اینها ندارم اگر اجازت دهید، رفته شکل روزگار اینها کرده بیایم و معرفت انامل هم ظاهر کردم - هر دو صاحب تائید بسیار گفته که بے اجازت و استمزاج خانصاحب بهادر هرگز مناسب نیست - باید که مرضی ایشان دریافته باید× حرکت کرد و روز خود را هرگز از ایشان نباید گفت - و غلام محمد را نزد لاله انامل فرستاده بودم که آنچه گفته بود بر آن قائم است یا از تلون مزاجی بود، دیروز غلام محمد آمد و ظاهر نمود که انامل گفته است که به شاهجهان آباد رفته بصلاح حضرت صاحب این امر خواهم کرد یعنی طلب داشتنِ غلام و آنچه نقد وعده کرده بود، هیچ نداد، بوعده گذرانید - بنا بر اطلاع معروض داشته شد - قبل ازین هم مکرر عرائض ارسال نموده ام بنظر گذشته

* تا این روز که شانزدهم ماه است این غلام بعنایت الٰهی و توجه عالی با جمیع توابع بعافیت است -

---

۱ـه جامِ جهان نماست ضمیرِ منیرِ دوست - اظهارِ احتیاج خود آنجا چه حاجت است
(حافظ)

باشد۔ قدرے حنا و خضاب خوب برائے غلام مرحمت شود۔ زیادہ ہرچہ
بنویسم الم دوری از قدوم اشرف و بیش۔ خدای کریم سببے سازد کہ بقیہ
عمر از خدمت جدا نشوم۔ درخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔
میاں پیر علی و شیخ جیو و ملا نسیم سلام خوانند۔ میاں شاہ نور وغیرہ کورنش
می رسانند۔ ارشد خان جیو و امام الدین خان صاحب و غالب علی خان و
محمد علی و ظفر علی و دیگر برادران و ہمشیرہا ے ایشان و مادران ایشان
و دیگر ہمہ ہا کورنش و قدمبوس می رسانند۔ بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب
سلام برسد۔

۲۴

ہو

حضرت پیرو مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ عنایت نامہ کہ بدست غلام
مرحمت شدہ عرض جواب آن در حضور نتوانست نمود۔ لیکن مطالعۂ آن باعث
افزونی تشویش گشت۔ دی شب وقت فراغ نشستہ می خواست عرض نماید
کہ ہمہ تشویشہا بروں شد، الّا اللہ لیتہ، عنایت و مہربانی لیکن خلوت
نبود، نتوانستہ عرض کرد۔ صبح این عنایت نامہ عنایت شد۔ قبلۂ من
چون غور فرمایند کہ سوائے ذات عالی، ہیچ کس نیست کہ بہ دردِ دلِ غلام
رسد و غم خواری نماید و ہر کہ ہست از زن و مرد و صغیر و کبیر ہمہ را غرض
خود مقدم است و با غراض خود ہر چہ مناسب می دانند می گویند۔ ہر گاہ اجرائے
مطلب آنہا می شود۔ بخوش دلی حاضر و غائب پیش می آیند و اگر اندک
قصورے واقع می شود، ناخوش می شوند و زبان بہ غیبت درازی کنند
و انواع گلہ می نمایند۔ مکرر بہ شاہجہان آباد عرض احوال خود نوشتم
و بر ہمان تشریف بردن پانی پت و اکبر آباد موقوف فرمودہ، در عین بارش

تشریف آوردند و حالا این چنین ارشادی شود - این نیست مگر زبونی ایام و سستی طالع، هر چند این حرف هم بارها عرض کرده ام مضمون مبتذل است لیکن چون فی الواقع چنین باز عرض کردم، حالا حیرانم که چه کنم و از پهلوی اینها بمن چه خواهد رسید - خدای کریم عاقبت بخیر کند - حالا چنین گمان می برم که راهِ عرضِ احوال مسدود شود، هر چه می خواستم بگویم، فراموش کردم دو بار خواستم، رو برو عرض نمایم جرأت نیافتم -

۲۵

ھ

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد - از حضور رخصت شده دو گھڑی شب رفته در چندوسی منزل کرد - صبح روز یک شنبه دو گھڑی روز باقی مانده در آنوله رسید همان روز، شش گھڑی روز مانده، برات سوار شده بود - ازین جهت بروز صبح آن یار نجیب الدوله مع پسر سوار شده رفت، هر چند سعی کردم ملاقات نشد - تا نصف شب کمر بسته انتظار کشیدم، فائده نه کرد - دیروز صبح اول وقت نماز سحر گرفته سوار شده رفتم، در حواس با خستگی ملاقات کردم و رخصت گرفتم لیکن با دوندے خان بهادر که بعد انتظار دولت ملاقات شد - امروز قصد مصمم بود که روانه شوم لیکن یک مانعے پیش آمد که عرض آن رو برو خواهم نمود - ازین جهت امروز توقف کردم - فردا پنج شنبه روانه خواهم شد - روز جمعه شرف اندوز قدمبوس خواهم شد - و تفصیل این احوالات رو برو گذارش خواهم نمود - کاغذ دیگر بدست نیامد - ازین سبب بر این عرض نمود - ولی نذر هم در آنوله هست، کورنش معروض داشته - ظفر علی و میاں محمد فاروق کورنش و قدمبوس

معروض می دارد - یار علی خان صاحب و شیخ محمد کورنش می رسانند۔

۲۶

۶

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد کہ تا تحریر عرضی کہ چہاردہم شعبان است غلام با ہمہ توابع بخیر و عافیت است - درین روزہا بسبب رفتن قسولی از ابراز عرائض مقصر ماندہ، بتاریخ بست و ہفتم رجب ہمہ ہا رفتہ بودیم، بتاریخ نہم این ماہ آمدیم چون آدم نواب موسوی خان صاحب زود روانہ می شد، لہذا عرضی اجمالی مرسول ساختہ متصل احوال ہمہ چیزہا بدست آدم خانگی در دو سہ روز انشاء اللہ تعالی معروض خواہم داشت ہمہ خورد و بزرگ درونی و بیرونی کورنش می رسانند - در خدمت محل آداب فرزندانہ قبول باد - میان پیر علی و شیخ رحمت اللہ جیو و اخوند نسیم جیو سلام خوانند - بہ غلام مصطفی خان صاحب سلام برسد۔

۲۷

۷

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - آرزوی قدمبوس زیادہ از آنست کہ بعرض رسانم موقوف داشتہ مدعا بعرض می رسانم - تا این وقت کہ شب نہم ماہ مبارک است، غلام با ہمہ اطفال و برادران و توابع اندرون و بیرون بعنایت الٰہی بخیریت است و شب و روز در یاد اقدس می گذراند - مکرر عرائض ارسال داشتہ دیر است کہ بجواب آن سرفراز نہ شدہ ازین خیلے اضطرار دارد، امیدوار است کہ جواب جمیع مطالب سابق مرحمت شود زمین کہ در قلعہ پیما کش شدہ است، خط آن بنام ہر کہ ارسال شود بنویسانم

بدون امر در توقف است - میان عظیم الدین جیو هم تاکید دارند و احوال و سوال
نواب نجیب الدوله و اناثل هم معروض داشته ام - و درینجا با میر کلو هم
به اجمال آنچه گفت و شنفت بمیان آمده بود، نیز عرض کرده ام -
جواب همه امیدوارم که مرحمت شود - و احوال ضیق معیشت زیاده از
آنست که خود بدولت گذاشته تشریف فرموده اند - حیرانم که چه کنم،
نه پای گریز دارم و نه طاقت استقامت - خدای کریم ترحم فرماید - والدهٔ
میان ظفر علی محسن یا پوشش می خواهد و بی بی زیبا یک صندوقچه فرمایش کرده است
که حضرت مرا فرموده بود که چیزے فرمایش خواهی کرد - بنا برین بعرض
رسانیده و از احوال شاه که تا کجا رسیده و با سکهان چه کرده نیز
ارشاد شود - و این غلام را از تشریف فرمودن قدوم میمنت لزوم که مکلفهٔ
گدای عقیدت کیشان است بشارت فرمایند که عین مراد است تا کے جلوه گر
خواهد شد، تشریف داشتن عالی درینجا پشت پناه غلام است -
درین امر هر قدر که مبالغه بعرض رسانم هم گنجایش دارد - بے حضور عالی
بیکسی می نالم - زیاده ازین نمی توانم معروض داشت - بخدمت
اندرون آداب فرزندانه قبول باد - میان پیر علی و شیخ جیو و اخوند
نسیم سلام خوانند - میان عظیم الدین جیو قدمبوس می رسانند - اطفال
مع والده و همشیره کورنش و قدمبوس بعرض می رسانند - امام الدین
احمد خان صاحب مع اولاد خصوصاً امین محمد خان و شاه نذر وغیره
آداب بجا می آرند - هو مکرر معروض آنکه قبل ازین عرصهٔ دوسال
ارشاد شده بود اگر باین حالت که می گذرد دو ماه به غلام دشوار است
بچه نوع زندگی خواهد شد - منظور و قاسم و رضاد و محبو و شاه محمد
وغیره تسلیمات بجا می آرند - شیرا و جهوا قدمبوس می رسانند -

۲۸

۸ء

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوسی
کہ اہم آرزوہا است، معروض باد کہ شہر بست و یکم است تا تحریر عرضی
بعنایت الٰہی با ہمہ خورد و بزرگ غلام بعافیت است و صحت جسمانی
دارد، مکرر عرائض ارسال داشتہ بنظر مبارک گذشتہ - دیر است کہ
از عنایت نامۂ عالی سرفراز نہ شدہ موجب تردد خاطر غلام است لیکن
وجہ این شاید کہ ہمین خواہد بود کہ این طرف درین روزہا آیندہ بحضور
نہ رسیدہ باشد آدم خانگی را غلام ہم نہ فرستادہ کہ جواب می آمد
بسبب تنگی خرچ کہ تاحال بہم نرسیدہ و مردمان ہم در کار و بار تغافلہا می نمایند
لیکن انشاء اللہ تعالیٰ در دو سہ روز بہر طور آدم خانگی روانہ خواہم کرد کہ
جوابہا بیارد تا تشفی دل شود، احوال اینجا بدستور است بل زیادہ بر
روز در ترقی رضینا برضاء اللہ تعالیٰ - غلام محمد از نزد لالہ انامل آمدند
زبانی انامل می گفتند راست و دروغ ہر دو را خدائے عالم الغیب
داند کہ با نجیب الدولہ مذکور غلام کردہ بود کہ فلانے کس معتبر خود فرستادہ
است و حضرت ہم برائے او فرمودہ بودند، در جواب گفتہ کہ بلے حضرت
فرمودہ اند، لیکن بے ملاقات حضرت فلانے را نمی توانم طلب نمود -
بہ شاہجہان آباد کہ می روم بخدمت حضرت خواہم رفت - ہر چہ خواہند
فرمود موافق آن عمل کردہ خواہم طلب داشت و زبانی لالہ مذکور است
کہ این ہم بہ نواب گفتہ بود کہ تعلقات ایشان در ملک دوندے خان
بہادر است در آمدن اینجا خللے بآن نرسد - در جواب نواب فرمود
کہ ازین خیریت است ہیچ کسے را برائے طلب خواہم فرستاد کہ از دوندے
خان گفتہ خواہد آورد - صدق این مقال را حق تعالیٰ عالم است بنا

برا طلاع معروض داشته، زیاده بجز عرض قدمبوس چه معروض نماید. اطفال و والدهٔ ایشان و خواهران ایشان و دیگر همه خورد و کلان کورنش و قدمبوس معروض می دارد. در خدمت محل آداب فرزندانه قبول باد. میان پیر علی جیو و شیخ رحمت الله جیو و اخوند نسیم سلام خوانند.

غلام که در بسولی رفته بود مذکور مولوی صاحب* به بسولی تشریف آرند هر چند غلام قبول نه کرده که گفت که حرکت ایشان معلوم. مگر اینکه حضرت تشریف فرمایند، در رکاب حضرت اگر حرکت کنند می توانند شد. بناءً به یار علی خان صاحب خطے نوشته در حصول ارسال داشته نموده ایم، امیدوارم که اگر کسے به بابی بت برود بدست باید فرستاد. جهو (؟) بسیار یاد می کنند و کورنش می رسانند.

*حضرت ... با محب الله خان صاحب (پسر روح خان) آمده بود ایشان استدعا ... مولوی صاحب

٢٩

حضرت پیر و مرشد قبلهٔ[٩] ارشاد مدظله العالی. بعد عرض قدمبوس معروض می دارد. کلاپاگدار روز سه شنبه براہ دن رسید و عنایت نامه رسانید. بوسیدم و بر مردمک دیده نهادم، پیچیدم، تعویذ دل سوخته کردم. الحمد لله به توجه عالی با همه توابع بل با همه قافله در دولت رسیده، فردا انشاءالله تعالی بر کنکا (گنگا) رسیده می شود تا رسیدن غلام اطلاع آمدن برش براه ه نه شود، و الا استدعا خواهند کرد. شکر الهی که مزاج مردم محل آرمیده است و خط غلام مصطفی خان صاحب به غلام نه رسیده. محب الله خان صاحب تسلیمات معروض می دارند. محمد خان صاحب و خلیفه جیو و محمد شاکر و نانک چند کورنش و قدمبوس معروض می رسانند. از احوال مسطور اطلاع باید فرمود. میان نظر علی

مع دیگران دعا خوانند۔ بوالدۂ ایشان از غلام آنچہ مناسب باشد بہ فرمایند۔

مکتوبات ظفر علی بنام حضرت مظہرؒ

[ظفر علی، نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے تھے۔ اِن سے حضرت مظہرؒ کو بڑی محبت تھی اور اولاد کی طرح اِن کا خیال رکھتے تھے۔ متعدد مکتوبات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلماتِ طیباتؔ کے مکاتیب ۳۰، ۳۱ اور ۴۹ میں حضرت مظہرؒ نے ظفر علی کا ذکر یوں کیا ہے:۔

(۱) مکتوب ۳۰ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "و آنچہ در باب برخوردار ظفر علی خاں نوشتہ اند واقعی ست، از اخلاق و مناقب و اخلاص و دیگر مراتب ہر چہ می باید و دل می خواہد او ہمہ دارد..." (کلماتِ طیبات ص ۴۲)

(۲) مکتوب ۳۱ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: " آنچہ از تدبیرات و آدمیت برخوردار ظفر علی خان اوصلہ اللہ تعالیٰ الی ما یتمناہ نوشتہ اند بجا ست، ہنوز قدر او نشناختہ اند۔ او جواہر پارہ ایست کہ قیمت ندارد و فقیر بے سبب گرفتار او نیستم۔ خوبیہای او را شناختہ ام۔۔۔" (ایضاً ص ۴۳)

(۳) مکتوب ۴۹ بنام شاہ ابوالفتح: "باعث تحریر آنکہ ظفر علی خان سلمہ ربہٗ خلف نواب اعتضاد الدولہ ارشاد خان بہادر نبیرۂ نواب امین الدولہ مغفور است، از اولاد امجاد حضرت شیخ الاسلام

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تربیت ظاہری و باطنی از فقیر یافتہ، نسخۂ سراپای او صورۃً و معنیً بہ صحت رسیدہ، موافق وعدۂ حافظ رحمت خان صاحب کہ در بسولی در مجلس کتخدائی صبیہ دو بزرے خان در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار دادہ بودند قصد بیعت کردہ، بنا برین بخدمت تصریح می دہم کہ بحق دوستی ہای قدیم و التفاتی کہ بر فقیر مبذول است شفقتی کہ لائق بزرگیہای آن مہربان باشد، در حق این جگر گوشہ کہ مرا عزیز تر از جان ست بذل و بنمایند...."
(ایضاً۔ ص ۹۸)

کلمات طیبات میں مرزا صاحبؒ کا ایک مکتوب ظفر علی کے نام میں ہے۔ اس سے بھی اُن کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "جان من سلامت باشی، درین مدت مفارقت در رقعہ شمار سید و عزّ جان گردید و روح تازہ در تن ناتوان دمید.... ہر صبح بعد نماز متوجہ بہ فقیر بر نشینید، بے ناغہ توجہ می دہم، از کسے توجہ نگیرید و اطاعت والدین واجب دانید"
(ایضاً ص ۹۸، ۹۹۔ مکتوب ۴۲)

محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتب کردہ "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں بھی متعدد مکتوبات میں ظفر علی کا ذکر آیا ہے۔

اب ذیل میں ظفر علی کے تین مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) درج کیے جاتے ہیں۔]

۳۰

معروض می دارد کہ بعد تہنیت بندگان عالی متعالی سہ قطعہ عرائض مرۃً بعد اخریٰ ارسال داشتہ بہ جواب یکے ہم سرفراز نہ شد۔ ہر چند نوازش نامہ کرامت مکرر ورود فرمودہ سر افتخار بہ فلک رسانید، لیکن بہ جواب عرائض سرفراز

نہ شود ۔ مقدمہ معلوم بابت نواب موسوی خان کہ در یاد دہی آن ناچار است
عرض می رساند و از تشریف بردن نواب صاحب و قبلہ بہ پیش نواب نجیب الدولہ
بہادر آنچہ کہ محظوظ ضمیر منیر اقدس خواہد بود، یقین غلام شد کہ بحال دیگر ممکن
است ، امیدوار عفو تقصیر است ۔ یک رومال شال غلام را ضرور در کار است ۔
اگر پیدا شود بہتر ، و الّا کمر بند شال بہ رنگ زمرّدی یا نوس قسم[1] یا زرد یا از ہرا
کہ باشد مرحمت گردد ۔ زیادہ بجز آرزوی قدمبوس چہ معروض دارد ۔ والدہ صاحبہ
کورنش بجا می آرند ۔ برادر صاحب و دیگر برادران و ہمشیرہا و دائی و ددا
و بوبو سُنبل و دیگر ہمہ غلامہا کورنش بجا می آرند ۔ میاں منظور و میاں
مداری آداب تسلیمات بجای آرند ۔

عرضی
ظفر علی

۳۰

در خدمت مولوی صاحب و قبلہ یک مرتبہ روز حاضر می شوم ۔ میاں پیر علی صاحب
و اخوند نسیم و میاں مراد سلام خوانند ۔ این خط کہ بنام میاں اکرم است ۔
میاں پیر علی صاحب واقف اند ، امیدوار است کہ حضرت تعقید فرمودہ بہ اوشان
خواہد رسانید و جواب ہم بہ تعقید حضرت طلب فرمودہ مرحمت خواہند فرمود کہ
این بیچارہاے بسیار مضطرب اند بلکہ مشہور است کہ اُنسے عزیز ، اِد وقتے
کہ محمد شاکر اینجا حاضر بود باوشان گفتہ اند کہ من عرض نوشتہ می آرم ، شما
انتظار خواہید کشید ۔ ایشان بے اطلاع ہمان وقت رفتند ، لہٰذا عرض
نوشتہ ماند ، حالا کہ میاں انور رسیدند ، بدست ایشان ارسال نمود ، بنظر
مبارک خواہد گذشت ۔

۳۱

معروض می دارد تا تحریر عرضی کہ نہم ماہ رمضان مبارک است ۔ احوال

[1] نوس = قوس قزح

اینجا موزون بحمد است و صحت و سلامتی ذات عالی از درگاه او سبحانہ مسؤل ۔ از ارسال عرایض متواتر و سرفراز نہ شدن بہ جواب یکے ازان آنچہ بر دل غلام می گذرد، چہ عرض نماید؟ خصوص نواب صاحب را سخت قلق پیدا شدہ است ۔ از افضال عالی امیدوار است کہ اگر تقصیرے سرزد شدہ باشد، معاف شود[1] ۔ ہر چند کہ بدالنسبت از غلامان سراپا جرم امرے صادر نہ شدہ، لیکن بہ مقتضاے وجود مادیت معروض نمود ۔ سابق از برای کمربند یا رومال شال التماس نمودہ بود، اکنون کہ موسم درگذشت خیر انشاءاللہ تعالیٰ سال آیندہ عنایت خواہد شد ۔ روزیکہ بہ شاہجہان آباد تشریف فرمودہ بودند ہمان جامہ وہمان پاجامہ وہمان جفت پاپوش کہ عنایت شدہ بود تا حال دارم، الحال ہیچ نماندہ ۔ چنانچہ برہنہ نشستہ ام ۔ علاوہ، عید بر سر آمدہ، واحوال فتوح بندگان عالی نیز ہویدا است اگر از جائے بدست آید، درین روزہا مرحمت شود کہ تا بکار آید ۔ زیادہ بجز آرزوی قدمبوس چہ معروض دارد ۔

اندرون قدمبوس، بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض نیاز ۔ میاں مراد و اخون نسیم سلام خوانند ۔

عریضہ
ظفر علی

۳۲

حضرت[2] قبلہ وکعبہ مد ظلہ العالی ۔ معروض می دارد کہ آنچہ از مہاجر قدوم میمنت لزوم می گذرد، شاہد آن ضمیر انور عالی خواہد بود، بعرض رسانیدن غیراز فضولی نمی داند ۔ او سبحانہ، بکرم امتنان عمیم خویش باسرع ترین

---

[1] دیکھیے کلمات طیبات مکتوب ۲۱ ۔ حضرت مظہر ظفر علی کو لکھتے ہیں " بہر حال باہمہ بدمعاملگی بافقیر...... مناسب حال فقیر غیر از وفا و عفو و دعا ہیچ نیست " ۔

اوقات سعادت ملازمت میسر آرد که درین مهاجرت اسلے که بر غلام می گذرد، یارای بیان نیست، زیاده حد ادب ندید، و احوال والده صاحبه نیز بر همین طور است، برادران و همشیره ها آداب کورنشات بجا می آرند، برادر صاحب، دائی و دادا و دیگر همه کنیز ها خصوص بوبو سنبل عرض تسلیمات بجا می آرند۔ کاکا منظور و میاں مداری و دیگر همه غلامان اینجا کورنشات بجا می آرند۔

مولوی سناء اللہ صاحب[1] از توجه حضور بعافیت اند و بر غلام بسیار مهربانی می فرمایند۔ بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض سلام قبول باد۔ اندرون کورنش قبول باد۔ میاں مراد و دیگر صاحبان حضور سلام خوانند۔

عرضی
غلام ظفر علی

مکتوبات غلام عسکری خان بنام حضرت مظہرؒ

[غلام عسکری خان نے خود اپنے مکتوب میں محمد احسان احمدی کو اپنا بھائی لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام غلام عسکری خان (مجموعہ رقعہ خلیق انجم: ص ۲۱۷) میں ہے کہ "آپ کے بھائی غلام حسن احمد اللہ کے ساتھ جس آدمیت سے پیش آئے ہیں، اسے تحریر کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں" اور غلام حسن کو مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا بھائیوں میں سے بتایا گیا ہے یعنی غلام عسکری خاں بھی محمد احسان احمدی کے بھائی تھے لیکن شاید حقیقی بھائی نہیں تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ

[1] مولوی ثناء اللہ سنبھلی

ہی کے مکتوب (ع۲۷ مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۱۹۴) میں محمد احسان احمدی کے نام یہ آتا ہے کہ "آپ کے اہل خانہ کا حال بتانا آپ کو پریشان کرنا ہے اور اعزہ واقربا کے حالات سے بے خبر رہنا گناہ ہے' غلام عسکری خاں کی والدہ وغیرہ فاقہ کشی کی وجہ سے فرخ آباد جانے کا ارادہ رکھتی ہیں"۔

غلام عسکری نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے یا کچھ عرصہ وابستہ رہے تھے۔ مکلات طیبات میں مرزا صاحب کے سات مکتوبات غلام عسکری خاں کے نام ہیں جن سے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل ظاہر ہے۔

بیان ذیل میں تین مکتوبات ایسے درج کیے جاتے ہیں جن میں اگرچہ مکتوب نگار کا نام صراحتاً تو موجود نہیں، لیکن ہمارے خیال میں ان کے لکھنے والے غلام عسکری ہیں جیسا کہ ان مکتوبات میں مذکورہ افراد کے رشتوں سے ظاہر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب]

۴۳

حضرت قبلہ وکعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض کورنش کہ شیوۂ غلامان راسخ الاعتقاد است بعرض اقدس می رساند، احوال خود را مفصل مکرر بعرض رسانیدہ، از نظر مبارک گذشتہ باشد تا حال کیفیت معلومہ در ترقی است بلکہ سوای برانہا ہر روز یک قضیۂ تازہ برپا می شود تفصیل آن موجب خفگی مزاج مبارک دانستہ بر ہمین قدر اکتفا نمودہ شد۔ بعض مکروہات تازہ زبانی بھائی محمد احسان صاحب قبلہ بعرض خواہد رسید، تا حال منتظر جوابم اُمیدوار فضل وکرم کہ از آنجناب صرف نظر نمی رسد ہمین قسم نمی گذرد۔ آنچہ

امید ترقی وغیرہ درین سرکار داشتم از ہمہ جز نوازش ہا حرف ہمین دعا
و دعا او (؟) سبحانہ تعالیٰ جل شانہ، استدعا دارد کہ چندے تا زندگی بآبرو
بسر برد و این ہمہ توقعات ہم از آنجناب است، زیادہ حد ادب۔
حضرت والدہ صاحبہ و بی بی بجیدن[1] و چھتن[1] محرم خانہ و وہا (؟) و محمدی[2]
و امینہ و حکمت اللہ عرض کورنش می رسانند۔
بجناب اندرون محل نام بنام عرض قدمبوس می رسانند۔ بہ عالی
خدمت میاں پیر علی صاحب و دیگر صاحبان سلام و بندگی قبول باد۔

۳۴

حضرت[2] قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوسی بعرض
اقدس می رسانند، احوال غلامان آنچہ میاں غلام حسن بعرض رسانیدہ باشند
تا حال بہ ہمان صورت است، کدام مقدمہ تازہ در پیش نیست کہ معروض
دارد۔ جناب عالی از سہ ماہ تنخواہ گویا ماہ بماہ دادہ اند، ازین جہت آنچہ
قرض قدیم است ہست و آیندہ را خوب می گذرد، اگر ہمین شکل قائم باشد
شاید از ہمہ بلا مخلصی شود، آمد و رفت غلام بدستور است مگر غلام امام
معطل در خانہ نشستہ است، دیگر ہمہ خورد و کلان عرض کورنش
تیر ... ینغ قبول باد۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش از ہمہ ہا قبول باد۔
امروز کہ یازدہم رجب است میاں غلام حسن رسیدند۔

---

[1] چھتن = دختر غلام حسن برادر غلام عسکری خان۔ حضرت مظہر کے نام مکتوب میں غلام حسن نے اپنی ان صاحب زادی کو "نور چشمی چھتن" لکھا ہے۔
[2] برادر خورد غلام عسکری خان

۳۵

حضرت[3] سلامت ۔ بعد عرض قدمبوسی کہ شیوۂ غلامان است بعرض اقدس می رساند ۔ عنایت نامہ ہا مکرر درجواب عرضی غلام ورود فرمود باعث افتخارِ کونین گردید، حزب البحر از مدت یک سال از میاں محمد[4] احسان صاحب و قبلہ اجازت گرفتہ، ہر دو وقت می خواند و دیگر ہرچہ ارشاد شدہ است بہ عمل می آرد ۔ درین ولا کہ محمد[4] انور رسید و عنایت نامہ رسانید، بسر و چشم نہاد لیکن احوال غلام بدستور است، یعنی آمد و رفت دربار شاہ بالکل موقوف است ۔ بجرای جناب در سواری گاہے میسر می آید و در خانۂ دیگر ہیچ کس آمد و رفت ندارم، قدرے مردم کہ ہمراہ غلام باقی ماندہ بود، آنرا ہم از چندروز گویا جواب شدہ است و سوای گذران مشارٌ الیہ چندان دشوار نہ بود کہ گرانی نمی گذرد لیکن ہرچند بہ سماجت گفتہ شد تا مدت چندروز سوای نوکری جنابِ عالی قبول نہ کرد و زیادہ از یک روز نماند و وقتِ مراجعت از مکن پور آنقدر جلدی فرمود کہ اکثر مرات ضروری معروض داشتن فوت شد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب نواب ارشاد خان بہادر اول اینکہ ارادۂ میاں غلام حسن متصور است و اگر بر تقدیر اتفاق نشد کیفیت مفصل معروض داشتہ خواہد شد، زیادہ حد ادب ۔

از ہمہ داشتہ ہاے اینجانب نام بنام عرض کورنش قبول باد ۔ خواجہ قلندر خان و خواجہ سکندر خان و خواجہ محمود خان عرض کورنش می رساند ۔ از غلام امام عرض کورنش و قدمبوس قبول باد ۔[1]

---

[1] یہ مکتوب غلام عسکری خاں ہی کا تحریر کردہ ہوگا کیونکہ "میاں محمد احسان" اور "میاں غلام حسن" کے ذکر کے علاوہ، اس میں حزب البحر کا بھی ذکر ہے ۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۶۸ (کلمات طیبات) میں غلام عسکری خاں کو لکھا گیا ہے کہ "وظیفۂ حزب البحر معہ بہمہ برادران می خواندہ باشند۔"

مکتوبات مولوی ثناء اللہ سنبھلی بنام حضرت مظہرؒ

[مولوی ثناء اللہ سنبھلی" حضرت مظہر" کے خاص خلفا میں سے تھے اور علم حدیث و قرآن میں شاہ ولی اللہ دہلوی" کے شاگرد تھے۔ سنبھل میں درس و تدریس کے شغل کے ساتھ طریقہ مجددیہ کی تعلیم میں بھی منہمک رہتے تھے۔ انتقال ۱۲۱۱ھ سے قبل ہو چکا تھا کیونکہ مقامات مظہری میں جو ۱۲۱۱ھ کی تصنیف ہے انھیں "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا گیا ہے۔

معمولات مظہریہ (تصنیف ۱۲۰۵ھ) میں حضرت مظہر" کے ایک مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی سے اقتباس درج کیا گیا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے اسی کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے حضرت مظہر" لکھتے ہیں "شما در انجا (سنبھل) جائے فقیر گرم ساز ید کہ دران ضلع عالمے فہمیدہ و درویشے صاحب نسبت نیست، بخاطر جمع بکار خود ساعی و سرگرم باید بود و تشویش را بباطن خود راہ نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاہراً و باطناً مصروف دارند کہ او سبحانہ، شمارا دولتے دادہ است شکر ہمین است (مکتوب ۲۸ کلمات طیبات)

مقامات مظہری میں ان کے بارے میں شاہ غلام علی لکھتے ہیں" از اعاظم خلفای حضرت ایشان[1] اند علم ظاہر تحصیل نمودہ علم حدیث و قرآن از خدمت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرمودند" طریقہ از خواجہ موسیٰ خان خلیفہ حضرت شیخ[2] رحمۃ اللہ علیہما گرفتہ، بذکر و مراقبہ مواظبت نمودند و بامر ایشان استفادہ کمالات باطنی از حضرت ایشان نمودہ بہ نہایت مقامات سلوک

۱۔ حضرت مظہر" ۲۔ شیخ محمد عابد"

طریقہ رسیدند و تعلیم طریقہ مجاز گردیدہ در بلدۂ سنبھل بدرس علوم
و ہدایت سلوک راہ خدا پرداختند۔ بعلم و عمل و صبر و استقامت
موصوف، و باخلاق نیک و اوقات حسنہ معروف بودند ایشان
می فرمودند از شغل درس حدیث و تفسیر نور و صفا بسیار حاصل شود
و نسبت احمدیہ قوۃ و ترقی میگیرد۔" مقامات ہی میں یہ بھی لکھا
ہے کہ "قاضی محمد یار طریقہ از ایشان گرفتہ"۔

اب ذیل میں حضرت مظہرؒ کے نام، مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ کے
دو مکتوبات درج کیے جاتے ہیں]

۳۶

بجناب مقدس حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام باجمیع
وابستہا بتوجہات آنقبلہ بعافیت است و سلامت ذات فائض البرکات
آن خداوند از جناب حق سبحانہ، مسئول و مطلوب۔ ثانیاً آنکہ یاران طریق
ہر دو وقت حاضر می شوند و غلام ہم بخدمت ایشان حصول سعادات و
برکات می نماید۔ و میاں ظفر علی خان و برادران ایشان ہر روز تشریف
می آرند و شغل کتاب دارند۔ و نواب صاحب و دیگر اعزہ اینجا گاہ گاہے
مہربانی می فرمایند۔ قریب یک ماہ شدہ کہ بہ اطلاع خبر عافیت اثر
آن قبلہ جمعیت دل عقیدت منزل حاصل نہ شدہ، حق سبحانہ آن خداوند
را بر مفارق ما غلامان سلامت دارد، آمین، زیادہ حد ادب۔

عریضہ
غلام ثناء اللہ

بجناب خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی آداب بندگی معروض می دارد

بخدمت میان پیر علی صاحب بندگی معروض باد - یاران طریق سلام سنت الاسلام مطالعه فرمایند - غلام زادها و والدهٔ ایشان آداب قدمبوس می رسانند - به ملازمان حافظان حلقهٔ آداب غلامی بجا می آرند - اخون روزی آداب قدمبوس می رسانند و در کار یومیه ساعی می باشد - دیگر آنکه میان محمد انور[۱] دو سه شب نزد غلام ماندند واحوال ماند و بود غلام بهمه وجوه خوب ملاحظه نموده اند - معروض جناب مقدس خواهند نمود -

۳۷

بجناب[۲] عالی حضرت پیر دستگیر مدظلهم العالی می رسانند - غلام باجمیع لواحق محفوف (با) جمعیت و عافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آنقبله از حق سبحانهٗ مطلوب و مسئول او سبحانهٗ آنقبله را بر سر ما بندگان سلامت دارد، آمین - ثانیاً آنکه غلام متوجه آنقبله به شغل خدمت طریقهٔ عالیه وکتاب مشغول است - وهر دو وقت یاران طریقه جمع می شوند و چند سبق تفسیر وحدیث هم می شنوند و صاحبان اینجا نزد غلام اکثر مهربانی می فرمایند - چنانچه درین ماه مبارک امام الدین خان جیو دوبار آمده بودند ونواب صاحب[۲] وارشدخان جیو وصاحبزادهاے نواب صاحب به شب براے سماع قرآن شریف که برخوردار محمد می خواند تشریف می آرند - و دیگر مردم بسیار - جمع می شوند - چنانچه تمام سائبان و دیوان خانه پُر می شود - وکرم خان پسر موسیٰ خان نزد غلام داخل طریق شده، و ذکر لطائف خوب معلوم نموده - قدمبوس می رسانند، مگر به سبب خرخشهٔ خونے که از همشیر زادهٔ او شده از ینجا قصد بر خاستن دارد واز بعضی احوال روزی روزینه به توفیق بدست می آید - بتوجه آنقبله حق سبحانهٗ

---

[۱] برادر زادهٔ میر محمد مبین [۲] نواب ارشاد خان

دریں برکت دہد آمین ۔ زیادہ حد ادب ۔

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی قدمبوس می رسانند۔ یاران* طریقہ سلام سنت الاسلام مطالعہ فرمایند ۔ غلام زادہا و والدۂ ایشان وجمیع غلامان اینجا قدمبوس عرض می نمایند ۔ کریم خان و رحیم خان حاضر الوقت قدمبوس می رسانند ۔ محمد عظیم حاضر الوقت قدمبوس می رسانند ۔

صاحبزادہ میاں اسد اللہ صاحب بندگی می رسانند و معروض می دارد کہ والدہ میر مصاحب را خاطر جمع باید فرمود کہ از پنج ماہ ہیچ تنخواہ نیافتہ ام ، لہذا میاں میر مصاحب را در بریلی گذاشتہ آمدہ ام ہمیں بار تنخواہ بدست می آید ۔ میر مصاحب در شاہجہان آباد می رسد و عریضہ کہ پیش ازیں ارسال داشتہ ام ، جواب آن عنایت باید فرمود ارادہ* دارم کہ بعد وصول نوازش نامہ پیش محب اللہ رفتہ شود ۔ زیادہ بندگی ۔

* حضرت میاں پیر علی صاحب بندگی می رسانند

مکتوبات میر محمد مبین بنام حضرت مظہرؒ

[میر محمد مبین، سید حشمت خان بہادر شہسوار جنگ کے صاحبزادے تھے جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۷۶ بنام عماد الملک (کلمات طیبات) میں صراحت موجود ہے ۔ ان کے والد، سید حشمت خان سے بھی حضرت مظہرؒ کے مراسم تھے ۔ چنانچہ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (ص ۵۹) سید حشمت خان کے نام بھی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مظہرؒ سے کسی معاملے میں سفارش کے طالب تھے ۔ حضرت مظہرؒ کے ایک اور مکتوب بنام

غلام عسکری خان سے بھی میر مبین کے والدین سے حضرت مظہرؒ کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے والدین نے ایک زمانے میں فرخ آباد میں قیام اختیار کر لیا تھا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "(ترجمہ) حضرت محمد مبین اپنے والدین کی زیارت کے لیے فرخ آباد جانے والے ہوں گے، ان (والدین) کے دم کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور ان کی دل جوئی میں کوئی فروگذاشت نہیں کرنی چاہیے کہ فقر کی رضا اسی میں ہے۔ وہ (والدین) کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں" (مجموعہ محترم خلیق انجم ص ۲۱۷)[1]۔ مقامات مظہری میں میر مبین کا ذکر کرتے ہوئے شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از سادات کبار و عمدۂ اصحاب و زبدۂ احباب حضرت ایشان اند۔ به کمالات ظاہر و باطن آراستہ بودند۔ طریقہ از آنحضرت گرفتہ، با انتہای مقامات طریقہ فایز شدہ اجازت تعلیم طریقہ یافتہ ۔۔۔ (حضرت مظہرؒ) در بارۂ ایشان فرمودند کہ میر مبین از اولیاء خدا کبیر و جانجانان صغیر است ..." (ص ۸۹)۔

حضرت مظہرؒ کے مکتوب بنام عماد الملک سے بھی معلوم ہوتا ہے میر مبین نے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل اختیار کرنا چاہا تھا اور حضرت مظہرؒ اس باب میں ساعی تھے۔

میر مبین کی وفات ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔ حضرت مظہر کے ایک مکتوب بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں ۲۷ ذی قعدہ کو لکھا گیا میر مبین کی وفات کا ذکر یوں آیا ہے "وسانحہ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ باشد کہ پیشتر ازیں نوشتہ ام" اسی مکتوب میں ملا رحیم داد

---

[1] یہ مکتوب کلمات طیبات میں نہیں ہے۔ مطبع فتح الاخبار کول کے مطبوعہ مجموعے "رقعات کرامت سعادت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں مظہر شہید رضی اللہ عنہ" میں شامل تھا۔ اس کا ترجمہ محترم خلیق انجم نے اپنے مجموعے میں شامل کیا ہے۔

(ملا رحم داد) کے پانی پت اور سونی پت وغیرہ میں مجدالدولہ کی طرف سے مور ہو کر جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ ۱۱۸۹ھ کا واقعہ ہے اس لیے میر مبین کا سال وفات بھی یہی ہے ۔ اسی مکتوب (مورخہ ۲۷ ذی قعدہ) سے قبل کا ایک مکتوب بھی اسی مجموعے میں شامل ہے جو ۱۵ / شوال (نصف شوال) کا ہے اور اس میں ہے کہ " احوال میر محمد مبین سلمہ ربہ، بہیچ معلوم نشیت " نیز درمیانی عرصے کے دو مکتوبات بھی ہیں یعنی ایک ۲۷ / شوال کا دوسرے پر تاریخ نہیں ' دونوں میں میر مبین کا ذکر ہی نہیں ۔ اسی لیے میر مبین کی وفات غالباً ذی قعدہ ہی میں ہوئی ۔

کلمات طیبات میں میر مبین کے نام حضرت مظہرؒ کا صرف ایک مکتوب ہے جس میں میر مسلمان کی وفات کی خبر پر تاثرات کا اظہار اور کلمات تعزیت ہیں ۔ نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخشی سردار خان خانقاہ کے صوفیوں کے خرچ کے متکفل تھے ۔

میر مبین کے چار مکاتیب بنام حضرت مظہرؒ اسی مجموعے میں شامل ہیں ۔ پہلے مکتوب میں افواج ولایت (افواج درانی) کی دہلی کی طرف آمد آمد کے غلغلہ کا ذکر ہے ۔ دوسرے مکتوب میں سرداران روہیلہ فیض اللہ خان، حافظ رحمت خان، اور نجیب خان کے متعلق اطلاعات ہیں ۔ اور اپنے بھائی (میر معین) کے الہ آباد لشکر شاہی میں جانے کی اطلاع دی گئی ہے ۔ تیسرے مکتوب میں نجیب خان اور دوسرے سرداروں کے بارے میں اطلاع ہے البتہ چوتھے مکتوب میں کوئی تاریخی نوعیت کی اطلاع نہیں ہے ۔

حضرت مظہرؒ نے ایک مکتوب بنام میر مسلمان علی جو نواب ارشاد خان کے انتقال کے بعد لکھا گیا ہے صراحت کی ہے کہ میر مبین نے کچھ عرصہ محنت کر کے اپنے کمالات کو کمالات نبوت تک پہنچا لیا ہے اور نسبت

ارشاد کی حاصل کر لی ہے۔ کل انھیں اجازتِ ارشاد اور خرقہ بھی دے دیا گیا ہے۔" (مکتوب ۲۶، مجموعہ محترم خلیق انجم)۔ اس اجازت نامے کے بعد ہی میر مبین نے اپنے مکتوبات میں درویشوں پر توجہ دینے کا ذکر کیا ہوگا۔ اس طرح یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ احمد شاہ درانی کی جس آمد کا ذکر ہے وہ اس سال کے بعد کا واقعہ ہوگا۔ سید حشمت خان کا سالِ وفات معلوم ہو سکے تو کچھ اور تعیین ہو سکتی ہے۔

اب ذیل میں میر مبین کے وہ چار مکتوبات ملاحظہ ہوں جو حضرت مظہر" کے نام ہیں:]

۳۸

بہ عرض مقدس قبلۂ عالم و عالمیان ملجاے غلامان قیوم زمانی قطب ربانی پیر دستگیر جناب حضرت ایشان مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع عبید و اماء جناب عالی بہ ہمہ وجوہ احوال مقرون بہ شکر دارد۔ اوقات لیل و نہار را بہ طاعت تصور ذات مبارک می گذراند۔ غیر ازیں تردّدے مہتم بالشان نیست کہ مدّتے مصحوب واردان این سمت بہ ورود مسعود صحیفہ شریفہ کہ حرز جان و تقویۃ الایمان است سرفراز نہ شدہ۔ غلغلۂ آمد آمد افواج ولایت جہت سکنۂ شہر دہلی قلب ضعیف غلام را مضطر ساختہ ہر چند برکات حضرت ایشان عامّتاً محیطِ کافۂ خلق و ہمہ اہل زمانہ است، امّا امیدوار است کہ در باب حضرات والدین این غلام کہ ازاں مریدنگاہ است، بخصوصیت مبذول باشد۔ قبل ازین بہ جہت زیارت والدین سخت

بے بیتاب شدہ بود بلکہ از مدتے این حال دارد و ہنوز ہست۔ ایما عالی را سند یافتہ کہ بعد برسات حرکت خواہد کرد، بجا ست۔ می خواست کہ بے زاد و رفیق خود را بہر وجہ رساند کہ ازانجا نوشتہ می رسد کہ دران بے مزگی و بے دماغی و استبراء والم حضرت والدہ صاحبہ مرقوم نباشد۔ درین صورت ہم غم واندوہ دنیوی واخروی لاحق است بارہا عرض معذوری ہا نمودہ، شاید آن خطوط نمی رسند یا مضمون عذر غلام قابل پذیرائی نیست، از موانع تقدیری چہ چارہ۔ برائے تلاش اسباب با مراعات وضع وعنوان ہر چند دست و پا زدہ شد پیش نرفت از جاہائیکہ یقین بہ تیسر بود، بہ مجرد خطرہ و ارادہ آنجا مسدود می شد۔ واکنون کہ بہ تصمیم عزم داشت، خرشاہ درانی مخل گردید۔

این ہمہ رجوع اسباب و رفع داغ شقاوت از جبین غلام موقوف بر توجہات و دعاے حضرت ایشان است کہ ظہور ہر جزئی از واردات در حیات و نجات بعد ممات متعلق بجناب حضرت است۔ غلامان وکنیزان ہر یک آداب قدمبوس بجا می آرند۔ با یازدہ دوازدہ کس صبح و ہمین قدر شام بعد مغرب می نشیند و حلقہ می دہد۔ بعضے ازینہا یک وقتہ اند کہ کسے صبح می آید و کسے شام۔ قدیمان خود مدتیست کہ از حضور بشارات ولایات یافتہ اند و جدیدان کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ و ملا عالم خان نام از برادری محمد خان جیو یک توجہ در دہلی یافتہ روانہ این ضلع گردیدہ طریقہ را بجد گرفتہ اند و معترف آثار و شکر گذار ہم ہستند و ملا نصیری از سرولی برای جذبے مہاجرت نمودہ، در مسجد غلام فروکش کردہ بسیار سعادت مند است، خدمت و محنت در طریقہ می نماید صاحبزادہ میاں سناء معصوم صاحب بر تحصیل علم ظاہری و باطنی نیز مقید

اند- پیر محمد شب و روز ہمیں جا می باشد- ازین ہم آثار محبت بسیار ظہور می کنند- و مردم پنبل (سنبھل؟) نیز می آیند- بخدمت صاحبان اتحاد مستفیدان حلقۂ تبرکہ بخصوصیت میان منیر صاحب و میان غلام مصطفیٰ خان صاحب کہ ہر دو صاحبان فراموش کار برادرانند، سلام و اشتیاق می رسانند-

۳۹

بعرض[۲] مبارک مقدس قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع بندگان بہ تصدق جناب عالی در گوشۂ از مکارہ محفوظ و بدعاے حصول نعمت عظماے قدمبوس مشغول است، از فضل الٰہی بہ طفیل ذات با برکات عالی راجی ست کہ زود بمراد خود برسد- اخوی عزیز القدر میاں ولی نظر (ولی نذر) صاحب بتاریخ ششم از ورود خود کہ منجملہ فتوحات غیبیہ است مسرور ساختند و بکلمات تفضل سمات تسلی نواختند- او سبحانہ، فضل نماید کہ سرداران از کار شادی فراغ یافتہ بہ سمت خودہا برگردند- از تأنی (= تاخیر) دل غلام می لرزد کہ مبادا از مقصود خود محروم ماند- فیض اللہ خان دی روز کہ ہفتم بود، داخل شدہ و حافظ (حافظ رحمت خان) بہ بریلی رسیدہ، امروز خبر گرم بود و فردا شاید او ہم داخل شود و نجیب خان در پنبل (؟) افتادہ است، می گویند کہ تا پانزدہم تمام خواہد شد- چون سرداران ہمہ در ینجا جمع شدہ اند چندے بودن میاں ولی نظر جیو در ہمین جا مناسب بود- ہستند و تلاش روزگاری نمایند، قدمبوس التماس

---

[۲] یہ پیلی ہوگا جیسا اخبار الصنادید میں درج شدہ سکے سے اس شعر سے آتا ہے سکہ زد بر گل خورشید و طلا زد در پیلی - بادشاہے شد روہیلہ نام او محمد علی

می نمایند- به بنده خانه قدوکش دارند. گذرانندهٔ عرض داشت ملا عمر نام، از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است پنج یا شش توجه از غلامان گرفته بحصول قدمبوس فائز می شود- همه کنیزان و غلامان آداب قدمبوس بجا می آرند خانه ملا مهربان بسعی بسیار تلاش نموده خبر گرفت، از دو ماه بیمار بود، نوبت به یاس رسیده بود، اکنون به تصدق حضرت شفا یافته، اما سخت نقاهت دارد-

بعد تحریر عرض داشت، ملا عمر مذکور در حساب و کتاب بیع و شراء بازرگانی گرفتار و متوقف شده و برادر عزیز ولی نظر به لسوئی باز برگشته بعد تلاش روزگار اگر دست داد فبها والّا ثانیاً به آنجا معاودت می نماید- اخوی عبدالجبار و ملا فیض الله عازم عتبهٔ عالیه بودند، به دست ایشان عرض داشت ارسال حضور نموده، برادر عزیز القدر میر مکهو صاحب دیروز که جمعه و تاریخ دهم بود از کوره آمدند و برای بهائی صاحب وقبله در تدبیر خرچ و رخصت اند، برای همین بطرف اله آباد به لشکر بادشاهی رفته اند، انشاءالله تعالی بعد حصول مقصود عن قریب تشریف می آرند-

۴۰

به عرض[۳] اقدس جناب قبلهٔ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان، پیر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی می رساند که کمترین غلامان بجمیع اوقات لیل و نهار در تصور ذات مبارک و انتظار قدوم برکات لزوم جناب فیض مآب معمور دارد - امروز که هیژدهم و روز شنبه است نجیب خان کوچ کرده و سرداران دیگر که منتظر بودند به اطراف خودها می روند-

او سبحانه ما غلامان را هم به حصول مراد بنوازد - درین هنگامه نعمت ملاقاتِ نواب صاحب زاد الله دولته و برکاته، عجب فوز عظیم بدست آمده لیکن سرور تلافی انفعال قصور نه نموده، هر چند فقر و بے سامانی نگهبان شرم است - ملا عمر که از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است و قریب بست وقت با غلام نشسته و از طریقهٔ اخلاص بسیار دارد - و ملا صالح محمد نام که از غلام طریقه گرفته و زیاده از پنجاه توجه یافته و نسبت به ظاهر فهمیده و هموار طبیعت است و مدعی کشف هم هست - بحصول قدمبوس فائز می شوند - و دیگر غلامان کورنش می نمایند - و بخدمت نواب صاحب و خان صاحب و میان ظفر علی صاحب و میان محمد علی صاحب و دیگر صاحبان از غلام سلامها عرض است -

۹۱

بعرض مقدس قبلهٔ عالم و عالمیان جناب پیر دستگیر حضرت ایشان مدظله العالی میرساند که کمترین غلامان محمد مبین به تصدق حضرت ایشان مع دیگر بندگان حضرت به همه وجوه عافیت دارد - برطبق ارشاد عالی که زبانی برادر زاده میان محمد انور سامعه افروز گشته، بظاهر توقف عزم سعادت حضور نموده و بدل و جان صدقه معموره بیتر که مستعمل است و شب و روز در انتظار طلوع کوکب اقبال است - ان شاء الله تعالی از غرهٔ ماه آینده مشغول به شمار ایام و ساعات خواهد بود - و امیدوار است که یک دو روز قبل باین بشارت سرافرازی یابد - درین دلا الفافی خدمت میان عبدالحفیظ صاحب تشریف آوردند

غلام بجلی عرض حال خود را غنیمت دانسته تحریر نموده، روانه حضور پرنور
ساخت ظاهراً ایشان از هفته وارد بودند۔ چون بمجرد رسیدن بخانۂ
صوفی صاحب مزاج ایشان را کسل گرفته و غلام را خبرہم نہ کردند۔
ازین سبب هنگام معاودت ملاقات سرسری فرمودند۔ ورنہ غلام
خود آنجا حاضر می شد۔ و از لشکر نہ برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب
مراجعت نموده اند و نہ ہنوز خبرے رسیده۔ حال ملا مہربان
معلوم نیست کہ عازم اجهانے (اوجهیانی) بود، چون از
مدتے بے رخصت دبلے اطلاع رفتہ۔ خاطر غلام متفکر است
غالب کہ در حضور عالی رسیده باشد۔ از اندرون همہ کنیزان
و از بیرون ملا عبدالجلیل وغیرہ غلامان آداب قدمبوس بجا
می آرند۔ بخدمت خان صاحب و نواب صاحب و دیگر برادران
سلامها و اشتیاقها برسانند۔

مکتوبات میر علی اصغر عرف میر مکھو بنام حضرت مظہر رح

[یہ میر مبین کے اقربا میں سے تھے۔ مقامات مظہری میں
ان کے بارے میں آتا ہے کہ "از اقربای میر محمد مبین خان
زندۂ خلفای حضرت ایشان اند و بوجاہت ظاہر و حلاوت
باطن و آداب کاملہ موصوف طریقہ از آنحضرت گرفتہ کہ
کار سلوک باطن قریب بہ انتہا رسانیدہ بر احوال مقامات
طریقہ فایز شدند۔ از کسب اخلاص کہ در [illegible] بدوام رسانیده

بانعکاس واردات عالیہ حضرت ایشان نیز ذوقی خوش داشتند..... ایشان مجمع فیوض الٰہی و مظہر انوار آگاہی بودند، اجازت ہدایت طریق باطن یافتہ، طالبان را تلقین ذکر و مراقبہ می نمودند در مرشد آباد ایشان را مرید بسیارے پیدا شدہ، جمعے از ارباب قلوب بہ انعقاد یافتند، در طلب قوت حلال بہ پیشۂ تجارت می بودند اما شغل ظاہر ایشان را از تعمیر اوقات بہ وظائف عبادات باز نمی داشت..... بر قمے است کہ ازیں جہان رخت سفر بر بستند۔"

حضرت مظہرؒ نے میر محمد معین کے نام جو مکتوب اُن کے والد کی تعزیت کے سلسلے میں آنولہ سے لکھا ہے (مکتوب ۵ کلمات طیبات) اس میں یہ بھی ہے کہ میر محمد کمالاتِ نبوت کے مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میر محمد بھی میر معین کے والد اور متعلقین کے ساتھ آنولہ ہی میں مقیم تھے۔

مجموعۂ ہذا میں، میر محمد کے دو مکتوبات حضرت مظہر کے نام ہیں۔ پہلے خط میں انھوں نے میر معین کو "بھائی صاحب و قبلہ" لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ میر معین سے عمر میں کم تھے اور رشتے کے بھائی تھے۔ اسی مکتوب میں محمد احسان احمدی اور غلام عسکری خاں کے فرخ آباد میں قیام کا ذکر بھی ہے۔ یہ مکتوب غالباً آنولے سے لکھا گیا ہے۔ علی ہذا دوسرا مکتوب مکتوب ۱۴ بھی۔ اس دوسرے مکتوب میں، جو جمادی الآخر

کی کسی تاریخ کا ہے، حضرت مظہرؒ کے تشریف لانے کی توقع کا اظہار ہے۔ دوسرے مکتوب میں (غالباً اولہ ہے) نجیب الدولہ کے کوچ کر جانے اور اگلے دن حافظ رحمت خان کے کوچ کرنے کی اطلاع ہے۔

میر محمد معین نے ایک مکتوب میں میر لکھو کو برادر عزیز القدر لکھا ہے اور میر لکھو نے ایک مکتوب میں میر عاشوری کو برادرِ عزیز القدر لکھا ہے]

۴۲

بجنابِ اشرف حضرت قبلۂ دین و دنیا پیر دستگیر ہر دوسرا ادام اللہ ظلال افضالہ۔ تقدیم مراسم عبدیت و تمنا ہائے قدمبوس کمترین غلامان علی اصغر می رساند دیروز کہ روز جمعہ و دہم شہر حال بود، کمینہ ہمراہ بدرقۂ فضلِ الٰہی و توجہ آنجناب محفوظ از جان و مال و آبرو بخانہ رسید و اینجا نوید قدوم برکت لزوم باین قصبہ بعد انقضائے ایام شادی صبیہ سعد اللہ خاں متو........... دریافتہ شکر ایزدی بجا آورد، والا عازم طوف آستانہ عالی می شد۔ بھائی صاحب و قبلہ میر محمد معین خان صاحب و قادر باز خان صاحب و نصرت اللہ خان بزرگ ایشان و برادر عزیز القدر میر عاشوری بعد تمنا ہائے قدمبوسی آنچہ معروض داشتہ انداز تمنائے دعائے حسن خاتمہ و حفظ آبرو بحضور بعرض خواہد رسانید۔ عریضہ میاں محمد

احسان صاحب و غلام عسکری خان جیو و میان غلام حسین خان صاحب که از فرخ آباد بدست آمده بود رسل گشته به نظر مبارک خواهد گذشت. کلو کرکه همراه غلام آمده سخت آرزومند دولت قدمبوس است، بعرض عبودیت مفتخر است، زیاده حد ادب.

۴۳

۱ بجناب فیض مآب قبلهٔ کونین حضرت پیر و مرشد برحق ادام الله ظلال رحمت العالی علی المفارق جمیع الموالی کمترین بندگان علی اصغر بعد عرض تمنای ملاز می رساند که بامید حصول شرف ملازمت بندگان آنجناب روز را به شب می آرند امروز که روز شنبه و هژدهم شهر حال است نجیب الدوله بهادر کوچیده رفت. فردا خبر کوچ حافظ رحمت خان نیز شهرت دارد. انشاء الله تعالی البته خواهد شد. او سبحانه بفضل وجود شرف دولت قدمبوس را نصیب سازد. و ازین که ایام ماه آخر شده بیم آن پیدا شده است که احیاناً مانعی پیدا شود و آنجناب موافق قرارداد عازم مراجعت شوند. لهذا معروض می دارد که اجازت دعای حزب البحر بطور سیفی مرحمت شود که بعض عقدها از سالها افتاده اند، و بعضی الحال پیش آمده. تفصیل آن موجب طول عبارت دانسته ننموده است.

بالفعل سدّ رمق کہ می رسید از شش ماہ بند است۔ و بتوقع آن قریب پنجاہ روپیہ قرض گرفتہ بود، الحال خبر یک ماہہ شنیدہ می شود درین صورت تشویش و خوف چیزہا دامن گیر کہ در شہر بیگانہ و باین عنوان این قسم بودنہای سبب خفت است۔ او سبحانہ بہ یمن عنایت آنجناب آبرو نگہدارد و از تشویش برہاند، وہمین امر بیشتر مانع سعادت حضور گشتہ است۔ زیادہ بجز تمنای قدمبوس چہ عرض نماید۔

مکتوب شیخ محمد مراد بنام حضرت مظہر

[مقامات مظہری میں ان کا ذکر یوں آیا ہے۔ "شیخ محمد مراد از قدمای اصحاب حضرت ایشان اند۔ طریقہ از آنحضرت گرفتہ تا سی و پنج (۳۵) سال ہر روز یکبار در حلقۂ ذکر حاضر شدہ اند و بہ یمن صحبت مبارک بمقامات مصطلحہ طریقہ رسیدہ و نسبتی بلند حاصل نمودند و بجناب فیض مآب خصوصیتی بہم رسانیدہ کہ دیگری از اصحاب در آن شریک نیست۔ معاملات دولت خانہ بایشان تعلق داشت۔ حضرت ایشان می فرمودند کہ در اصحاب ما در رفعت نسبت کسی بایشان مساوات ندارد، کمالات کہ در ذات ایشان جمع است بسبب پیشۂ تجارت طالبی بایشان رجوع نمی کند زیرا کہ شیخ را علم و عقل سلیم و کشف صریح با وجدان صحیح و شرف نسب و تجمل ظاہر و دولت فقر و قناعت درکار است"

شیخ محمد مراد مقاماتِ مظہری کی تالیف (۱۲۱۱ھ) کے وقت حیات تھے۔

اِن کے نام کلماتِ طیبات اور محترم عبد الرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوبات موجود ہیں]

۴۴

عرضی فدوی خاک پای محمدؐ مراد بعد از اشتیاق لوازم عبودیت بجا آورده معروض می دارد۔ عنایت نامہ گرامی بمعہ خیر و عافیت ذات شریف یک تھان سوسی و پارچہ نتر لعان(؟) و کتاب حصن حصین بدست محمدؐ رفیع ارسال فرموده بودند خوش وقتی و خرمی ہزاراں ہزار حاصل گشت۔

بموجب ارشاد عالی رقعہ شریف بہ شیخ رحمت اللہ جیو صاحب و تھان سوسی اندرون محل رسانیدند، بسیار پسند آمدند، خوش وقت شدند۔ الحمد للہ تا غایت بست چہارم این ماه مردم اندرون محل بمع توابعان بخیر و عافیت ہستند۔ چنانچہ میان پیر علی جیو صاحب بمع توابعان محل خود با خیریت اند و شیخ رحمت اللہ با مردمان محل خود با خیریت اند۔ میان غلام مصطفیٰ جیو صاحب بمع توابعان خود بخیریت اند۔ چنانچہ شیخ حبیب اللہ جیو مرزا جاکس بطرف فرخ آباد رفتہ اند۔ میان محمدؐ منیر جیو صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ میر ہادی جیو قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ چھتر مل جیو صاحب بطرف دھولانہ رفتہ اند، قدمبوسی عرض کردند لالہ جیون مل از فرخ نگر بیامده اند، لالہ صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ شادی رام قدمبوسی عرض کردند۔ چنانچہ اندرون محل ماء الجبن شروع کرده بودند، چیزے حرکت نزلہ کرد، موقوف شده بود۔

الحال شروع کرده است والحال طبیعت خوب است۔ خاطر شریف جمع فرمایند واز طرف ... از جمیع صاحبان حلقہ سلام بندگی دنیاز بخدمت نواب صاحب، ظفر علی صاحب، رحم خان سلام برسد۔

مکتوبات محمد خان (برادر محمد نامدار خان)، بنام حضرت مظہر

۴۵ کونین، کعبہ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، قبلہ مشتاقین، حضرت صاحب دام جلالہ وافضالہ

بعد عرض بندگان عالی می رساند کہ ورود کرامت آمود پروانۂ سعادت نشانہ موجب سرفرازی کونین و سربلندی نشاتین گشتہ سر افتخار باوج افلاک فائز ساخت از مطالعہ اش دیدۂ دل روشن گردید گوئی موتی را بمنزلہ ہادی شدہ بجائے امر فی الواقعہ ہر چہ ارشاد فیض بنیاد گردیدہ عین گواہ شد فاما عذرہای غلام در مقصری از سعادت قدمبوسی است۔ لاچار..... حالا ارادہ مصمم داشت از سر قدم ساختہ دریافت سعادت قدمبوسی خادمان جناب فیض مآب ...... بفضل حق جل وعلا بخانۂ اخوان صاحب محمد نامدار خان بعد دوازدہ سال کہ امید قرار الدبود تولد نونہال گردیدہ و ہنوز از شادی رسوم...... موقوع نگردیدہ۔ اگر شادی گذاشتہ بحضور میرسد گلۂ برادرانہ می گردد۔ لاچار حالا در دل عقیدت منزل قرار دادہ است کہ اگر چیزے آن خدائیگان بہ نور قدوم این ضلع را مشرف می دارد تا بعد فراغ رسوم شادی دگر ارادہ مصمم بروز غرۂ رجب المرجب است تا ہزار کار را گذاشتہ بحصول سعادت قدمبوسی شرف افتخار خواہد اندوخت۔ خادم بجز ذات بابرکات دیگر ملجائے وماوائے خویش نمی پندارد، امیدوار فضل وکرم...... دلی خواہد جمیر منزلہ...... از آن است خواہند داشت......

فلاح دارین این غلام مضمر بتوجہات کریمانہ ...... الٰہی ظلکم ممدود باد بحرمۃ النون والصاد بخدمت صاحب مرادان خداگان ملا نسیم وملا قاسم خان و جمیع صاحبان حلقہ و تمامی خادمان جناب آداب بندگی فدوی خادمان مقصر الخدمت میر باز خان کورنشہا می رساند۔ محمد ہاشم اخوان را کورنش می رساند امیدوار خاک نقش الانوار خادم کمینہ محمد کورنش می رساند۔

۴۶

... بعد عرض خادملی جناب قدسی جناب، حضرت صاحب مدظلہ وافضالہ۔

از نزول اخبار تشریف تشریف بندگان عالی متعالی خادمان جناب فیض مآب در بلدهٔ سنبهل چندان مبارکی و فرحی روداد که قلم دو زبان از تحریر آن عاجز و قاصر - خواسته بودم که از سر قدم نموده حصول سعادت سرمدی سازد و خاک قدم پاک را که توتیای دیده ...... چشم خود نماید فاما چون درین روزها بسبب تعرض امور که ذکر آن بموجب قیاس ناقص خود خیلے نامناسب می پنداشت - از اخوی صاحب محمد نامدار خان و اخوان صاحب میر باز خان جیو بمیان آمده، چنانچه حضرت والده ماجده فدوی نیز بہ ہمراہی حاجی میر باز خان قصبهٔ سرولی را گذاشته، مسکن موضع ہردا سیور که بہ عرصهٔ پنج شش کروہے از قصبهٔ مذکور واقع است اختیار نموده چونکه اشیائے النسب را از جائے بجائے بردن این را ایک چیزے تدبیرے می بایست از حصول سعادت دیدار فائض الانوار محرومی دست داد - لاکن دل و جان در قدوم خادمان جناب   امیدوار است کمترین خادمان را ..... بدعای دلی و توجه باطنی فرایاد دل فیض منزل که نمونهٔ لطف الٰهی است خواهند داشت. در ہر دو جهان بجز ذات بابرکات ہیچ ملجائے و ماوائے خویش نمی پندارد، ترحم و آبروئے دو جہان تعلق به نوازش شریف ..... الٰهی فیض بخشی و فیض رسانی دائماً باد - فدوی میر باز خان و مرزا محمد علی بیگ - فدوی قائم خان و امیدوار دیدار قدوم محمد خان کورنشها می رساند -

مکتوب غلام حسن بنام حضرت مظہرؒ

[غلام حسن، بھائی تھے محمد احسان احمدی کے، جیسا کہ مقامات مظہری میں مذکور ہے (ص ۸) - شیخ محمد احسان احمدی کے دوسرے دو بھائیوں کے نام یہ ہیں:- غلام عسکری خاں جو نواب عماد الملک کے متوسل تھے اور محمدی جن کا ذکر "مکاتیب میرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی (ص ۱۸) میں ایک جگہ یوں آیا ہے: "جواب آں

بدست میاں محمدی برادر غلام عسکری خاں فرستادہ ام"
گویا تینوں بھائی مرزا صاحبؒ سے تعلق خاطر رکھتے تھے
محمد احسان احمدی کے ان مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ سے
بھی جو مجموعۂ ہذا میں شامل ہیں یہی ظاہر ہے۔ ان مکتوبات
میں محمد احسان احمدی نے تینوں بھائیوں غلام عسکری،
غلام حسن، اور محمدی کی طرف سے حضرت مظہرؒ کو
سلام لکھا ہے۔

غلام حسن کے حُسنِ اخلاق اور آدمیت کی تعریف
خود حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب بنام غلام عسکری
خاں (مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم؛ ص ۲۱۷) میں یوں کی
ہے:

"آپ کے بھائی غلام حسن، احمد اللہ (فرزند قاضی
ثناء اللہ پانی پتیؒ) کے ساتھ جس آدمیت سے پیش
آئے ہیں اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔
کیوں نہ ہو بزرگ زادے ہیں اور بزرگی حاصل کی ہے"

غلام حسن کا ایک مکتوب، حضرت مظہرؒ کے نام، مجموعۂ ہذا میں
شامل ہے جس میں مرہٹوں کے لشکر کے بارے میں لکھا ہے
کہ کرولی کی طرف جو یہاں سے بارہ منزل کی مسافت پر ہے
مرہٹے پھیل گئے ہیں]

۷۴

آداب کورنشات بہزار عجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس

اعلیٰ می رساند - احقر تا تحریر که سوم شعبان است مع وابستہ بہمہ
وجوہ بعافیت است و آرزوی دریافت دولت سعادت پابوس
آنقدر بحال این خاکسار مستولی است که لمحہ قرار و آرام ندارد که
درین ضلع مع عیال اقامت داشتم، امید آن بود ہرگاہ عزم کردم
بحضور پُر نور بسعادت قدمبوسی مشرف خواہم شد - درمیو لا عزہ
شہر حال کوچ بندگان عالی بسمت لشکر مرہتہ مقرر شد - چنانچہ
ہردو غزہ داخل خیمہ شدند - چند مقام حوالی شہر نمودہ و کوچ بکوچ
روانہ خواہد شد - مستمع گشتہ کہ مرہتہ بطرف کرولے کہ دوازدہ
منزل ازیں حدود مسافت دارد منتشر است و معاملت آنجا
در پیش دارد - دریں صورت باید دید مراجعت کے اتفاق اُفتد
از بُعدِ مسافت سخت مشوش گشتہ خدا داند باز کے حصول سعادت
قدمبوسی میسر آید - و بھائی صاحب و قبلہ در لشکر ہستند -
ازیں جہت عرضی ننوشتہ اند - کورنش معروض باد و جمیع مردم خانہ
عرض کورنش و قدمبوسی معروض می دارند و نور چشمی تحسین و محبت اللہ
کورنش و بندگی بعرض می رسانند - بجناب اندرون محل عرض کورنش
و بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض بندگی قبول باد - عرضی
غلام حسن

مکتوب نعیم اللہ بنام حضرت مظہرؒ

[نعیم اللہ نام کے دو حضرات ہیں کا ذکر حضرت مظہرؒ

کے مکتوبات میں ملتا ہے، ایک تو صاحب "معمولاتِ مظہریہ" مولوی نعیم اللہ بہرائچی، ان کا ذکر مقاماتِ مظہری میں بھی ہے اور کلماتِ طیبات کے بعض مکتوبات میں بھی۔

اسی نام کے دوسرے شخص "سید نعیم اللہ" ہیں جن کا ذکر محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات ۱۸، ۲۴، ۱۰۱، سنہ ۱۰۲ میں ہے۔ مکتوب ۱۸ میں جو مرزا صاحبؒ نے دہلی سے قاضی صاحبؒ کے نام لکھا ہے، یہ ہے کہ "سید نعیم اللہ قرآن در تراویح می خوانند و دہ، دوازدہ کس، ہمہ از یارانِ حلقہ، در جماعت حاضر می شوند"۔ مکتوب ۲۴ میں قاضی صاحب کو تاکید کی گئی ہے کہ "میر سید نعیم اللہ" مدرسہ غازی الدین خاں دہلی سے کا احوال دریافت کرکے لکھیں۔ مکتوب ۱۰۱ میں جو دہلی سے لکھا ہے، یہ ہے کہ "افسوس و ہزار افسوس! رقعہ از کلاوٹی رسیدہ کہ سید نعیم اللہ صاحب مشرف بر ہلاک، توقع حیات نماندہ"۔ مکتوب ۱۰۱ میں بھی انھی کی طرف سے فکر کا اظہار ہے۔ پھر اس مکتوب کے بعد حضرت مظہرؒ کے کسی اور مکتوب میں سید نعیم اللہ کا ذکر نہیں۔ وہ انتقال کر گئے ہوں گے۔ مقاماتِ مظہری میں بھی ان کے بارے میں صراحت ہے کہ "در حین حیاتِ حضرت ایشان ازیں جہان رحلت نمودند"۔ ذیل میں جن "نعیم اللہ" کا مکتوب دیا جا رہا ہے وہ غالباً یہی سید نعیم اللہ ہیں، نہ کہ نعیم اللہ بہرائچی۔ اور چونکہ مکتوب میں نواب ارشاد خاں کو سلام بھی لکھا گیا ہے اس لیے مکتوب نواب ارشاد خاں کی وفات سے قبل کا ہے۔

بجناب فیض مآب حضرت صاحب وقبلهٔ دو جهانی و کعبهٔ مرادات جاودانی
مدظلهم العالی، از غلام نعیم الله بعد از عرض نیاز معروض باد - بورود عنایت
نامهٔ فیض شمامه که مشتمل بر طلب این احقر و خرید دو حقّه عطا شده
متفخر و مباهی گردید - حضرت سلامت! بتلاش تمام همین دو حقّه
بهم رسید و ازین بهتر موجود نبود - اگر خوش و پسند بندگان عالی
باشد فبها والّا بدست آدم بعوض واپس فرمایند و احقر بسبب
رغبه مسهل که بموجب تجویز حکیم باهل خانه ضرور بود - از سعادت
خدمت خدمه مقتصر مانده بروز چهار شنبه انشاءالله تعالیٰ شرف اندوز
خدمت فیض موهبت که آرزوی قدمبوس بدرجهٔ کمال است خواهد شد -
زیاده حد ادب -

بخدمت شریف نواب ارشاد خان صاحب و ارشد خان صاحب سلام
قبول باد و بجمیع عتبه بوسان آنه محفل فیض منزل سلام نیاز قبول باد -
از حضرت محمد میر صاحب و مولوی صالح خاں مع اولاد خود قدمبوسی می رسانند
و از محمد عوض و غلام رسول و غلام حسین و محمد منیر و حفیظ الدین و نجابت
علی و محمد مقیم و منور علی و میاں شجاعت علی و میاں عنایت غوث و میاں
پیاول تسلیمات قدمبوس مطالعه شریف باد - و بی بی رحی (؟) مع صبیه
بندگی می رسانند - از اهل خانهٔ غلام بندگی معروض باد -

مکتوبات شاہ علی بنام حضرت مظہرؒ

[یہ حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے عزیزوں میں تھے اور وہ انھیں بہت عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت مظہرؒ نے اپنے مکتوبات میں ان کا نام کہیں پیر علی، کہیں شاہ علی اور کہیں کہیں مرزا شاہ علی لکھا ہے "مکاتیب میرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (مکتوب ۱۳۱) شاہ علی کے نام ہے جو یوں شروع ہوتا ہے " حامداً و مصلیاً از فقیر جان جاناں، برخوردار مرزا شاہ علی عافاہ الرحمٰن در یابند کہ فقیر تا دہم جمادی الثانی در پانی پت بعافیت است و خطِ شما رسید و مطالب معلوم گردید۔ بدانید کہ فقیر را با شما شفقتی کہ بود تغیر نیافتہ "۔ اسی مجموعے کے مکتوب ۳ میں ہے کہ " در مقدمۂ اصلاح فیما بین مردم محل و میاں پیر علی تحریر نمودن بے فائدہ است کہ ایشاں ہر دو مغلوب طبیعت و مزاج خود ند۔ حرف کسے در ینہا تاثر ندارد "۔ مکتوب ۱۱ میں ہے کہ " امروز پیر علی از بدسلوکیہاے مادر خود ترکِ معاملات کردہ جدا شد، قلیلے براے مصارف او بر ذمۂ فقیر افتاد "۔ مکتوب ۷ میں ہے کہ " وحرکتے کہ پیر علی کردہ، یعنی نکاح دویم، شنیدہ باشند۔ چگویم چہ قدر ذلت و اذیت عاید شدہ "۔ ایک اور مکتوب میں شاہ علی کی طرف سے یوں بے اطمینانی

ظاہر کی ہے -" از خط برخوردار مولوی احمد اللہ معلوم شدہ بود کہ پیر علی در اصلاح می کوشد - بر حرکات او اعتماد نیست خدا ازو دور دارد - آنچہ در دل بود شما را آگاہ کردم - شما ہم بفہمید کہ معقول است یا نہ " (مکتوب ۱۱۶) -

کلمات طیبات کے بعض مکتوبات سے بھی شاہ علی اور حضرت مظہرؒ سے انکے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے نیز ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کا شاہ علی کے نام بھی ہے - مکتوب ۳۱ میں شاہ علی کی گھریلو پریشانی کا ذکر ہے کہ دو بیویوں اور تین بچوں کے باوجود گھر میں ایک بھی نوکر نہیں - مکتوب ۷۵ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کی قسمت میں دنیا نہیں ہے حالانکہ لاکھوں ہاتھ پیر مارتا ہے - مکتوب ۷۸ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کے مشورے سے جو مناسب ہو کرنا کیونکہ وہ ان کا (اہلیۂ حضرت مظہر کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے اور ان کا مزاج داں بھی ہے - اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ پیر علی شور سودا سے موروثی رکھتا ہے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ..... دعا کرو ان سودائیوں کا مزاج ٹھیک ہو جائے (دیکھئے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" مرتبہ خلیق انجم ص ۴۹، ۱۳، ۱۹۸، ۲۰۲)

ذیل میں شاہ علی کے تین مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ (۴۹، ۵۰، ۵۱) درج کیے جا رہے ہیں - ان میں آخری دو (۵۰، ۵۱) میں شاہ علی کے نام کی صراحت موجود ہے - پہلے مکتوب (۴۹) میں مکتوب نگار نے اپنے نام کی صراحت نہیں کی ہے مگر قیاساً یہ بھی شاہ علی ہی کا معلوم ہوتا ہے -

۴۹

بعد عرض حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ، سر نیاز بعتبۂ ارادت پناہ بسجدۂ عقیدت ذات رسوخیست بجا آوردہ ملتمس می سازد کہ بفضل الٰہی و یمن توجہات عالی احوال این حوالی مقرون شکر ایزد متعالی است داذ کار تمنای آرزوی پابوس مع استدعای صحت مزاج وہاج ورد اوقات دارد و داستان بی پایان آرزومندی را مختصر ساختہ، نوک کلک عرض بمدعا مے آرد کہ سابق عرائض مندرج کوائف مصحوب پیغو چوبدار مرسول داشتہ بمنظر اقدس گذشتہ باشد و مزاج مبارک کہ اندرون بخوبی اصلاح یافتہ و تداوی علاج موقوف شدہ - و بعض عرایض مثل غلام مرتضیٰ خان وغیرہ از لفافۂ سامی فرو ماندہ بودند، الحال ملفوف ارسال داشتہ - دیگر ہمہ وجوہ خیریت است، خاطر عاطر جمع باد -

و بموجب ارقام عالی انشاء اللہ تعالیٰ امید قویست کہ بست و پنجم این ماہ یا غرۂ ماہ آیندہ کہ رجب است تشریف فرمائیت سرفرازی فرمائے مہجوران این مکان خواہد شد -

۵۰

حضرت قبلہ و کعبہ پیر و مرشد جہان مدظلہ العالی، از غلام خانہ پرور شاہ علی بعد عرض اداے نیاز و بندگی و عبودیت معروض می دارد - بفضل الٰہی و توجہات حضرت قبلہ لپشت پناہی جناب حضرت والدہ مخدومہ مدظلہا مجوز طلب مردم خانۂ غلام شدہ اند - چنانچہ امروز زیوراے

عنایت فرموده اند و غلام را رخصت ساخته اند که زود تر همین
زور در محل آرد، بنابر عرض معروض داشته، هرچه ارشاد شود بعمل
آرد - زیاده حد ادب -

۵۱

بعز عرض عالی متعالی مدظله العالی - غلام فقیر شاه علی، بعد
ادای تسلیمات و کورنشات می رساند که بهمه وجوه تحصیل عافیت
این جای است و همواره مستدعی حالات آنجا را خواهان و بدل نیاز
می خواهد بنوازش پرسش حال غلام متضمن خط اندرون برقم دعا مفتخر
گشت، او سبحانه تعالی آن ذات پرسندهٔ حالات ما را بر مفارق
مایان سلامت با کرامت دارد و از دولت پای بوس عالی ممتاز می نموده
باشد - و فرمایش را معروض ساختن در بندگی خیلی بی ادبی است
لیکن بطریق اظهار ضرورت بندگان را گذارش ضروریست چنانچه سابق
در مقدمهٔ کهیس ها معروض داشته بنظر گذشته باشد - آنرا امید
دارد که همراه رکاب خواهند آورد لیکن سواء آن موازی دو آثار بیره
قسم اول خالصاً جهت غلام بی مشارکت غیر از دوکانه سنبل تیار
فرموده نیز همراه آرند، عین غلام پروریست - و مکرر عوایض معروض داشته
اغلب است که پس و پیش بملاحظهٔ اقدس آمده باشد - زیاده حد ادب -

مکتوب اہلیۂ حضرت مظہرؒ بنام حضرت مظہرؒ

۵۲

بعرض بندگان عالی متعالی ۔ مردم اندرون محل بعد ادائے بندگی و نیاز می رساند بفضل الٰہی و توجہ عالی حصول خیریت اینجالیست و پیوستہ سلامتی و صحت ذات فائض البرکات مستدعی می باشد نوازشنامجات سہ کرت سرافرازی یافتہ ۔ چون بنوید قدوم قدس لزوم قطع مراسلات و ہنگام مسرت ملازمت سعادت آیات متصور است و بجز از عرض بندگی گذارشے ندارد ۔ بنا بر لفظ بندگی و عالیخدمت متضمن عرلیفہ شیخ صاحب التماس می سازد وبران قرار اکتفا می نماید واز عنایا تیکہ این مرتبہ درحق خود از جناب عالی نوازش می یابد سجدات شکر توجہات بجا می آرد ۔ باقی ہمہ وجوہ بخیریت است واستعمال ماء الجبن تا امروز کہ ہفدہم این ماہ باشد، جاری است، و اثنائے آن سہ مسہل لجمل آمدہ بنا بر عرض معروض داشتہ ۔ زیادہ حد ادب ۔

مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ بنام حضرت مظہرؒ

[محمد حسن خاں خانزادہ کے دو مکتوبات حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں جن میں مکتوب نگار خود کو محمد حسن خانہ زاد لکھتا ہے مگر وہ محمد حسن خانزادہ ہوگا کیونکہ حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب میں انھیں خانزادہ ہی لکھا ہے۔

محمد حسن خانزادہ کے پہلے مکتوب (مکتوب ۵۳ مجموعۂ ہذا) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے متعلق حضرت مظہرؒ کو جو لکھا گیا ہے وہ خود حضرت کے ایک سفارشی مکتوب بنام محمد حسن خان خانزادہ کے جواب میں ہے۔ اور اس سفارشی مکتوب کے بارے میں خود حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو یوں اطلاع دی ہے: "فقیر موافق نوشتۂ شما کہ سابق رسیدہ بود، بہ محمد حسن خان خانزادہ کہ از یاران حلقہ و مرد طالب علم و صالح است نوشتہ بودم کہ اگر از مردم پانی پت کسے در لشکر نواب نجیب الدولہ اظہار شکایت مولوی صاحب نماید، باید کہ او را دخل ندہند و حرف او نشنوند و ازیں معنی نواب را نیز آگاہ سازند۔"

اب وہ جواب دیکھیے جو محمد حسن خان خانزادہ نے (مکتوب ۵۴ مجموعۂ ہذا) لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں: "چوں در مقدمۂ قاضی ~~صاحب~~ ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند، یاں ہنوز حاسداں رخنہ نیافتہ اند۔" اس مکتوب کا زمانۂ تحریر غالباً ۱۱۷۸ھ ہے کیونکہ اس قضیے کا ذکر قاضی صاحب کے ایک مکتوب میں بھی ہے جس سے زمانۂ تحریر ۱۱۷۸ھ ظاہر ہوتا ہے۔

"معاہیت مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں

بھی حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب "محمد حسن خان جیو" کے
نام ہے اور اس میں قاضی صاحب کی سفارش کی گئی ہے
بلکہ جو مکتوب ذیل میں دیا جا رہا ہے وہ حضرت مظہرؒ
کے اسی مکتوب (مکتوب ع۱۴۶ صفحہ ۲۱۱ مکاتیب
میرزا مظہرؒ) کے جواب میں ہوگا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے
ہیں "باعث تحریر آنست کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر
در لشکر نواب بیایند در ہر کاری کہ فرمایند امتثال
امر ایشان را سعادت دانستہ سعی واجب دانند کہ
آنچہ ایشان خواہند گفت حق خواہد بود بے شبہ، اگرچہ
بظاہر مخالف رای دیگران باشد۔" نیز اسی مجموعۂ مکتوبات
میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (ع۱۴۵، ص ۲۰۹)
"مولوی نعمت صاحب و خان برخوردار محمد حسن خان جیو"
کے نام ہے۔ اور اس میں حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک
اخلاص مند چودھری ایزد بخش چودھری پانی پت
کی سفارش کی ہے]

۵۳

محب خاص خاندان نبوی علیہ السلام، مربی اقطاب حرادات
الوری حضرت دستگیر جیو انار اللہ برہانہ، علم الہدیٰ مالک
ازمۃ السالکان کشف الدجیٰ امیدگاہ بیکسان ہموارہ سایۂ
لطف و مرحمت بر سر مریدان تابان باشد۔ از بیغصوب تراب الاقدام
آنجناب عالی مکان مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفۂ تحیات

و آداب مستمندانہ کہ شیوۂ فدویان است چون درین ولا در سعید زمانہ خط شریف ورود یافتہ الحمد للہ والمنۃ للہ از باعث فوازش نامہ مشک جنت النعیم یافتہ و نافہ مختومہ یافتہ چنانچہ گفتہ اند ؎

نسیمے کز دیار شاہ[1] آید　　　مسیحا بر سر بیمار آید

چون در مقدمۂ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند یا آن ہنوز حاسران رخنہ نیافتہ اند۔ امید کہ از توجہ آن عالی شان جاہ و جلال رخنہ درہ.... نخواہد یافت فی الحال سہ نفر از پانی پت آمدہ اند۔ چیزے از ذہن صادر نشدہ است۔ و این فقیر مولوی صدر صدور فتح خان راہم آگاہانیدہ است کہ ایشانرا امداد سازند۔ انشاء اللہ تعالیٰ رخنہ نخواہد یافت۔ خاطر شریف جمع دارند۔ زیادہ سلام۔

از فتح خان میان صاحب جیو بندگی رسد۔

بخدمت اخوندزادہ محمد نسیم و اخون امان اللہ جیو سلام بصد شوق برسد۔ از حاجی احمد نیز بندگی برسد۔

۵۴

ہو الغنی

ہادی رہنما کشف الدجیٰ عصیان کہ زنگ بر آئینۂ دل بیشتر نشیند ؎

(؟)

ہر گنہ زنگ است بر آئینۂ دل　　　دل شود زین زنگہا خوار و خجل

چون صیقل مربی بر دل بنہد آب از در یتیم بیشتر گردد۔ از جانب تراب الاقدام مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد، بعد از تحفہ.... و کورنشات.... کہ شیوۂ فدویانست مشہود رای مہر انجلای

---

[1] کذا فی الاصل۔ قافیے کی رعایت سے شاہ کی جگہ یار ہوگا۔

انور و منور باد ۔ از ینصوب مستوجب حمد و سپاس و صحت و سلامتی آن ذات فائض البرکات ہمیشہ از درگاہ لم یزل و لا یزال خواہان و جویایم او سبحانہ و تقدس و تعالے آن مربی رہنما کونین را مدام بر سر مریدان تاباں باشند ۔ چوں مفاوضۂ شریف و مکاتبۂ عجیب در سعید زمانہ تجلی نمود خرمی صوری و معنوی حاصل آمد الحمد للہ و المنۃ للہ کہ نوازش نامۂ آں عالی جناب قرۃ العین آمد چوں آنچہ در باب عمر خان و سیف اللہ تحریر ساختہ بودند مفصل ظاہر آمد ۔۔۔۔ این بندہ بقدر کوشش و سعی علی محمد خاں را گفتہ بودم و در لشکر تفحص نمودم و علی محمد مذکور گفت کہ اغلب بطرف چاندپور رفتہ بود و بعض می گویند کہ عمر خان بگریختہ انشاء اللہ تعالے بعد از اندک مدت ۔۔۔۔۔ چاندپور ۔۔۔۔ رفتہ است و الاّنہ درین باب لاچارگی است ۔

مکرر آنکہ آنصاحب کہ تحریر ساختہ کہ روہیلہ ہا مردمانرا ایذا رسانند ، این ہمہ رو یداد پیش نواب صاحب عرض نمود و نواب صاحب مذکور فرمان بطرف شیخ قاسم بطریقۂ قدغن نوشتہ است کہ خود بروید در خدمت میاں صاحب قیام نمائید ۔ از نواب صاحب تسلیمات و سلام بصد شوق قبول باد ۔

مکتوب رحیم خاں خانزادہ (؟) بنام حضرت مظہرؒ

[ذیل میں جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے وہ یا تو محمد محسن خان خانزادہ کا ہو سکتا ہے یا رحیم خان خانزادہ کا ۔ کیونکہ حضرت مظہرؒ نے ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی

اس درخواست برکہ "اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائی افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد (مکتوب ۱۶۴ مجموعۂ ہذا) جواباً قاضی صاحب کو اپنے ایک مکتوب (مکتوب ۱۷ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں انہی دو حضرات، محمد حسن خان خانزادہ اور رحیم خان خانزادہ کو سفارشی خطوط لکھنے کی اطلاع دی ہے۔ محمد حسن خان کے دو مکتوبات اسی مجموعے میں شامل ہیں اور بیشتر آچکے ہیں۔ ان کا اسلوب اس مکتوب سے جدا ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس لیے قیاساً یہ رحیم خان خانزادہ ہی کا مکتوب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوب ۱۵۱ (مجموعۂ ہذا) میں حضرت مظہرؒ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ " نوازش نامۂ عالی بدست میاں محمود مع شقۂ خاص بنام رحم خان خانزادہ شرف فرمود "۔ وہ یہی رحیم خان ہوں گے اور مکتوب ذیل انھوں نے حضرت مظہرؒ کے اسی مذکورہ بالا شقۂ خاص کے جواب میں ارسال کیا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ ثناء اللہ کو س سے سناء اللہ لکھا کرتے تھے۔ مکتوب ذیل میں بھی حضرت مظہرؒ کی تقلید میں " سناء اللہ " ہی لکھا گیا ہے]

۵۵

صاحب وقبلہ خداوند خدائیگان دام ظلہ، بعد عرض نیاز کہ

شیوهٔ کمترین عبودیت کیشان است، معروض رائے خورشید ضیائے می دارند که احوال بنده تا زمانِ تحریر عریضه نیاز که بست و ششم شهر شعبان المعظم است بتوجه و تفضل آنجناب فیض مآب مستلزم هزاران شکر است و همواره خاطر عقیدت کیشان منتظر ورود مفاوضات مسرت آیات می باشد۔ رجاء که همیشه تا حصول شرف سعادت آستان بوسی بارسال عنایت نامه جات مفتخر فرموده باشند و یقین که بدعای خیر از گوشهٔ خاطر فراموش نفرمایند که بتصدق دم عیسوی آنجناب ابقاے حیات خود میدانم۔

بابت مقدمهٔ مولوی ثناء الله صاحب که ارشاد شده بود بالفعل رایات عالیات جناب نواب صاحب و قبله رونق افزاے سمت روهتک است۔ اگر احیاناً به آن طرف متوجه شوند، هرگونه مرضی مولوی صاحب باشد۔ انشاء الله تعالیٰ در سرانجام کار ایشان بدل و جان خواهد کوشید۔ در باب رفاقت عزیزیکه در پرگنه پانی پت استقامت دارد[۱] ارشاد شده بود، یک بار ایشان پیش این حقیر تشریف آورده بودند۔ می خواستم که پروانهٔ نواب صاحب بنام بهاکر سر (کذا) عامل پرگنه مزبور مشتمل بر مسترد کنانیدن محصول ایشان از زمینداران نوشته می دهانیدم۔ مرتبهٔ دیگر هرگز پیش حقیر تشریف نیاوردند، و از یوسف خان بعد عرض بندگی معروض آنکه این حقیر شروع تلاوت قرآن مجید نموده، رجاء که دعاے بدستخط خاص نوشته عنایت فرمایند که به برکت آن حفظ و فهم زیاده شود۔

---

[۱] "عزیزے که در پانی پت استقامت دارد" سے مراد نعمت خاں ہیں، جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۶ (مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مکتوب قاضی صاحب بنام حضرت مظہرؒ (مجموعۂ ہذا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

117

[ان کے دو مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) اس مجموعے میں شامل ہیں، ایک مکتوب میں اپنے حق میں دعائے خیر کی درخواست کی گئی ہے، دوسرے مکتوب میں حضرت مظہرؒ سے رخصت ہو کر ہفتم شعبان کو نواب صاحب کے لشکر میں پہنچنے اور ملاقات کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

یہ عبدالعزیز خان غالباً وہی ہیں جن کو حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی) میں عزیز خان روہیلہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں: "امروز میاں محمد احسان صاحب کہ بیمار از مقام کوڑہ پونڈی آمدہ بودند، بناچاری برائے تدبیر معاش با دو کس از یاران طریقہ حافظ محبوب علی و عزیز خان روہیلہ روانۂ لشکر ملا رحیم داد شدہ اند" (مکاتیب مرزا مظہرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی ص ۹۹)]

۵۶

خداوند خدایگان فیاض زمان مرزا صاحب جان جانان جیو مدظلہ

از منصوب نیازمند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی معروض رای فیض پیرائے میگرداند احوال اینجاے بفضل الٰہی مستوجب شکر

وصحت وتندرستی ذات والاصفات شب وروز خواہان وجویان۔
سابق ازین بندگی در خط ملان عمر معروض داشته بود واضح رائے
مہرانجلائے گردیده باشد لہٰذا معروض می دارد که این نیاز مند قدم
والا گرفته است۔ توقع از ذات شریف این است شب وروز
نظرِ غور وپرداخت داشته دعاءِ خیر در حق نیاز مندی فرموده باشند
که از تفضلاتِ عالی چیزے مشکل صورت نه بندد و جمعیت نیاز مند
گردد تا خدمت آن خداوند که در دل دارد نماید و بفضل عالی کامیاب
گردد۔ زیاده۔

۵۷

خداوند خدایگان فیض بخش فیض رسان مرزا صاحب سلامت
ازین صوب نیاز مند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی واضح رائے
شریف می گرداند الحمد لله والمنة که احوال این جانب بفضل قادرِ
ذوالجلال مستوجب شکر وصحت وتندرستی ذات والاصفات از درگاه
قادر برحق شب وروز مطلوب۔ از خدمت فیض موہبت رخصت
شده، بخیریت تمام در لشکر ظفر اثر بتاریخ ہفتم شعبان بروز پنج شنبه
رسیده شرفِ ملازمتِ نواب صاحب حاصل کرده، چنانچه نواب
صاحب بسیار مهربانی فرمودند بناءً اطلاع بقلم آمد۔
وحالا این نیاز مند دامن دولت گرفته توقع از ذات شریف
آنست که نیاز مند را از مریدان خود دانسته شب وروز در دعاءِ خیر
وترقیات در حال بنده از درگاه قادر بے چون می خواسته باشند که
بمطابق آن مقصود نیاز مند حاصل شود و یقین که با شرف ملازمت از

عنایت نامہ جات یاد و شاد می کردہ باشند کہ تسلی از بہر دل تواند شد۔ زیادہ۔

مکتوب محمد کلیم بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں محمد کلیم بنگالی کا ذکر آتا ہے۔ صاحب معمولات مظہریہ نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ان کے نام حضرت مظہرؒ کے اُس مکتوب سے اقتباس بھی نقل کیا ہے جو کلمات طیبات میں مکتوب پنجاہ وسوم کے عنوان سے درج ہے۔ مگر مقامات مظہری میں ان کا نام مولوی کلیم اللہ بنگالیؒ درج ہے اور ان کے بارے میں یہ ہے کہ "از خلفای جلیل القدر حضرت ایشان اند، طریقہ از خدمت مبارک گرفتہ سالہا فیوض باطنی حاصل نمودند و بہ نسبت کمالات رسیدہ واجازت یافتہ بوطن خود رفتند"۔ مقامات مظہری میں ان کے حالات میں قاضی مرشدآباد کی ضیافت میں شرکت کا ذکر بھی ہے جس سے ان کے قیام مرشدآباد کا پتا چلتا ہے۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا جو مکتوب ان کے نام ہے (مکتوب ۵۳)[۲] اس میں حضرت میر مسلمان کے سفر حج کی اطلاع کے ساتھ یہ ہے کہ اگر وہ اس علاقے (بنگال) سے گزریں تو ملاقات کریں، اور نواب قاسم علی خاں کو بھی یہ خط پڑھوا دیں جس سے ظاہر ہے کہ محمد کلیم نواب قاسم

علی خان سے بلا واسطہ رسم ملاقات رکھتے ہوں گے - محترم خلیق انجم نے بھی محمد کلیم اور کلیم اللہ کو ایک ہی شخصیت کے دو نام خیال کر کے مکتوب کے عنوان میں محمد کلیم اور حاشیے میں مقامات کے حوالے سے کلیم اللہ لکھا ہے - اور یہی درست ہے - حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کا دوسرا مجموعہ "مکاتیب مرزا مظہر" ہے جسے محترم عبد الرزاق قریشی نے مرتب کیا ہے اور اس میں بھی کئی مکتوبات میں مولوی محمد کلیم کا ذکر ہے ایک مکتوب میں صرف مولوی کلیم صاحب اور ایک اور میں مولوی کلیم اللہ بھی ہے - یہ سب مکتوبات اس وقت کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ حضرت مظہرؒ دہلی سے باہر تھے حضرت نے دہلی کے دوسرے یاران حلقہ کے ساتھ مولوی محمد کلیم کو بھی یاد کیا ہے - یعنی یہ مکتوبات اُس وقت کے ہیں جب مولوی محمد کلیم دہلی میں حضرت مظہرؒ سے اکتساب فیض کے لیے مقیم تھے جبکہ کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا وہ مکتوب جو میر سبحان کے سفر حج کے سلسلے میں مولوی محمد کلیم کو لکھا گیا ہے اس وقت کا ہے جب کہ مولوی محمد کلیم اجازۂ ارشاد کے بعد دہلی سے اپنے وطن واپس جا چکے تھے -

ذیل میں محمد کلیم کا جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے اس میں میر سبحان کے حوالے سے ایک بات کہی گئی ہے یعنی یہ مکتوب ان کی وفات سے قبل کا ہے اور محترم عبد الرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۸۵ (جو بلا رحیم داد کے جاٹوں سے شکست کھانے کے ذکر کی بنا پر ۲۷ ذی قعدہ ۱۱۸۹ھ کا ہوگا) میں میر سبحان کا ذکر یوں آیا ہے

" و سانحهٔ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شده باشد که بیش ازین نوشته ام۔"]

۵۸

قبلهٔ دو جهان، کعبهٔ جان و ایمان خدایگان مد ظللکم علینا الرحمٰن

ازکمترین محمد کلیم بعد قدمبوس لا نهایة عرض آنکه احوال احقر موجب شکر است خیریت بندگان جناب مطلوب دارد عنایت نامه که اصدار یافته بود زبانی اطلاع یافته مفتخر گردید و یا حقر نرسید، این احقر ارادهٔ مصمم دارد۔ انشاءالله بقدمبوس مشرف گردد۔ و زبانی ن میر مبین صاحب و قبله اصغار رفت که این ضلع بقدوم بندگان رشک جنا خواهد گردید۔ توقع قوی است که درانجا اگر ممکن شود بسعادت قدمبوسی برسد۔ ظل فیض رسانی ممدود باد برب العباد ۔ زیاده چه عرض دارد بخدمات اعزه همراه رکاب، سلام نیاز برسد۔

مکتوبات فتح خان بنام حضرت مظہر

۵۹

خداوند خدایگان فیاض زمان پیر و مرشد صاحب مرزا جان جانان جیو مد ظله، ازین صوب فدوی فتح خان بعد از ادای آداب تسلیمات که شیوهٔ فدویان است معروض می دارد، الحمدلله والمنة که احوال حاضر است و صحت تندرستی ذات والا صفات شب و روز قرین حال۔ از خدمت

فیض موہبت رخصت شدہ بخیریت در لشکر رسیدہ و توقع از ذات عالی آنست کہ شب و روز از دعاء خیر یاد می فرمودہ باشند کہ بمطابق آن کامیاب گردد و ہموارہ از عنایت نامہ عالی سرفرازی فرمودہ باشند کہ باعث پرورش است زیادہ چہ عرض نماید۔ بجمیع صاحبان و برادران سلام دعا برسد۔

مکرر آنکہ شاہنشاہ درانی در دوآبہ قیام ورزیدہ و معاملت ...... مکانات می شود۔ ہماں وقت باین سمت تشریف می آرند۔

۶۰

بخش، نیازی

خداوند خدایگان فیض رسان پیر و مرشد مرزا جان جاناں جیو مدظلہ، از بیضوب کمترین عقیدت گزین فتح خان بعد از آداب تسلیمات کہ شیوۂ عقیدت مندان است معروض رای فیض پیرای می گرداند۔ الحمدللہ کہ احوال ما بخیر است وصحت و تندرستی ذات فائض البرکات از درگاہ مجیب الدعوات شب و روز مطلوب۔ درین ولا قاضی ثناء اللہ جیو از پانی پت در لشکر آمدہ، چنانچہ این فدوی ہر روزہ با ایشان ملاقات می نماید۔ بنابر اطلاع معروض داشتہ شد و خبر شاہ از زبانی ملاں عمر و لعل خان واضح رای عالی خواہد شد۔[1]

بخدمت جمیع برادران و یاران خورد و کلاں سلام دعا برسد۔

---

[1] میر محمد مبین نے جو ۱۱۸۵ھ میں خلیفہ ہوئے تھے، ایک مکتوب میں ملا عمر کا ذکر کیا ہے کہ وہ مولوی عبدالرزاق صاحب کے مرید ہیں اور ان پر بھی ہیں نے توجہ دی ہے۔ اور شاہ سے مراد شاہ درانی ہے۔

۶۱

خداوند خدا یگان فیض بخش فیض رسان پیر و مرشد جیو مدظلہ بعد از
از بیصوب مکترین عقیدت گزین فتح خان آداب تسلیمات کہ شیوۂ
عقیدت مندان است معروض رای فیض پیرای میگرداند الحمد للہ کہ احوال ما
بخیریت است و صحت و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ قادر برحق
شب و روز مطلوب - از جناب فیض مآب رخصت شدہ بخیریت تام در
لشکر رسیدہ و خط کہ بہ قاضی پانی پت مرحمت شدہ بود این عقیدت
گزین بآن سمت نرفتہ و از راہ باز چون در لشکر رسیدہ می خواست کہ
ازین جا رفتہ خط برساند لیکن بہ سبب آبخورد ارادۂ آن طرف بعمل
نیامدہ و بطرف بریلی روانہ شدم - ازین سبب خطِ آن خداوند نعمت
را بدست آدم دیگر پیش قاضی فرستادہ ام خواہد رسانید -

وبہ ملا حسن خان[1] کہ عنایت نامہ بود بمشار الیہ رسانیدہ
و مردمان قصبۂ پانی پت کہ از قاضی آنجا نارضا ہستند پیش نواب
صاحب این خبر رسیدہ و بعد کسی نیامدہ - و ملا حسن خان گفتہ است
کہ ما دو سہ جا در لشکر حاضر ہستم کہ ہرگاہ کہ از قصبۂ مذکور نالشی
پیش نواب صاحب می آید ہر قدر مقدور ماست، در سعی قصور نخواہیم
کرد خاطر شریف جمع دارند و توقع کہ ہرگاہ نماز ادا فرمایند در حق
غلام نظرِ توجہ بدارند و ہموارہ تا شرف ملازمت از عنایت نامہ سرفراز
می کردہ باشند - زیادہ حد ادب - بخدمت جمیع یارانِ حاضر الوقت
از فتح خان سلام دعا برسد - بخدمت ملا محمد نسیم سلام
نیاز رساند -

---

[1] محمد حسن خان خانزادہ - اِن کے مکتوبات پیشتر آ چکے ہیں - حضرت مظہرؒ
نے فتح خان کو بھی قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے معاملے میں سفارش کے لیے لکھا ہوگا -
اور ممکن ہے کہ یہ فتح خان خانساماں ہوں جو روہیلہ سرداروں میں سے تھے -

مکتوب والدہ عبدالرحیم بنام حضرت مظہرؒ

[ملا عبدالرحیم کا ذکر مجموعہ ہذا کے مکتوب ۳۸ میں آتا ہے۔ یہ مکتوب پر مبنی نے حضرت مظہرؒ کے نام لکھا ہے وہ لکھتے ہیں: "و حیدیوان کر یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آنولہ یافتہ ..." بہرکیف یہ متعین کرنا مشکل ہے کہ "شاہ جیو" اور "عبدالرحیم" جن کا ذکر مکتوب ذیل میں ہے کون تھے]

۶۲

ہوالمعز

بجناب کرامت مآب قبلۂ حاجات صوری و معنوی مدظلہ العالی۔

بر ذات عالی صفات مبرہن و ہویدا است کہ این ضعیفہ تنہا نیست۔ پنج چہار کس اطفال دارد و شاہ جیو کہ شیوۂ عزلت اختیار کردہ اند اگرچہ رزاق مطلق حق است لیکن اسباب ظاہر دنیا شرط است۔ خالق جل شانہٗ ذات حضرت را برائے ما مردم دستگیر کونین خلق فرمودہ لہذا لاچارِ محض شدہ، متصدع اوقات شریف است کہ دستگیری بظاہر اینقدر باید فرمود، تا بہ اطفال نان و پیتی[1] بہم رسد۔ یا شاہ جیو را تلقین باید فرمود کہ درین امر لابدی و ناگزیر حرکت نمایند۔ زیادہ بیدگی و حد ادب۔ عرض

والدۂ عبدالرحیم

---

[1] پیتی پشتو کا لفظ ہے، معنی پتلی دال۔

مکتوب حمزه خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۳

مرشد کامل ہادی آگاہ دل، کعبۂ دین و دنیا سلامت

از بندہ غلامان فدوی حمزہ خان بعد از سلام بندگی و غلامی بجا آوردہ بضمیر منیر عالی می گردد کہ بجاری این حدود بحمد شکر است صحت و تندرستی آن ذات شریف دم بدم نیکو مطلوب - ثانیاً آنکہ عطوفت نامہ غلامی در باب طلب اسپ کہ صادر شدہ بود شرف ورود یافت - آن صاحب من بموجب ارشاد اسپ مذکور مصحوب میر اسمعیل و نثار علی خان بخدمت مرسول داشتہ، یقین کہ بخدمت خواہد رسید سابق زبانی بعضے معلوم شدہ کہ آنصاحب داعیۂ فروختن اسپ می دارند - درین باعث فدوی در دل فہمد کہ بجائے دیگر رفتن اسپ خوب نیست، اگر خواہ مخواہ آنصاحب (را) ارادۂ فروختن است، اگر نزد ما خواہد ماند، از ہمہ بہتر و اگر مرضیٔ آنصاحب داشتن اسپ نزد خود شد، این از ہمہ خوب شد کہ درین کار بماند و بندہ بہر عنوان وابستۂ آنجناب است زیادہ عرض بندگی - ......

مکرر آنکہ بخدمت میر صاحب جیو و میر ابوالعوالی جیو از طرف حاجی میر محمد خان و سیدہان (کذا) و علی خان و حمزہ خان محمد افضل خان، محمد یار خان، عزیز اللہ خان و ارحم خان و لال محمد و مردس دوہ (کذا) سلام بندگی قبول فرمایند -

مکتوب غلام نبی بنام حضرت مظہرؒ

["مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے غلام نبی کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی پت کے رہنے والے اور حضرت مظہرؒ کے ایک واقف "حمایت اللہ خان جیو" کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت مظہر کے مرید بھی تھے کیونکہ ان کو "یاران طریقہ" میں سے ایک عزیز لکھ کر خود حضرت مظہر نے متعارف فرمایا ہے (مکتوب ۵ مجموعۂ محترم عبدالرزاق قریشی)۔ غلام نبی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے صاحبزادے دلیل اللہ کو فن تیراندازی سکھایا تھا (مکتوب ۱۱۸ مجموعۂ قریشی) جس زمانے میں حضرت مظہرؒ نے سفر حج کا ارادہ کیا تھا، غلام نبی عظیم آباد کا قصد رکھتے تھے (۱۱۸۸ھ) اور غلام نبی کا جو مکتوب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے وہ اسی زمانے کا ہے۔ مگر غلام نبی یا تو عظیم آباد گئے ہی نہیں یا پھر جلد واپس آ گئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب (مکتوب ۱۲۱ مجموعۂ قریشی) بنام قاضی احمد اللہ میں، جو صفر ۱۱۹۰ھ کا معلوم ہوتا ہے،[1] حضرت مظہرؒ نے یہاں غلام نبی کو بھی سلام لکھا ہے۔

اب ذیل میں محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے سے حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے ۱۵۹ اقتباسات جس

---

[1] اس میں روہیلوں اور سکھوں کے مشترکہ حملے کا ذکر ہے جو نواب ابوالقاسم خاں پر کیا گیا تھا جبکہ نواب ابوالقاسم خاں اپنے بھائی [illegible] عبدالاحد خاں کی طرف سے پانی پت اور اس کے علاقہ پر [illegible]

یہ واقعہ صفر ۱۱۹۰ھ (مارچ ۱۷۷۶ء) کا ہے۔ دیکھیے سفرنامۂ پولیر ص ۹۴۔

کیے جاتے ہیں جن میں غلام نبی کا ذکر آیا ہے:

(۱) مکتوب ۵: بنام قاضی ثناء اللہ

"فردا صبح غلام نبی جیو نام عزیزی از یاران طریقہ روانۂ دہلی می شوند۔ فرصت تحریر نیست ... میاں غلام نبی جیو را توجہ بدادہ باشند" (ص ۷)

(۲) مکتوب ۶۱: بنام قاضی ثناء اللہ

"فقیر اللہ و غلام نبی بقصد عظیم آباد بہ دہلی می آیند در حق اینہا سپارشی بہ برادران آنجا باید نوشت۔" (ص ۸۷)

(۳) مکتوب ۷۳: بنام قاضی ثناء اللہ

"و حمایت اللہ خان جیو نیز ہمراہ غلام نبی پسر کلان ایشان روزی آمدہ بود، در شہر است و پسر خود ہم در اینجا ست" (ص ۱۰۶)

(۴) مکتوب ۱۱۸: بنام قاضی ثناء اللہ

"و درین ایام دلیل اللہ را با سید غلام نبی علاقۂ تلمذ فن تیراندازی و موافقت مزاج زیادہ از حد است پس در تعدیات مرفوعۂ سید مذکور کہ ہم آشنای فقیر و ہم آشنای آن مرحوم دارا است توجہ از اہم مہمات باید دانست و بعد ثبوت حق رعایت جانب از واجبات خیال باید کرد کہ درین صورت فقیر ممنون خواہد شد۔" (ص ۱۴۷)

(۵) مکتوب ۹۵: بنام قاضی ثناء اللہ

"میر غلام نبی دعا" (ص ۱۴۲) اسی مکتوب میں حمایت اللہ خان جیو کو بھی دعا لکھی ہے۔

(۶) مکتوب ۱۹۰: بنام مادر قاضی ثناء اللہ

"غلام نبی در لقمۂ قرض جواب صاف داد" (ص ۱۹۰)

(۷) مکتوب ۱۳۴: بنام قاضی احمد اللہ

"حمایت اللہ خان و ...... میاں غلام نبی ... سلام"
(ص ۱۹۵)

لیکن اسی مجموعہ کے مکتوب ۶۲ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے متعلق کے لوگوں میں ایک "غلام نبی پسر سیّد محمد" بھی تھے۔ ان کا ذکر مکتوب مذکور میں یوں آتا ہے:

"جواب آن را مفصل نوشتہ بدست غلام نبی پسر سیّد محمد جہاد بیشتر فرستادہ ام رسیدہ باشد"
(ص ۸۸)

بہرکیف، اب وہ مکتوب ملاحظہ ہو جو غلام نبی نے حضرت مظہرؒ کو لکھا ہے:

۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اے ہمہ تو چہ گویمت کو بمکان ......(ہے)
ہم ز بیان مبتدی، ہم ز نشان منتہی

قبلۂ دوجہان، کعبۂ دین و ایمان، سلمہ الرحمٰن۔ زمین خدمت
بہ لب ادب بوسیدہ بعرض حضور فیض معمور می رساند۔ الحمد للہ، تا
حین تحریر بفضل حی القیوم بدون قبلۂ حقیقی نیم جان زندہ ام، و
سلامت ذات والا صفات مقصود از حیات کہ غلام در عالم صورت
مرخص شدہ کدام وقت بے تصور حضرت قبلہ نیست۔ بموجب

ارشاد ہمیشہ در مداومت ورزش مراقبہ سعیٔ بلیغ می نماید - اکثر گاہ دل را لذتے ازاں حاصل می آید وگاہے جمعیتے در باطن خود نمی بیند - و از فیض صحبت چہ لذتہا است کہ نیافتہ - دل ہمیشہ می خواہد طوف کوی جاناں کردن بے پر وبالے - واے ناتوانی - ارادہ مصمم بود کہ اندکے ہم از سد رمق مایحتاج فراغت می شد، قدم از سر ساختہ، چندے بجناب عالی گزرانیدہ سلوک تمام کند - زہے سعادت آنکسان کہ در حضور پرنور اند - ہیہات ہیہات، طلب دنیا مانع عقبیٰ گردد ..... تخم روزی در پراگندگی ریختہ اند - بے اختیار بہ سمت مشرق[۱] می باید رفت - بگاہ رجب کہ ارادہ مصمم بود موافق آنخورد صورت نہ بست - در شہر حال اگر قسمت باں صوب می کشد لاچار - دگر خیریت مدام است وبس

عرضے
غلام نبی

مکتوب جانعالم خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۵

حضرت صاحب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت صاحب دام اجلالہٗ وافضالہٗ -

بعد عرض بندگان عالی متعالی می رساند - آرزوی دریافت قدمبوس خادمان از اندازۂ معروض خارج - اگرچہ بنور قدوم در عالم ظاہر مشرف اندوز گردیدہ، خاصتاً در عالم باطن یکے از غلامان وخادمان

[۱] یعنی عظیم آباد، جیسا کہ حضرت مظہر کے مکتوب ۹۱ (مجموعۂ قریشی) میں ہے -

آن جناب آرزوی دارد که لطف و توجه آن هادی مریدان، حامی این
غلام گردد، بدریافت سعادت قدمبوسی مشرف می گردم - کل امر
مرهونٌ باوقاتها بران شاکر، امیدوار توجهات چنانست از توجه
دلی که فلاح و صلاح کونین این غلام در ضمیر آن مظهر است مطرح
انظار کریمانه خواهند داشت، از وجه غلامی که در آنجناب فیض مآب
دارد، توجه نیکو بر یکجای مبرهن و روشن الٰهی ظلکم ممدود

کمترین غلامان
جانعالم خان

مهر

نعمت خان
جانعالم خان ولد

مکتوب امانی بیگم بنام حضرت مظہرؒ
(بقلم سید علی احسن)

۶۶

حضرت قبلۂ دوجهان سلامت - از کمترینه امانی بیگم
بعد از عرض بندگی معروض رای خاطر فیض پیرای واضح خاطر شریف
باد که بفضل الٰهی واز توجه دعای خیر آن مرشد برحق بخیر و عافیت از لکهنؤ
به عظیم آباد بتاریخ چهارم شهر رجب المرجب رسیده، از قبلهگاهی

و برادر عزیز ملاقات میسر آمده هزاران خرمی و انبساط رو داد - و هنوز از میر خیر الدین حسین ملاقات نه شده، از عظیم آباد دو سه منزل جای تشریف دارند، لیکن بیکار نشسته اند - و حضرت قبله گاهی و برادر عزیز نیز عدم روزگار معطل اند - از بیکاری این صاحبان البته بخاطر ملال و اندوه می گذرد، توقع آن دارد که از دعای خیر فراموش نه فرمایند - واگر از راه شفقت و بنده نوازی گاهے از دو کلمهٔ خیریت صحت مزاج تشریف یاد و سرفراز فرمایند، عین نوازش و تقویت خواهد بود - زیاده چه عرض نموده آید -

بخدمت گرامی مشفقه مکرمه حضرت والده صاحبه و برادر صاحب و همشیره عزیز دلهن بیگم سلمهم الله بندگی و سلام ابعد تمنا قبول و موصول باد، و از طرف دایه آداب بندگی نیز قبول باد -

از راقم الحروف اضعف العباد سید علی احسن، و میر علی محسن بندگی و نیاز قبول فرمایند - اگر چه بصورت ظاهر بملازمت سامی بهره اندوز نه شده، لیکن سعادت معنوی و ملاقات روحی که فیض و کمال عارفان است حاصل -

مصاحبت چه ضرور است آشنائے را
هنوز باد یمن محو نکهت عربی ست

زیاده بندگی بندگی - خط ملفوف بخدمت والده صاحبه فرستاده شده البته توجه فرموده خواهند رسانید -

مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادۂ دوندے خان)

بنام حضرت مظہر"

[محمد خان، روہیلہ سردار دوندے خان کے بھانجے تھے، جو بسولی سے دہلی آکر حضرت مظہر" کی خدمت میں رہے تھے اور تربیت حاصل کی تھی۔ "حیاتِ حافظ رحمت خان" میں انھیں حافظ رحمت خان کا بھانجا بتایا گیا ہے، اور یہ بھی درست ہے کیونکہ دوندے خان حافظ رحمت خاں کے چچازاد بھائی تھے اور محمد خان کی والدہ حافظ رحمت خان کی چچازاد بہن تھیں۔ حضرت مظہر" کے بعض مکتوبات بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (ع۱۰، ع۱۱، ع۱۳ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں محمد خاں کا ذکر آیا ہے۔ مکتوب ع۱۰ میں ہے کہ "دریں اثنا ہمشیرزادۂ دوندے خاں، محمد خان نام، جوانے از یارانِ طریقہ برائے کسب مقامات از بسولی رسید۔ چند روپیہ و سواری رتھ ہمراہ دارد۔ احوال ایں جا ملاحظہ نمودہ متکلف و متحرک شد کہ قصد لکھنؤ یار باید کرد.. ..... مردم خانہ ہم راضی بہ سفر شدند، چنانچہ پس فردا کوچ است" یہ مکتوب دہلی سے لکھا گیا ہے۔ مکتوب ع۱۱ میں جو اسی سلسلے کا ہے، قاضی صاحب کو خبر دی گئی ہے کہ "مردم محل روز سہ شنبہ نوزدہم ماہ معہ بورقہ بحفظِ الٰہی بہ ہمراہی برخوردار محمد خان ہمشیرزادۂ دوندے خان کہ برائے کسب مقامات آمدہ بود و مولوی نعمت و میاں مراد یار قدیم و میاں پیر علی با چند روہیلہ ہائے بندوقچی در سواری رتھ و چھکڑۂ اسباب روانۂ سنبھل شدند۔" مکتوب ع۱۳ میں بھی محمد خان کا ذکر ہے مگر اس میں "ہمشیرزادہ

"دوسرے خاں" کی صراحت نہیں ہے اور اس لیے اس مکتوب کے
"محمد خان" سے مراد محمد خاں برادر نامدار خان بھی ہو سکتی ہے جن
کے مکتوبات پیشتر آچکے ہیں۔ اس مکتوب نمبر ۱۳۰ میں حضرت
مظہر لکھتے ہیں کہ "محمد خاں حامل رقعہ از یاران طریقہ است
اگر طلب نماید توجہی دادہ باشد و بنویسند کہ بوطن می رسد"
واضح رہے کہ یہ مکتوب (نمبر ۱۳۰) ۱۱۹۰ھ کا ہے کہ اس میں
نواب ابوالقاسم خاں (م ۱۱۹۰ھ) کے انتقال کی خبر ہے۔

یہاں محمد خاں کے دو مکتوبات پیش کیے جا رہے ہیں
ان میں پہلا حضرت مظہر سے تعلق بیعت قائم ہونے سے قبل
کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضرت اگر
بدایوں کی طرف تشریف لائیں تو غریب خانہ راہ میں ہے ایک روز
قیام فرمائیں۔ دوسرے مکتوب کے انداز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ
یہ تعلق بیعت قائم ہونے کے بعد کا ہے بلکہ اس میں دہلی کے
یاران طریقہ کو سلام بھی ہے گویا یہ محمد خاں کے دہلی میں حضرت
مظہر کے زیر تربیت رہ کر بسولی واپس جانے کے بعد کا ہے۔
اب وہ مکتوبات ملاحظہ ہوں:

۶۷

جانجاناں صاحب سلمہ اللہ الواہب۔
شاہ صاحب قبلہ مسترشدان و کعبہ مستفیضان، حضرت شاہ صاحب
سلامت۔ مقصر الخدمت محمد خاں بعد گذارش لوازم تسلیمات و قدمبوس
کہ سرمایہ سعادت دو جہانی است معروض حاشیہ نشینان محفل خلد مشاکل

می رساند۔ احقر اگرچہ از سعادتِ قربِ حضور دور است۔ لیکن در حفظ الغیب آن خلاصۂ دودمان عالی موصول۔ امید کہ این مخلص غائبانہ را از توجہ خاطرِ فیض مآثر فراموش نفرمایند۔ و اگر داعیۂ طبیعتِ گرامی بہ سمت بداؤن معروف باشد، چون غریب خانہ در راہ است، توجہ مبذول فرمودہ برائے یک روز بہ قدوم کرامت لزوم کلبۂ احقر را منور سازند، تا بمشاہدہ دیدار شریف و قدمبوس سامی سعادت اندوز گردد۔ زیادہ حد ادب دانستہ۔

۶۸

بجناب پیر و مرشدِ برحق، قبلہ و کعبۂ دین و آخرت معروض می دارد کہ از نواب صاحب قبلہ کہ در لبسولی تشریف آوردہ بودند، خبرِ صحت و سلامتِ ذاتِ عالی استماع یافتہ بود ہزار سجدۂ شکر بدرگاہ واہب حقیقی بجا آوردہ آنچہ از تمنائے شرف ملازمت و مہجوری قدمبوس می گذرد۔ او سبحانہ تعالیٰ دانا است۔ ہموارہ مستدعی این دعا است کہ بزود تر اوقات این سعادت میسر آید۔ زیادہ حد ادب۔ بجناب عالیہ والدہ صاحبہ عرض کورنش میان پیر علی و محمد منیر جیو و میان محمد مراد و آخوند تسلیم سلام خوانند۔ والدۂ غلام و غلام زادہ مع مادر خود تسلیمات می رساند۔ ملا نہا آخون خان محمد نادر داد خان کورنش می رسانند۔ فقط محمد خان

مکتوبات ضیاء الدین حسین بنام حضرت مظہرؒ

۶۹

قبلۂ نیازمندان و کعبۂ مستمندان دام افضالہٗ سلامت۔

اضعف المخلوقین فقیر ضیاء الدین حسین بعد تقدیم مراسم بندگی و نیاز معروض می دارد کہ الحمدللہ احوال این مسکنت مآل بحمد ایزد ذوالجلال مقرون است و صحت و سلامتی جناب فیض مآب در ہمہ حال مستدعیست از سبحانہٗ و تعالیٰ ظل عاطفت عالی را بر مفارق مسترشدان و جمیع نیازمندان دیرگاہ سلامت دارد۔ قبلۂ من! آرزوی سعادت قدمبوس آنچہ بر دلِ نیاز منزل مستولی است شرحِ آن از حدِ احصا بیرون است۔ روزے نمی گذرد کہ سوائے این آرزوے دیگر بخیال باشد امّا موانع..... ازین سعادت محروم داشتہ، امیدوار است کہ عن قریب بہ تحصیل این سعادت..... میمنت لزوم بگزراند و ہو سبحانہ تعالیٰ علےٰ ذالک قدیر و بالاجابۃ جدیر۔ درین روزہا..... خبر قدوم میمنت لزوم بہ بلدۂ پانی پت استماع یافتہ کہ عن قریب بہ تحصیل آرزوی نیازمندان این ضلع متوجہ خواہند گردید۔ درین تمنا روز و شب انتظار دارد۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ میسر آرد۔ قبلہ و کعبۂ من درین ایام از ہجوم عوامل عوارض روحانی کہ غیر از جناب عالی از ہیچ جانب بنظر نمی آید امید دستگیری دارد، از وساوس و خطراتِ شیطانِ رجیم کہ بغتۃً مستولی قلب می شود و بہ تعوذ و لاحول ہمان آن مدافعت می نماید و بعد زمانے باز خطرات وارد قلب می شود، و دفع می گردد، و آن خطرات را نمی تواند معروض داشت۔ لبعد مدافعۃ آن خیالات

در ہم وحزن آن قدر گرفتار می ماند کہ قریب ہلاک نوبت می رسد۔ درین حالات غیر از دستگیری جناب عالی صلاحیت ممکن نیست۔ امیدوار است کہ بمعالجۂ این مرض قلبی کہ از چندگاہ مستولی حالات است۔ بتوجہاتِ عالی مسدود شود و درین بابت ہرچہ ارشاد بہ عمل آرد۔ زیادہ ازین حدادب ظلکم ممدود باد۔ نورچشم مولوی قلندربخش آرزوے قدمبوسی دارد[1]۔

۷۰

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراسم عبودیت و نیاز بعرض عالی متعالی می رساند۔ آرزوئ ملازمت سراسر سعادت بحدے مستولی است کہ شرح آن درین قرطاس نمی گنجد، حق سبحانہ و تعالیٰ باین دولت مشرف گرداند۔ ہنگامۂ این اضلاع علی الخصوص آمد آمدِ شاہ ابدالی ازین سعادت متعصر داشت، از حالات اضطرار قلب نمی توانم معروض داشت وکفیٰ باللہ شہیدا۔ امیدوار است کہ بحال این نیاز مند توجہے مبذول شود کہ ازین گرداب بلا برآمدہ باین سعادت عظمیٰ مشرف گردد۔ مجملاً از حالاتِ این غلام نورچشم میاں قلندر بخش صاحب بعرض عالی رسانیدہ باشد کہ از توجہ موجہ نورچشم در سلکِ غلامانِ آنجناب منسلک گشتہ و چند روز مشمول توجہات

---

[1] جیسا کہ اس فقرے سے ظاہر ہے مکتوب نگار "ضیاء الدین حسین" مولوی قلندر بخش کے والد ماجد ہوں گے جو حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے تھے۔ اور تھانیسر کے رہنے والے تھے۔

گشتہ، در توجہ اوّل گریۂ بسیار غالب ماند و بیاضے نمودار شد و در دیگر توجہات الوانِ مختلف بیاض و سواد و زرد فام و گُل ہائے زنگار رنگ نمودار شدہ و می شود و چند دفعہ رویائے عجائب و غرائب بمشاہدہ آمدہ این ہمہ را شکر یکے نمی تواند کرد ے

گر بر تنِ من زبان گردد ہر موی

یک شکر وے از ہزار نتوانم کرد

الحال رویائے الوان بدستور است۔ مفصل احوال غلام را نور چشم بعرضِ عالی رسانیدہ باشد۔ از فضل و کرم اُمیدوار است کہ تا حصولِ دولت آستانہ بوسی توجہ بحالِ غلام مبذول شود۔ و وقتِ حلقہ غلام ہم تحریکِ توجہ گردد۔ زیادہ ازین معروض داشتن حدِادب نہ بیند۔ زیادہ بندگی و نیاز و عجز و انکسار۔

۱۷

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ نیازمندان مدظلہٗ۔

ے آہ من العشق و حالاتہٖ　　احرق قلبی بحراراتہٖ

ما نظر العین الی غیرکم　　اقسم باللہ و آیاتہٖ

بعد ادائے مراسم نیاز و بندگی معروض می دارد۔ ے

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم　　توتیائے چشم سازم دم بدم

حالاتِ خود را سابق بعرض رسانیدہ و نورچشم میاں قلندربخش مفصل گزارش کردہ باشد۔ ازان جا آرزوی ملازمت سراسر سعادت از حد گزشتہ می گذرد۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بزودی میسر آرد، کہ آمد آمدِ ابدالی

خیلے در تردد انداختہ، عن قریب کہ بفضلہ سبحانہ ازین تشویش دلجمعی می گردد، خود را بحضوری رسانید، امیدوار است کہ فدوی را از آن خود تصور فرمودہ شود، غائبانہ مشرف باید داشت۔ دیگر شرح احوال موجب ملال است۔ زیادہ چہ گزارش رود۔ ظل عاطفت عالی مدام مستدام باد۔ آمین یارب العباد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

مکتوب منصب خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۲

قبلۂ جاودان، کعبۂ مریدان حضرت پیر و مرشد حقیقی سلمہ اللہ تعالیٰ

غلام فدویت نہاد منصب خان آداب تسلیمات و مراسم تعظیمات کہ شیوۂ غلامان خاک پاے بلکہ آئین سگان آستان جناب فیض مآب است معروض می دارد۔ از خدمت سراپا فیض و برکت مرخص شدہ، در لشکر رسیدہ صبح آن از موجودات فراغت حاصل نمودہ۔ و موجودات برادری ملان نامر تا حال نہ شدہ۔ غلام کہ ہر وقت و ہر ہنگام امیدوار توجہات و متوقع ادعیہ ذاکیہ بودہ سود و بہبود دارین دران میداند۔ امیدوار است کہ تا حصول قدمبوس بدعاے خیر یاد فرما باید بود۔ زیادہ معروض ندارد۔

از فدوی سراپا نیاز ملان محب اللہ تسلیمات و قدمبوس قبول باد۔

بخدمت ہمہ یاران از منصب خان سلام و نیاز برسد۔

مکتوب محمد وجیہ الدین بنام حضرت مظہرؒ

[وجیہ الدین نام کے ایک شخص کا ذکر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع ۱۳۰ مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) میں، جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہے، یوں کیا ہے: "کرام شخصے برشیخ وجیہ الدین صاحب عرف شیخ مٹھاؔ کہ بجاے برادر و فرزند فقیر اند و نیز با شما برادری دارند، دعوی کردہ۔ یقین است کہ آنچہ حق است بہ عمل خواہید آورد۔"]

۷۳

حضرت سلامت! آرزوی ادراک قدمبوس زیادہ ازانست کہ بہ تحریر درآید۔ از خدمت شریف مرخص شدہ، بہ مراد آباد رسیدہ، ہمدران ایام بہ آنولہ رفتم۔ والحال چند روز شدہ کہ باز بخانہ آمدہ ام۔ احوال حویلی سیدا صالت ‸محمود‸خان روبرو گذارش کردہ بودم و براے حویلی دیگر متصل آن کہ بہ پرسیدن مالک موقوف داشتہ بودم چون معلوم شد آن مکان خالی نمی شود۔ و یک حویلی دیگر خام متصل میر خیر علی ہست۔ مالک آن دربریلی ہست، اجازت آن و تعین کرایہ موقوف بر او است۔ لیکن بے ملاحظہ و پسند نہ گفتہ شدہ اگر مرضی شریف باشد باو گفتہ شود۔ یک دالان خام و کھپریل پیش دالان و صحن مناسب و دو حجرہ دارد و بیرون دروازہ احاطہ دیگر دارد کہ قابل بود و باش است و اگر درینجا صورت اقامت خواہد شد بتدریج زمین ہم میسر خواہد آمد کہ دران مکانے ساختہ شود۔ بہرحال تشریف فرمودن درین شہر سعادتے است کہ خدا میسر آرد

یک قند ارسال داشته، می رسد۔ پیش ازین زبانی شخصے متشیع شنیده بودم که کتاب جنة العالیه فی فضائل معاویہؓ تصنیف است از تصانیف شاه ولی اللہ صاحب۔ ہر چند قائل معتبر بود لیکن فقیر باصرار تمام تکذیب وے کرد، و بہ بعضے مقدمات کذب این خبر ذہن نشین وے کردم۔ طرفہ اتفاق است که در الوله عزیزے پیش راے بہادر سنگھ باز مذکور نموده فقیر بارے تکذیب وے ہم کرد۔ لیکن از بہادر جیو معلوم شد که کتاب مذکور دو مجلد ضخیم در شاہجهان آباد پیش من بہ بیع آمده بود فقیر گفت که پیش ازین در وجود این کتاب شک داشتم۔ حالا که وجود آن متحقق باشد، ظاہرا شیئی که فویلٌ للذین یکتبون الکتاب بایدیهم ثم یقولون ہذا من عندالله لیشتروا بہ ثمناً قلیلا گویا بیان حال آنها است برائے عداوت ایشان این ہمه درد سر بر خود کشیده باشد، و فضائل شخصے که جمیع محدثین انکار حدیث وارده در باب وے کرده اند و نسبت وضع و بطلان بآن کرده، این چنین عالم محدث چه گونه خواہد نوشت، محض افتراء و بہتان است۔ بنا بر اطلاع گذارش نمود که آن مخدوم ہم و مولوی ثناء اللہ صاحب ہم از تصنیفات ایشان بہ تفصیل مطلع اند۔ از حقیقت حال اطلاع باید فرمود۔ و بہادر جیو از کتاب مذکور بعض فقرات نقل می کردند که ازان کذب صریح معلوم می شد۔ بعض کلماتے که منسوب بہ نواصب است و سید یوسف علی خان ساکن رواری (ریواڑی ؟) ہم می گفتند که از دو سه معتبر چنین شنیده ام۔ زیاده چه عرض نماید۔

از خانصاحب محمد علی خان جیو و بنده محمد وجیه الدین بندگی التماس است۔

مکتوب اسد خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۴

می رساند کہ تا تحریر این عرضی نہم رمضان المبارک است۔ فدوی مع متعلقان و توابع از توجہ عالی متعالی بہ عافیت است و خیر صحت و سلامتی ذات عالی مسئول۔ از دیر رسیدن نوازش نامہ کہ مشعر بر عافیت مزاج اعتدال امتزاج طبیعت فدوی عقیدت سرشت بسیار متعلق است امیدوار است کہ بجواب آن سزاوار شود۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمدی و دولت النساء مع والدہ و نانی و ہمشیرہا اسم باسم کورنش می رسانند

عرضی

اسد خان

مکتوب برادرِ خواجہ فتح اللہ بنام حضرت مظہرؒ

۷۵

بعد بجا آوردن آداب قدمبوس بعرض می رساند امروز کہ تاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول است مع برادر گرامی قدر خواجہ فتح اللہ صاحب و نورچشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب بہ توجہ آن قبلہ قرین حمد و شکر است و خیریت مزاج مبارک لیل و نہار از جناب او سبحانہ مستدعی۔ احوال سراپا ملال خود را چہ شرح دہد کہ بقلم راست نمی آید۔ آنچہ از مکروہات زمانہ صدمات کشیدہ و می کشد۔ ہوش و حواس مطلق نماندہ کہ التماس

نماید. بعد مدت پنج سال نوازش نامه متضمن برین سانحهٔ جانگاه خواجه
کامیاب که حق تعالیٰ بیامرزد پرتو نزول افروخته از مطالعه آن حالتے
بردل طاری گشته که همه تاب و طاقت سلب گردید و عجب حیرانی لاحق
شد که آسمان و زمین در نظر تیره می نماید. باوجودیکه صعوباتِ زمانه از
چندے لاحق است که یک دفعه آسمان بر سر ریخته و مزهٔ زندگی هیچ نمانده
در چندے ایام زندگی را چار و ناچار که درین بے اختیار است خیلے بهمزگی
بسر برد که درین اثنا این سانحه ارقام شد. از دریافتِ آن
آنچه ایام زندگی تلخ کرد که برین زیستن خدا داند چه برمه گشت.
همت بجان کندن بسر خواهند شد. آن قبله گاهی درین مدت این غلام
را یاد نه فرمودند، هرگاه یاد فرمود این سانحه ارقام شد. ارقام فرمودن
این چه فائده داشت، چرا که اوشان تنها بودند، عیال و اطفال نه داشتند
که بنده ازین خبر رسیدن خبرگیران آنها می شدیم. پس فائده شدے
که پیش از مردن حالتِ مرگ معائنه گردید. درین ایام پیری که روز
به روز قویٰ ضعف افزونی دارد. علاوه صدماتِ زمانه همچو
شکسته آورده که هیچ باقی نه مانده، حق تعالیٰ به تصدقِ حضرات
ایمان سلامت برد. پس پارچهٔ کهنهٔ اوشان به کدام شیخے باید
داد، بنده چه خواهد کرد. و دو اشرفی که هستند به اطفالِ مرزا
فتح الله که خیلے در حالتِ افلاس گرفتار اند و بنده طاقت ندارد که
خبرگیر اوشان شود. اوشان را بعزیزے که مستحق اند و بکارِ اوشان
بیاید. غرض حواسِ تحریر نداشت که مفصل عرض می گردد. از مزاج
کل هردمان محل دیگر تردد لاحق شد. حق تعالیٰ شفاے کامل
عطا فرماید. نور چشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب قدمبوس
می نمایند.

مکتوب امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۶

بعرض قبلهٔ دوجهان، کعبهٔ جاودان سلمه الله تعالیٰ می رساند
فدوی خاک پای امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد بعد ادای آداب
کورنش و بندگی معروض می دارد - غلام احوال کارِ خیر عاجزه فتح محمد
که از قدیم واجب الرعایت عالی بود، در دار الخلافه بجناب عالی
مفصل معروض داشته بود - ارشاد شده بود که خاطر جمع دارد -
خدای تعالیٰ فضل خواهد کرد - چون غلامان سوای ذاتِ شریف
درین وقت ملجا و پشت پناهی ندارد و احوال غلامان این
است که بجهتِ نان و پارچه محنتِ کلّی دارد - بجز صبر و شکر علاجی
ندارد - از فضل و کرم عالی امیدوار است که بحال فدائیت و بندگیِ
فدویان نظر فرموده صرف عند الله دانسته این قدر توجه مبذول باید
فرمود که غلامان از کارِ عاجزه فراغت حاصل گردد - به دعاگوی عالی
مشغول باشد - واجب بود بعرض رسانید - زیاده حدّ ادب -
فدوی پیر محمد الحاج کورنش بجنابِ عالی می رساند -

عرضی

غلامان قدیمی امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد

مکتوب افضل بنام حضرت مظہرؒ

۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔ بجناب اقدس مقدس بندگان عالی حضرت مرزا صاحب وقبلہ خداوند خدائگان احقر افضل بعداداے آداب نیازمندی ہا وسلامہا معروض می دارد کہ ضعف مزاج حضرت قبلہ گاہی بہ دستور وتشنہ لبی این مشتاق روز بروز در ترقی حقوق ایشان نہ بدرجہ ثبت کہ ازین طرف درچنین وقت چشم پوشی کردہ جہت اکتساب سعادت بعالی خدمت رسد صرف در بودن خدمت ایشان ہزاران سعادتہاے دارین مندرج است۔ لہذا در پے حصول سعادتے از سعادت دیگر محروم ماندہ۔ انشاء اللہ العزیز ہمیں کہ اندک قوت بیاید وضعف برطرف شود۔ شرف اندوز عالی جناب می گردد۔ امید کہ غایت از توجہ مرحمت سامی ذخیرہ اندوز فیوضات گرد۔ باقی خیریت است۔ ومشتاقان منتظر قدوم میمنت لزوم اند۔ لالہ لچھمن سنگہ بہ بندہ ربط قدیم دارد۔ در کار خود یگانۂ روزگار است۔ بخدمت زانو نشینان آستانہ معلی خود را خواہد رسانید۔ امیدوارم کہ در حق مشارالیہ توجہ مرعی فرمودہ اگر درین نواح یکے بنو پسند بہتر، والا در پورب ہرکہ مناسب دانند براے نامبردہ قلمی فرمایند، وبندہ را بنوازند۔ حضرت قبلہ گاہی قدمبوس وسلام و محمد منیر وبرکت اللہ کورنشہا واندرون بجانہ

احقر و محمد منیر و بھولی آداب کنیزکانہ می رسانند، و میاں غلام رسول و غلام حسن نیز قدمبوس بعرض می رسانند۔

غالب است کہ نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان صاحب تشریف بردہ باشند، واگر درانجا باشند سلامہا مطالعہ فرمایند۔ یاران حلقہ نام بنام سلامہا مطالعہ باد، والسلام۔

بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلامہا مشتاقانہ التماس است

مکتوب نادعلی پسر شیخ غلام محمد بنام حضرت مظہرؒ

۷۸

بخدمت فیض درجت حضرت مرزا صاحب قبلہ دوجہانی مدظلہ العالی می رسانند۔ فقیر نادعلی پسر شیخ غلام محمد سمبہوری[1] آداب تسلیمات فدویانہ و کورنشات نیازمندانہ بجا آوردہ معروض می دارد۔ غلام مرتضیٰ خلف نیازمند ارادۂ طالب علمی می دارد و آن نصر الزمان سبب اوقات بہ تمام سرمایان است کہ در قصبۂ سمبہور[2] کسے بدرس نیز میسر نیست۔ لاچار شدہ آن قبلۂ حاجات را مربی و مشفق دانستہ بجناب عالی فرستادہ، یقین کہ مشرف خواہد شد۔ موقع ضرورت فائض البرکات آنست کہ یک خط سفارش میر کلو جیو عنایت فرمایند کہ میر کلو جیو جاگیر نمودہ در مدرسۂ خود سکونت دہند و یا در ببولی در مسجد خود دارند تا از توجہ سامی بندہ زادہ بمقصود خود برسد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

---

[1] ، [2] یہ "سمبھل پور" ہوگا۔ اس نام کا قصبہ ضلع بجنور (روہیل کھنڈ) میں ہے۔

مکتوبات والدِ محمد مرتضیٰ خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۹

بخدمت حضرت مرزا جان جانان صاحب مدظلہم و دام ارشادہم
عرض سلام بہ نیاز تمام قبول باد - تفصیل احوال اینجا در خط سید حشمت
خان صاحب[1] سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ ام ملحوظ نظر مبارک خواہد شد -
ازیں جہت مکرر بہ تحریر آن مصدع نگردید، دام ظلکم - از اندرون
بندگی می رساند -

برخورداران نام بنام خصوصاً محمد مرتضیٰ خان و والدہ اش
تسلیمات و کورنشات و شکرِ نسخہ عاسفہ بجا می آرند - عزیزے دیگر
تسلیمات معروض می دارد - از اندرون بہ اندرون دعا معلوم باد -
میاں کامو صاحب سلام مطالعہ نمایند - برادران در پٹنہ ملاقی شدہ
بودند - ایشان بسیار یاد می آمدند -
نصف محرم روانہ شد -

۸۰

غریب نواز سلامت - نوازش نامۂ فیض مشحون موسومہ
میاں غلام مصطفیٰ مرحمت فرمودہ بودند رسید و موجب افتخار
و مباہات گردید - دریں ولا میاں روح الامین جیو سمت وطنِ خود

---

[1] والد میر محمد معین - کلمات طیبات میں ان کے نام حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۵۹ ہے
نیز اسی مجموعے کے مکتوب ۶۴ میں بھی ان کا نام آتا ہے - اور مکتوب ۵۵ میں ان کے انتقال پر
تعزیتی کلمات ہیں -

رفته اند۔ ازین سبب عرض ملفوف نموده ارسال نکرده، نه زبانی میان غلام مصطفیٰ جیو آداب کورنش بعد نیاز بجا آوردند و میاں مرتضیٰ مع والده و همشیرهٔ خود کورنش و تسلیمات بجا می آرند۔

مکتوب همشیرهٔ خواجه بادشاه نقشبندی

بنام حضرت مظہرؒ

۸۱

حضرت پیر حقیقی و مرشد تحقیقی مدظلهٗ العالی حضرت مرزا صاحب جیو از طرف همشیره خواجه بادشاه نقشبندی بعد از عرض کورنش و بندگی فراوان معروض آنکه درین روز ها معلوم گردیده که حضرت تشریف شریف را طرف سنبهل فرموده اند خاطر متفکر گردید۔ حق سبحانهٗ و تعالیٰ از کرم و فضل خود بزود ترین اوقات باز بشهر حضرت را بیارد که نصرت ما مردم بیکسان از طمانیت ذاتِ آن حضرت بالکل است ۔ کیفیت این جانب بجناب عالی روشن است، خصوصاً درین روز ها تنگی و عسرت نهایت ملحق شده ۔ امید بر اخلاق کریمانه و مربیانه نموده برخوردار میر بهاء الدین را بخدمت ارسال داشته ۔ امید که توجه فرموده مبلغ ــــ این جانب از سرکارِ نواب ارشاد خان وصول کنانیده حوالهٔ برخوردار میر مذکور فرمایند۔ درین باب غور فرمودن ممد نیت بیکسان است و مشکور عند الله عند الرسول گردیدن است ۔ بجز بندگی چه عرض نماید۔

ہندو دوستوں اور معتقدوں کے مکتوبات

حضرت مظہرؒ کے نام

[حضرت مظہرؒ کے نام ان کے ہندو دوستوں اور معتقدوں کے گیارہ مکتوبات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ جُھنّو رام جیون، اور لبساون رائے بیدار کے والد کا لکھا ہوا ایک ایک مکتوب ہے۔ چھتر مل اور نانک چند کے دو دو اور مُرلی دھر کے تین مکتوبات ہیں، اور ایک مکتوب کے لکھنے والے کا نام نامعلوم ہے مگر اس کے مندرجات سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا حضرت مظہرؒ کا کوئی ہندو دوست اور عقیدت مند ہے۔ اور یہ مکتوب نامعلوم الاسم مکتوبات میں پہلا ہے، یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۹۲۔

اِن مکتوبات سے ظاہر ہے کہ لکھنے والے حضرت مظہرؒ سے عقیدت و اخلاص کا کیسا تعلق رکھتے تھے۔ جُھنّو رام نے تو بصراحت خود کو حضرت مظہر، کا جانِ نثار اور تربیت و پرورش یافتہ لکھ کر عقیدت ظاہر کی ہے۔ مرلی دھر کے مکتوبات سے بھی قلبی تعلق ظاہر ہے اور بڑی توقع کے ساتھ حضرت مظہر سے امداد کی درخواست بھی کی گئی ہے

حضرت مظہر پریشان حالوں کی مدد کے معاملے میں سب کے کام آتے تھے۔ چھتر مل کے ایک خط میں جو ڈاسنہ (ضلع میرٹھ) سے لکھا گیا ہے کمال اظہارِ عقیدت ہے، دوسرے خط میں شاہ درّانی کی آمد آمد کی خبر کی تصدیق و تفصیل چاہی گئی ہے۔ مرلی دھر کے ایک خط میں شاہ درّانی کے سرہند میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یہ دونوں مکتوبات ۱۱۷۸ھ کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ شاہ درّانی نے اپنے بلوچ حلیف امیر ناصر کے ساتھ مل کر پیش قدمی کی تھی اور شاہ سرہند میں داخل ہوا تھا[1]

ایک مکتوب میں بساون رائے بیدآر (یا بساون لال بیدآر) کا ذکر یوں آتا ہے "برخوردار بساون در امروہہ بعافیت است"۔ بساون رائے بیدآر حضرت مظہر کے شاگرد تھے۔ سفینۂ خوشگو میں ان کے بارے میں ہے کہ "بساون رائے بیدآر تخلص، شاگرد مرزا جانجاناں مظہر صاحب است تربیت و تخلص از جناب مرزا یافتہ، خیلے صاحب طبع رسا است۔ چندے بہ عظیم آباد پٹنہ ہمراہ دیوان صوبہ رفتہ والحال باز بہ دار الخلافہ مراجعت کردہ" (ص ۳۱۰)]۔

۱؎ دیکھیے "احمد شاہ درّانی" سید نصیر احمد جامعی، ص ۲۰۹ تا ۲۱۱

مکتوب چھنوّ رام بنام حضرت مظہرؒ

۸۲

قبلۂ خدائیگان کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمان کمترین عقیدت الیام
چھنوّ رام بعد اداے آداب بندگی و پرستندگی بجا آوردہ معروض
راے فیض پیرائے میگرداند از استماع نوید تشریف آوردن آن
خدائیگان در جہان آباد خاکسار را چندان نشاط و انبساط حاصل گردیدہ
کہ در تحریر و تقریر نمی آید۔ لیکن حیف صد حیف کہ آن حضرت قدر قدرت
از سرفراز نامۂ آگاہ فرمودہ سرفراز و ممتاز نہ فرمودند۔ این قدر
بے توجہی بر ہیچمدان جان سپاران نباید فرمود۔ آخر خود تربیت و
پرورش یافتۂ آن چمنستان ملک۔ چنان ہستند گر کہ دور ہستند۔
آئندہ از تفضلات کریمانہ امیدوار است کہ گاہ گاہ از سرفراز نامہ
سرفرازی فرمودہ باشند۔ زیادہ بندگی چہ جرأت نماید۔

مکتوب جیون بنام حضرت مظہرؒ

۸۳

حضرت صاحب خداوند نعمت سلامت
از کمترین خانزادان جیونؔ بعد اداے آداب بندگی و
پرستندگی معروض حاشیہ بوسان بساط فیض مناط میگرداند۔

غلام مع الخیر در بھکر رسید و از جدائی خدمت فیض درجت حالتے وارد بودہ کہ بر خدائے علیم یا بر آن قبلہ روشن خواہد بود۔ امیدوار کہ در حال این کثیر الاختلال بر توجہ ظاہری و باطنی فرمودہ ازین مخمصہ نجات بخشند و از جواب عرضی سربلند می فرمودہ باشند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

عرضی

غلام عقیدت پیوند جیون[1]

مکتوب والد لبساون رائے بنام حضرت مظہرؒ

۸۴

بعالی خدمت حضرت مرزا صاحب خدا آگاہ فیض رسان نیاز منداں

بعد ادائے مراتب نیازمندیہا و آرزوے ملاقاتہا معروض می دارد کہ مکرمت نامہ ورود کرامت فرمود، خاطر مشتاق را سرور بے اندازہ و فرحت بے شمار حصول نمود۔ حق سبحانہٗ جل شانہٗ باین خوبیہاے ذاتی و صفاتی سلامت دارد۔ ورود شریف درین مملکت باعث ترقیات طالبان خدا و موجب انبساط دوستان با صفا است۔ الحمد للہ والمنۃ کہ عذر مسموع شد، و معذوری ثابت۔ دل بندہ بملازمت سامی تپاکہا دارد* و پیام یاد فرما باشند۔ برخوردار لبساون در امروہہ بعافیت است، امیدوار دعا است۔ و متعلقان اینجا بخیریت اند۔ بخدمت نواب ارشاد خان صاحب سلام فرمایند والسلام۔

---

[1] مکتوب ۸۵ میں بھی جیون مل کا نام آرہا ہے۔ اس مکتوب میں چھبیل مل نے حضرت مظہر کو لکھا ہے کہ "از احوال خیر و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند"۔ واضح ہے کہ حضرت مظہر کے حلقۂ تعارف میں ایک "سید جیون" کا بھی ذکر آتا ہے جو طبقۂ عالیہ سے تعلق رکھتے ہیں (المور ...)

* حق سبحانہ سببی سازد کہ سعادت اندوز گردد امیدوار است آنحصول دولت حضور فیض گنجور از نامہ ... (ملفوظات طیبات)

مکتوبات چھتر مل بنام حضرت مظہرؒ

۸۵

حضرت پیر و مرشد سلامت - خاکسار سراپا انکسار چھتر مل که بے نصیب از حصول سعادت ملازمت حضرت است، آداب عقیدت و ارادت بجا آورده بعرض عالی متعالی می رساند - چندروز است که از سرفراز نامه با وجود ترسیل عرائض نیاز متواتر یاد آورده موجب کم طالعی خود دانست حق تعالی سایهٔ بلند پایهٔ آن حضرت را بر مفارق غلامان ممدود و مخلد داراد - قبلهٔ من! ہر چند خواستم که بجناب عالی مستفید شده حصول ملازمت سراسر سعادت کاید لاکن گذاشته آمدن کار اینجا را برخلاف بهایهٔ صاحبان صلاح وقت ندانسته، لاچار بتوقف پرداخته و یک ماه دیگر ہم فراغت سفر (میسر) نمی آید - انشاء الله تعالی دو چار روز باقی مانده ماه رمضان المبارک غلام بجناب عالی شرف اندوز خدمت می گردد - قبلهٔ من! از اخبارات مختلف، خبر آمد آمد شاه درانی به ضلع آن طرف سہرند بسیار شنیده می شود - آنچه احوال آن حدود بجناب عالی دریافت بود، به غلام اطلاع باید فرمود - زیاده حد ادب ندید -

از احوال خیر و عافیت لاله جیون مل اطلاع بخشند -

عرضی

غلام چھتر مل

۸۶

حضرت پیر و مرشد سلامت - فدوی چھتر مل آداب تسلیمات

بجا آوردہ بعرض عالی می رساند۔ سابق ازین دو دفعہ عرضی بہ جناب عالی ارسال یافتہ، از نظر مبارک گذشتہ باشد۔ لیکن از تشریف بردن بآن سمت عنایت نامہ متضمن خوشی مزاج مبارک صادر نہ شدہ، خیلے طبیعت منتظر و نگران است۔ و فدوی از یک ماہ (کمے؟) زیادہ، در داسنہ (ڈالنہ ضلع میرٹھ) استقامت دارد۔ اگر بجواب عریضہ سرفراز شود، نوازش نامہ بخدمت حضرت شاہ کمال صاحب در داسنہ شرف نفاذ می شدہ باشد۔ و فدوی را در ہر حال غلام خود تصور کردہ، از گوشۂ خاطر مبارک فراموش نباید فرمود۔ زیادہ حد ادب ندید۔ واجب بود لعرض رسانید۔

عرضی
غلام چہتر مل

مکتوبات نانک چند بنام حضرت مظہرؒ

۸۷

حضرت صاحب خداؤنگان، قبلۂ عالم و عالمیان سلامت
بعد تقدیم لوازم نیاز کہ طریقۂ نیازمندی و عبودیت است مشہود ضمیر منیر کہ آئینۂ جہان نما است می گرداند۔ والانامۂ سامی از روی عنایت عمیم نامزد خیر خواہ اصدار شدہ بود، شرف صدور ارزانی فرمود۔ از فضل و کرم عمیم گرامی خیرباد، خداوند تعالی آن خداؤنگان را دیرگاہ کرم فرمائے نیازمندان دارد۔ در مقدمہ مولوی ثناء اللہ جیو کہ مع علایق در آنجا آمدہ اند سمت تحریر

یافته بود سعادت اطلاع گشت - بر طبق ارقام شریف خط محمد روشن در مقدمهٔ دادن یومیه بلا قصور و ماه به ماه بنام گماشتگان مشار الیه نویسانده بخدمت ابلاغ داشته می رسند - مسطور خلیفه فیض الله در خدمت سامی حاضر اند - مبلغ در ماهه مولوی از مشار الیه گرفته حال وصول کرده مال روپیه های دو اوشان باید کرد که خلیفه معز الله زود بایصال رسانیده خواهد داد - زیاده از فضل و کرم گرامی که بحال این احقر مبذول است بند و لبست بایراد عنایت نامجات سامی که ذریعهٔ سعادت و مفاخرت است معزز و ممتاز می شده باشند زیاده چه برطرازد - ظلکم ممدود باد آمین برب العباد - فدوی نانک چند تسلیمات می رساند -

۸۸

فدوی نانک چند عرض می رساند - غلام تراب الاقدام خلیفه فیض الله سر به سجود نهاده تسلیمات غلامی معتکفان حضور فیض گنجور می رساند و انشاء الله العزیز فردا پس فردا قدمبوس خواهد شد و محمد خان و محمد شاکر نیز کورنشات غلامانه بعرض می رساند بوعده معدوده می رسند - و غلام محمد بریکی نیز تسلیمات می رساند و بخدمت نواب صاحب مهربان راجه صلابت الدوله بهادر تسلیمات برسد و یاران طریقه که سعادت مند اند سلام بعد شوق مطالعه باشند - زیاده -

۸۹

حضرت شاہ صاحب وقبلہ فیاض زمان سلامت۔
بندہ مُرلی دھر بعد ادائے آداب تسلیمات وکورنشات کہ طریقۂ نیازمندان عقیدت کیش است معروض رائے بیضا ضیائے میگرداند تا امروز کہ روز دوشنبہ نہم رمضان است بندہ بخیریت مع متعلقان در سرائے ہندوان استقامت دارد، و دربارۂ قدوم فیض لزوم متجلی او سبحانہٗ تعالیٰ سببے سازد کہ نوعے دولت قدمبوسی حاصل گردد و تکلیفات کہ از عدم روزگار آنچہ می گذرد قابلِ تحریر نماندہ و علاوۂ آن آنچہ شبانہ روز از تفکرہا برحال است۔
چہ عرض نماید۔ حالتِ جان کندنی است مگر از فضلِ او امید است کہ شاید باین تن مردہ باز ہم جانے تازہ بخشند والاّ مانندِ آبرو بہ نوعے بہ نظر نمی آید ؎

مائیم پُرگناہ، تو دریائے رحمتی جائیکہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

قبلۂ من! علاوہ این ہمہ تفکرہا خبرے رسیدہ کہ شاہ درّانی داخلِ سرہند شدند، از استماع این جان در قالب نماندہ۔ یقین است کہ بآن خداوند خبرے معتبر خواہد بود۔ اُمیدوار است کہ بہ غلام مفصل اطلاع باید بخشید کہ چگونہ است۔ اگر ہمچنیں باشد، مردمان را ازینجا برداشتہ جائے دیگر بُردہ شود۔ زیادہ بجز بندگی نیاز چہ عرض نماید۔ میاں پیر علی صاحب بندگی مطالعہ نمایند۔ بھیہ (بھیّا) حکومت رائے برادر رام پرشاد کورنش می رسانند امید قبول۔

عرضے
غلام مرلی دھر

۹۰

دستگیر درماندگان واے سرمایۂ بیکسان سلامت

کمترین غلامان حلقہ بگوش مربی دھر بعد آرزوی قدمبوسی معروض می دارد کہ عرصہ شش ماہ است از لشکر بادشاہ رسیدہ، نوکری غلام گسستہ، باز در بندرابن بخانۂ خود رسیدہ، و درین عرصہ آنچہ شرطِ تلاش است درینجا کردہ شد لیکن ہیچ بہ ظہور نیامد۔ ناچار بخانۂ خود نشستہ و نظر بر فضل او تعالیٰ داشتہ۔ قبلۂ من! حالا حالتِ تباہی بہ نظر می آید کہ نزدیک رسیدہ است و برا اسبابِ ظاہر ہرگز نمی بینم کہ آبرو بماند۔ خدا را مدد و دستگیری کنید۔ و حالا اسباب یک روپیہ بخانہ نماندہ و دخل یک حبہ نے، و خرج روز مرہ می آید۔ درین باب آنچہ ازین تفکر می گذرد، بجز ذاتِ او سبحانہ، تعالیٰ کسے نمی داند۔ قبلۂ من! غلام را بجز ذاتِ عالی کسے تکیہ و پناہے نیست۔ ناچار شدہ بعالی خدمت باز معروض داشتہ کہ این وقت دستگیری است والا حالا آبروے غلام مفت از دست می رود، و غلام بہ ارشاد عالی بہ عالی خدمت می رسد۔ اگر آنجا یک روپیہ روز را ہم روزگارِ غلام بشود، غلام را یاد فرمائید کہ در خدمت برسد، و از براے خدا عنداللہ نظر توجہ در حق غلام مبذول داشتہ کہ ازین تکلیفات رہائی یابم۔ قبلۂ من! غلام در حالت نزع احوال خود بعالی خدمت گذارش نمودہ است، نوعے بمزاج عالی گرانی نگذرد و باز ہرگز باین بے حیابانہ معروض نخواہد داشت و دیگر تا حالتِ تحریر بہمہ وجوہ خیریتہا است۔ زیادہ حد ادب

تذیہ۔ در خدمت والدہ صاحبہ و قبلہ کورنش می رساند۔

امیدوار است کہ عنایت در جواب عریضۂ نیاز بدست دارندۂ عریضۂ نیاز مرحمت باید فرمود کہ بغلام برسد۔

عرضی

فدوی مرلی دھر

۹۱

قبلۂ حاجات، کعبۂ مرادات، فیاض زمان دستگیر درماندگان سلامت

کمترین غلامان حلقہ بگوش مرلیدھر بعد آرزوی قدمبوسی کہ حدے و نہایتے ندارد مکشوف رائے ضیا ضیاے می گرداند۔ امروز کہ روز جمعہ تاریخ سیوم جمادی الثانی است، غلام در الوجہ کہ از خورجہ ششش کروہ است بخیریت رسیدہ است، و در یاد قدمبوسی آن ذات فائض البرکات مشتغل۔ اگرچہ این دولت و نعمت در خاطر این غلام میسر نیست۔ لیکن روز و شب در دھیان این چشمان را بران قدمہا می ساید و شکرہا بجای آرد و ہمین آرزو است کہ روزے او سبحانہ تعالی این دولت و نعمت زود نصیب کند کہ ازین کش مکش زمانہ توقع زندگی ہم از دست رفتہ، بارے بہر حال شکر است ؎

راضی برضاے دوست می باید بود + در ہرچہ رضاے اوست می باید بود

امید از ذات فائض البرکات آن دارم کہ قلم عفو بر گناہ ہم کشیدہ ہمارہ توجہ دلی در حق غلام مبذول می شدہ باشد کہ درین صورت توقع بہبودی دو جہان است۔ و قبلۂ من! بندہ حال سخت ناچار شدہ از خانہ برآمدہ است، اسپ سواری کہ بود قرض خواہان گرفتند۔ ناچار بہر صورت

کہ شدہ از خانہ برآمدہ ام و ارادہ لشکر نواب نجیب الدولہ بہادر دارم او سبحانہ تعالے فضل فرماید و دستگیری کند کہ آبرو بماند، و الّا آنہ یا قسمت ۔ و عنایت نامی کہ بدست برادر شام لعل مرحمت فرمودہ بودند ورود فرمود معزز و منور ساخت ؎

عنایت نامہ را چون بر کشادم + گہے بر دیدہ گہ بر سر نہادم

او سبحانہ تعالے آن ذاتِ فیاض زمان را باین نوازشہا دیرگاہ بر سر ما غلامان سلامت باکرامت نگاہ دارد کہ ہمین آرزو ست۔ زیادہ نیاز و بندگی ۔ در خدمت والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ کورنش نیاز قبول باد در خدمت میاں پیر علی صاحب بندگی ۔

عرضے

کمترین غلامان مرلی دھر

مکتوباتِ نامعلوم بنام حضرت مظہرؒ

۹۲

حضرت صاحب و قبلهٔ خدا آگاهان، کعبهٔ دوجهان سلمه الرحمٰن
بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی معروض رائے عالی گردانیده
می آید. نوازش نامهٔ عنایت آمود مع چند عدد سیپاری و سرهای سنبل
که از راه خانه زاد پروری عنایت شده بود، بوصیله حقیقت
ثمر دعوی مماح که در حسم سعی صدرا کسب (کذا) پیدا می کند
شرف ورود فرموده معزز و ممتاز نمود. آداب تسلیمات این
عنایات بے غایات بجناب فیض مآب باریابان حضور کرم ظهور
می رساند، قبول افتد. خداوند من! درین مدت سوائے ذات والا
صفات همه عالم دنیا را اسیر نمودم و آنکه حقیقت راے بار بار
می گوید که بخدمت این خانه زاد حاضر شوم، درین جا آمده، چه خواهد
کرد. امیدوار فضل و کرم آنست که بوجهے مشار الیه را ازین ارادهٔ
خام باز دارند. اگر از ارشاد آن حضرت صاحب قدر قدرت نامبرده
باز می ایستد، از ادائے شکر این بر نخواهد آمد. امّا چنان نشود
که هنگامه برپا گردد. چنانچه که حضرت صاحب دو ماه (قبل) این مرد که را باز

داشتند، ہمان قسم باید داشت لالہ صاحب مرحوم لالہ امرناتھ ازین واقف ہستند و نادان (نالان) اند و نام عمار (کذا) را می دانند، از نامبردہ ہیچ مذاکرہ نکنند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

۹۳

میرزا صاحب مہربان قدردان سلامت ۔ مدتہا گذشت کہ دل برای استماع خیر خیریت نگرانیہا دارد۔ ہر چند سدہای راہ عذر خواہ است لیکن دل مشتاق عذر پذیر نمی باشد۔ او سبحانہ، تعالیٰ ذات سامی را سلامت باکرامت دارد کہ جہان آباد نزد ما معمور است۔ از نور الہدیٰ و نور العلیٰ و نور المصطفیٰ آداب نیاز قبول فرمایند ہر کدام متاہل و صاحب اولاد است۔ نور الہدیٰ کہ فیضِ نظرِ شریف در یافتہ، در مراتب علوم نقلی و عقلی و در لقاوت و لقاوت بالغ بمبلغ الرجال است و گوشۂ چشمے سوے دل ہم دارد۔ نور العلیٰ شرح تجرید و حاشیہ قدیم مع لوازم و مصالح برد۔ نور الہدیٰ باستعداد برافقت جماعۃ از طلبہ می خواند۔ نور المصطفیٰ بغایت خام ماند، از شرح ملا شرح وقایہ ترقی نمی کند۔ دعا فرمایند کہ او سبحانہ، تعالیٰ ہمہ را جامع مراتب ظاہر و باطن کند۔ اگر کسے از اصحاب کہ فقیر را دیدہ باشد و زمانہ فرصتی او را دادہ باشد سلام او را رسانند۔

و از اہلِ بیت بہ اہلِ بیت سلام رسانند و بر تفصیل احوال اطلاع بخشند۔

زیادہ از شوق چہ نگارد۔ والسلام ۔

۹۴

صاحب مہربان میرزا جانجانان جیو انمولی الاعز الدائی الی الخیر خلاصۃ الارواح، نیر المشکوٰۃ والزجاجۃ والمصباح، شمس الحق والدین نورالله فی الاولین والاخرین سلامت، بعد تمنائے دریافت سعادت قدموس وبندگی مکشوف ضمیر انور می گرداند - احوال بفضلہ مقرون شکر و سلامتی ذات والا مطلوب، از روزیکہ ازینجا تشریف بردہ اند، دل بے اختیار مشتاق است - ایزد تقدس وتعالی فضل خود فرماید - اگرچہ دل فدوی بندہ بحصول دولت صحبت بزرگان می خواہد لیکن علاقہ دنیا نمی گذرد - اکثر بخاطر می گذرد کہ دامن از دنیا برافشاند - درین مقدمہ صلاح محمد افضل ہرچہ اقتضاد فرمایند - اگرما خود عندالله نشود، ارادہ است، ہرچہ ارشاد شود، از دوست نشان دار عارف خان و اخوند جیو وصاحبان دیگر ہمراہ صاحبے آمدہ بودند اسم آن فراموش شدہ، بخدمت آن سلام نیاز موصول باد - زیادہ بندگی -

۹۵

بجناب ارشاد مآب، قبلۂ اہل تحقیق وکعبۂ صاحب تدقیق بعد تقدیم مراسم نیاز و آرزومندی معروض می دارد عریضۂ نیاز مشتمل احوال خود مصحوب تیمر خان از آشنایان میان محمد افضل تحریر نمودہ بود، شاید بجناب عالی نہ رسیدہ باشد - از استماع خبر میمنت اثر قدوم مسرت لزوم مسرت فراوان ونشاط بے پایان

رو نمود۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً طیباً کثیراً۔ درین ولا اکرام اللہ را در زیرِ بغل دُنبل شدید پیدا ست کہ سببِ آن تپ دارد و در خانۂ او نیز بیماریٔ تپ است، لہذا مقصر ماند، والّا قدم را از سر ساختہ بخدمت می رسید۔ وانشاء اللہ تعالیٰ اگر صحت دست می دہد بجناب فیض مآب خواہد رسید۔ داین خادم دیرینہ را روز بروز انحطاطِ قوت است و ضعف و ناتوانی بیشتر، و اسباب سواری میسر نیست، ولے آرزوے قدمبوس بسیار دارد۔ اگر آمدن امروزِ ارادۂ عالی باشد، اگر سواری آنجا مستعار بہم رسد، بہ سعادت قدمبوس مشرف گردد۔ میان جلال الدین حکیم در فضلِ ذکرِ جہر رسالہ نوشتہ، آن را فقیر ملاحظہ کردہ کہ در تحریرِ حدیث غلطی نمودہ است و در فضلِ ذکرِ جہر ادعاے محض کردہ است، و طعن در پردہ بہ میان محمد اعظم قدس سرہٗ[1] نمودہ، بلکہ بجناب حضرت مجدد[2] نیز۔ لہذا فقیر رسالہ در فضلِ ذکرِ خفی کہ از تفاسیر بیضاوی و عمدہ و نیشاپوری و جلالین و بحرِ مواج و مدارک و تفسیرِ حُسینی و غُنیۃ الطالبین و رشحات استنباط نمودہ، قریب دو جزء تحریر کردہ، جزء اوّل بجنابِ عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند۔ اکرام اللہ و مکھو و جکھو و فرحت اللہ و ہمہ مردمانِ خانہ بندگی می رسانند۔ و سیاہی و قلم و کاغذ بسیار ناکارہ است، قابلِ تحریر نبود۔

---

[1] شیخ محمد اعظم خلیفہ حضرت حاجی محمد افضل رح۔ مزار شیخ محمد اعظم رح در بلدہ گجرانوالہ (گجرات) است۔ دیکھیے مقامات مظہری ص ۲۵

۹۶

بجناب ارشاد مآب........ غلام بمعہ متعلقان بتوجہات آنقبلہ بعافیت است۔ و سلامت ذات فائض البرکات بر مفارق ما غلامان مسئول ازجناب او سبحانہ تعالیٰ می نماید۔ غلام متعلقان را درین مقام آوردہ است، و خود تمام روز در دیوان خانہ نشستہ می ماند۔ یاران طریق ہر دو وقت می آیند، توجہ ذکور و اناث از بست زیادہ می شود و گاہے قریب سی ہم شود۔ و چار پنج شش ہم می شود۔ و امروز نہ روز شدہ کہ نواب صاحب و میاں ظفر علی خان صاحب و ارشد خان صاحب و دیگر اعزہ از پسران و متعلقان نواب صاحب بہ بسولی تشریف بردہ اند۔ خبر است کہ در دو سہ روز خواہند آمد۔ و روشن خان در شتابے داری در ماہہ چیزے تکاسل می نمود۔ لہذا غلام مقرر نمود کہ ہر روز گرفتہ باشد چنانچہ آن قبلہ ہم ہمیں طور ارشاد می فرمودند۔ بہ برکت توجہات آنقبلہ حق سبحانہ تعالیٰ در معاد و معاش غلام برکت عطا فرماید۔ آمین۔ اخون روزے در آوردن زر یومیہ و دیگر امور غلام بسیار سعی می نماید۔ امید وار تفضلات است، و دیگر ہمہ یاران طریقہ بہ غلام اخلاص می نمایند و دیر شد کہ بورود عنایت نامہ و اطلاع اخبار عافیت آثار آن خداوند اطمینان نیافتہ، و دیگر ہمہ عافیت است۔

احمد سعید

اللہ.........

۹۷

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ و لطفہ

بعد عرض نیاز می رساند کہ حق شیخ محمد عظیم در مقدمۂ حویلی ثابت شد کہ میر حمزه وغیره بحضور سامی ادای شهادت کردند۔ لیکن تا حال بحق خود نہ رسیدند۔ اگر توجہ سامی بلیغ بحال ایشان مبذول شود۔ در اندک توجہ کامیاب می شوند، و در سهولت طرف ثانی کہ جماعۂ کثیر از نهایت گمراه می شوند۔ اولاً بمحب الله خان نگاشتہ شود کہ تا واقف حمایت آنها نسازد و این مقدمہ را بعلماء سپرد نماید۔ ہرچہ بموجب شرع شریف انفصال شود، طرفین اطاعت سازند۔ محمد خان و خلیفہ شیخ فیض الله درین باب بتوجہ سامی ممد و معاون بدل وجان شوند...... اسلوب خواهد شد۔ و آنچہ زبانی مرزا اسدالله بیگ صاحب گذارش سازند، متوجہ شده باید شنید و قبول فرمایند۔

۹۸

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ و لطفہ

بعد عرض سلام نیاز گذارش می سازد. شیخ محمد عظیم وغیره آباری کہ وطن قدیم در سنبهل می دارند چنانچہ حویلی جد ایشان در چودهری سرای مقرر است و از مدت مستغاثی اند، کسی بحق نمی رساند۔ الحال کہ قدوم میمنت لزوم باتفاقات حسنہ واقع شده، امید قویست کہ بتوجہ سامی بحق خود برسند۔ البتہ توجہ فرموده بود لیکن چون توقف بجد نتوان رسانید بحضور گوهربار سفیران شهر بہ سمت میدان رفتہ و حضرت قبلہ گاهی مرحوم و مغفور در حق ایشان توجہ فرموده

بود، تاحال بانصرام نه رسیده، گویا بر توجه عالی موقوف بود وکلمه از زبان مبارک به محمد خان صاحب و خلیفه فیض الله جیو فرموده دهند - انشاء الله تعالیٰ حق بحقدار خواهد رسید- وازین مقدمه نواب صاحب نواب ارشاد خان صاحب، امام الدین احمد خان صاحب خوب وجه مطلع اند، مفصلاً گذارش خواهند ساخت، بعرض قبول افتد- زیاده حد ادب- بخدمت ملزمان خدمت شریف سلام شوق مطالعه باد-

۹۹

حضرت سلامت

عنایت نامه چهرهٔ وصول افروخت و باطلاع خیریت مزاج شریف مسرتها اندوخت- شفقت نامه که سابقاً اصدار شده بفقیر نه رسیده قدوم میمنت لزوم درین حدود باعث جمعیت و اطمینان باطن گشت که تا تشریف داشتن درین ضلع هرچند دولت حضور میسر نیست لیکن جمعیتے حاصل وقت می شود که جز بزبانِ ذوق املاے آن ممکن نیست- بعضے از اعزه که بکریمه (آیت) وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيْئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ه درشان امثال این ها وارداست انچه اظهار کرده باشند از پاک طینتی آن ها دور نیست

اصل آنست که شفقت سامی بحال بے حال می بینند، حسد بران می دارد که چنین امور ظاهر سازند تا مگر غبار فتنه ایشان حجاب ه ائی خاطرها گردد- مخدوم من! محبتے که براے امور دنیاوی باشد وقوع زیادت و نقصان دران ظاهر است، و خلتے که براے آخرت بود انقطاع بل عدم زیادت آن ناممکن- وهرچند روایت را اثرے

می باشد لیکن (آیت) کریمۂ یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا روایت فاسق را کہ فسق وے منصوص کلام مجید است، از درجۂ اعتبار ساقط می گرداند۔ سخن از دائرہ ادب بیرون رفت، لیکن حدیث اِنّ لصاحب الحق مقالاً عذرخواہ من است۔ بہرحال امیدوار عفوم۔
اجازت نامہ عنایت باید فرمود و اسناد از شاہجہان آباد مرحمت خواہد شد زیادہ حد ادب۔ خان عزیز از جان محمد فقیہ الدین خان سلام التماس می دارند و محمد علی خان صاحب نیز۔ حافظ طیب کہ در سلسلہ داخل شدہ بود، سلام نیاز معروض می دارد۔

۱۰۰

ہوالغنی

حضرت سلامت! بعد ادائے آداب بندگی و قدمبوس کہ شیوۂ نیازمندان است، بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند- این احقر العباد از فضلِ او سبحانہ جل شانہ تا الی یوم مع متعلقان و متوسلان بہمہ وجوہ خیریت دارد و خیریتِ ذات عالی صفات شب و روز مطلوب و مرغوب است۔ شاہ ابوالفتح صاحب سلمہ ربہ عریضۂ بجناب عالی متعالی ہمراہ عرضی فقیر فرستادہ اند۔ توقع ازان جناب است کہ جواب عریضہ ایشان قلمی فرمایند کہ از قلمی فرمودن دوستی کہنہ نو می شود ومدتہائے مدید گذشت کہ از توجہ گوشۂ خاطر عالی یاد نفرمودہ اند کہ از دیدن عنایت نامہ مشکین شمامہ اطمینان خاطر ازان متصور است و یاد آوری ہیچو منِ عاصی غرق معاصی باعث افتخار و سرفرازی ہر دو جہان است۔ حق تعالیٰ ذات عالی صفات را برما بیکسان دیرگاہ سلامت دارد، بصدقۂ حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۱

باسمہ سبحانہٗ

حضرت سلامت!

ادائے آداب بندگی و تسلیمات و آرزوے قدمبوس والا بجا آوردہ، بجناب عالی متعالی می رساند کہ این احقر بتاریخ سیزدہم جمادی الاولیٰ بخانہ رسیدہ وانشاءاللہ تعالیٰ تیاری اسباب سرانجام نمودہ بسعادت قدمبوس والا می رسد۔ ممتازی و سرفرازی ہر دو جہان حق سبحانہٗ جل شانہٗ بزودی نصیب کناد۔ پیشتر احقر العباد از بیلی بھیت عریضۂ شاہ ابوالفتح بخدمت فیض اللہ خان صاحب سلمہ ربہٗ فرستادہ بود، ایشان ہمراہ عریضۂ خود مصحوب قاصد سرکار والد بزرگوار خود روانہ نمودہ اند و بعدہ دریافت گردید کہ آنحضرت در سنبھل تشریف فرما شدہ اند۔ باید دید کہ آن قاصد بجناب عالی می رسد یا نہ۔ حالا باز زیرک آدم سرکار خود روانہ کردند۔ این احقر نیز عرضی نمودہ ہمراہ عریضۂ خان صاحب مذکور ارسال داشتہ، امید کہ بنظر مبارک خواہد گذرانید۔ تمنائے قدمبوس عالی از احاطۂ تحریر بیرون است۔ تاکجا نویسد۔ زبان قلم جوابم داست۔ آنہم قاصر البیان افتاد۔ پس بہ تحریر و تقریر نمی رسید۔ آخر الامر از درگاہ مجیب الدعوات دعاے قدمبوس والا کہ مسرت افزاے ہوش و گوش است، و سعادت دارین دران ہویدا ست۔ بہ نصیب کم نصیبان مدام نصیب کناد۔ زیادہ زیادہ بندگی و قدمبوس عالی معروض باد۔ حضرت والدہ صاحبہ می رسانید و از خادم حسین نیز قبول باد۔

۱۰۲

حضرت سلامت۔

پس از ابراز تمنائے ادراک سعادت قدمبوس شریف کہ شریف ترین متمنیات است بعرض می رساند۔ باستماع نوید قدوم میمنت لزوم دریں ضلع کمال خورسندی حاصل شدہ، انشاء اللہ تعالیٰ دولت حضور ہم میسر خواہد آمد۔ از احوال خیر اشتمال صحت مزاج وہاج اطلاع باید فرمود۔ و اسناد ہفت کتاب بیضاوی و مدارک و جلالین و مشکوٰۃ و حصن حصین و عوارف و شمائل ترمذی کہ اجازت آں فرمودہ بودند اگر ہمراہ آمدہ باشد نقل فرمودہ عنایت شود۔ زیادہ عرض آرزو۔ و برائے میاں اکرام اللہ کہ ایما شدہ بود فرمودۂ شریف بجا آوردن سعادت، علاوہ این مرد بشمول کمالات محلی و یکجا بودن این چنیں اشخاص مغتنم۔ لیکن بسمع مبارک رسیدہ باشد کہ دریں ایام در سرکار رئیس این ملک تغیر و تبدیلی در سپاہ ماند وہنوز ہست، فرصت گفتن برائے کسے نبود ازیں سبب تاخیر واقع شد۔ فقیر بایشان گفتہ است، ہمیں کہ وقت یافتم برائے ایشان می گویم زیادہ نیاز۔[۱]

از بندہ محمد فقیہ الدین بندگی التماس است۔ تشریف فرمودن بمراد آباد، رفتن خانصاحب قبلہ در سنبھل بخدمت شریف، و محروم ماندن بندہ ہر دو مرتبہ از دریافت و برکت ملازمت بوجہے کمال تاسف و محمول بر کم سعادتی خود گردید۔ او سبحانہ، سببے سازد کہ تلافی آں بوجہ احسن تواند شد۔

---

[۱] یہاں تک مکتوب، ناتعلوم الاسم مکتوب نگار کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد بطور پس نوشت محمد فقیہ الدین کی طرف سے کچھ چند سطریں ہیں۔

۱۰۳

حضرت سلامت! بعد عرض کورنش بعرض اقدس می رساند۔
للہ الحمد تا تحریر که پنجم ماه است احوال غلامان مقرون بحمد است وصحت و سلامتی آنجناب روز و شب مطلوب۔ سابق احوال خود را مفصل بعرض رسانیده، دریں ولا امروز که پنجم ماه است جناب عالی غلام را در سواری طلب فرموده خبرے ارشاد کرده، پیش یک درویش برائے جواب سوال فرستادند۔ ازینجا هرگاه آمدم۔ باز طلبیده، مقدمهٔ آنجا را مفصل شنیدند، و وقتِ شام پیش نواب احمد خان برائے کارے فرستاده بودند بلکه ازانجا چیزے حصول هم شد، و درظاهر هیچ ملالت جناب عالی با غلام ازو قدرے ندارند چون سفارش غلام از هیچ کس نخواسته بود، خود بخود این تفصیل شد۔ ازین جهت معلوم می شود که از باطن هم صاف باشند۔ این همه را از تفضل آنجناب دانسته، آداب از صدقِ دل بجامی آورد۔ او سبحانه، جناب عالی را دیرگاه برسر غلامان سلامت دارد۔ آمین یارب العالمین۔ احوال غلام امام بدستور است۔ آمد و رفت دربار موقوف است، بلکه هیچ کس ....

- - - - - - - - - - - -

همه مردم اینجا خورد و کلان عرض کورنش می رسانند، قبول باد۔

۱۰۴

باسمه سبحانه،

حضرت سلامت! بعد ادائے آداب بندگی و قدمبوس بجا آورده

بجناب عالی متعالی می رساند که رسیدنِ احقر از سبب بے اسبابی برما میسر نشد۔ انشاءاللہ تعالیٰ که آنحضرت بدہلی تشریف برند در سنبھل والا در شاہجہان آباد خود را البتہ البتہ خواہد رسانید۔ عنایت نامۂ عالی که بنام شاہ ابوالفتح صاحب قلمی فرمودہ بودند روانہ کردہ شد، و مولوی عبدالرزاق نیز رقعہ نوشتہ فرستادہ است۔ باقی مختار اند۔ شش ماہ شدہ که از خانۂ حافظ رحمت خان دامے درمے نیافتہ است۔ درین شش ماہہ چہار ماہہ در برسات ضبط نمودہ، و دو ماہ شدہ چاکری نو صحیح کردہ اند، تصدیق تیار نشدہ، ازین سبب تصدیع خرچ بسیار است۔ این تکلیفات باعث کم سعادتی شدہ۔

افسوس صد ہزار افسوس، قدمبوس میسر نشد۔ حق تعالیٰ بزودی قدمبوس عالی نصیب کم نصیب کناد۔ در وقت روانگی نوشتہ بشد، کمی زیادتی الفاظ معاف فرمایند۔ زیادہ زیادہ آرزوے قدمبوس است۔ درخدمت نواب صاحب سلام بااشتیاق رسانند۔ بخدمت میاں علی نظر ولی نظر وغیرہ صاحبان سلام دعا خوانند۔

۱۰۵

حضرت سلامت! منگنی ہمشیرہ زادی این عاصی که با میر بہرہ مند شاہ جیو شدہ، میر معز اللہ برائے فروختن اسپ خود دران اطراف ہا می رسند۔ حسب قسمت شاید در بلدۂ سنبھل ہم برسند احیاناً امرے رجوع نمایند، تفضل بہ دل

خواهند فرمود که در حق این سراپا معاصی خواهد بود۔ زیاده بندگی
قبول باد۔ مردم محل وغیره همه بخیریت اند خاطر مبارک جمع فرمایند
و برای ملازمت که در خدمت شریف یرسند تفضل خواهند فرمود۔

۱۰۶

حضرت سلامت! بعد تشریف بردن حضرت بسمت
سنبهل بحسب آبشخور به بهانهٔ تلاش روزگار در فراق یار
بایں دیار رسیدم۔ اگرچه در لکهنؤ بسعادت ملاقات این خاکسار
مسرور گردیدم و او هم هرچند بخاطر داریها که زائد التحریر و التقریر است
پرداخته، برفاقت خود بجد شد، لاکن بحسب قسمت بخاطر
ناقص و نافهم نرسید۔ و رفاقت اوشان که در هر صورت رفاقت من
بود اتفاق نشد و نیز بر طبق ارشاد تن برفاقت معدن مروت
و اتحاد میرزا بندے علی خان نداد۔ الحال که این جا در هر صورت
خفگی ها عاید حال است۔ لاچار خود را بدیار بنگالا خواهم کشید، یا بسبب
کشش حضرت بقدمبوس خواهم رسانید۔ بندگی آشنایان و خویشان
زمان که دیدن صورت ایشان نقصان جان زیان بیگمان است و حالتی
که تا این دم گذشت، اگر اتفاق شد در خدمت رسیده بعرض خواهم
رسانید۔ درین دیار بقول حضرت ؎

اگر از پا در آیم هیچ کس دستم نمی گیرد
بمرگ من کسے جز بیکسی ماتم نمی گیرد

پس ازیں دیار بیگانه رخت اقامت خود را بسمتے کشیدن صلاح
می دانم و نیز در پنجهٔ دیگر ظالمے گرفتار شده ام۔ خدا حافظ و ناصر است

دعائے درحق این درد مندفرور است و تا حصول دولت قدمبوس، اگر بعنایت عنایت نامہ دعائے خیر یاد باید فرمود، و غلام صمیم و قدیم انگاشت و بے حصول قدمبوس خاطرفاتر مردد می باشد۔ زیادہ حدادب ندید۔

در صورت صدق تشریف بردن نواب قاسم علی خان بہ دارالخلافہ شاہجہان آباد و نگاہداشت مرحوم شرقاً و غرباً؛ اگر بنا بر پرداخت غلام کہ در ہر حال مرکوز منظور خاطر مبارک است، بہ نواب صاحب معزالله مذکور درمیانِ دورہ پروانہ طلب باشد۔ شاید دولت قدمبوس کہ در ہر حال مدعا است، میسر آید۔ چندے دیگر در بندگی صرف کردہ شود۔ آرزوے خود این است کہ اگر مردن ہم در پائے حضرت میسر آید، عزت وسعادت است

۱۰۷

حضرت سلامت!

تمنائے حصول سعادت قدمبوس زیادہ بر آنست کہ عرض نماید او سبحانہ، زود میسر آرد۔ از روز تشریف فرما شدن بہ شہر از احوال خیریت مزاج شریف اطلاع ندارد، خاطر فاتر بہ اطلاع اخبار صحت و سلامت متعلق می باشد۔ امید کہ احقر رایکے از مخلصان تصور فرمودہ بہ اصدار عنایت نامہ ہا معزز دارند۔ درین اوقات بحسب اقتضائے زمانہ انواع تفکر و ضیق لاحق حال است کہ شرح آن بزبان قلم نمی گنجد۔ امید کہ ہمتے مصروف حال احقر فرمایند، تا فتح یابی رو دہد۔ و لِلْأَرْضِ مِنْ كَأْسِ الْكِرَامِ نَصِيبٌ۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمد فقیہ الدین خان و محمد علی خان جیو

١٧٣

بندگی می رسانند-

۱۰۸

هوالعزیز

حضرت سلامت!

بعد از عرض بندگی و آرزوے قدمبوس که زیاده از تحریر و تقریر است معروض می دارد که الحمدلله بتوجه جناب عالی غلام در عظیم آباد رسید- چون در ایام روانه شدن کمترین از شاهجهان آباد آن خدا آگاه در سنبهل تشریف داشتند، لهذا آرزوے دیدارِ عالی بدرجهٔ در دل باقی ماند که چه عرض نماید- حق تعالی بحسب دل خواه باز میسر آرد، آمین- و مراقبهٔ قسمیکه ارشاد شده بود، هر دو وقت بفضل الٰهی می کند تا حال ناغه نشده از توجهٔ باطنی پیر و مرشد برحق صفاے کامل بر دل معلوم می شود و بے خیال هم اسم ذات جاری می باشد- و بخدمت عموی صاحب و قبله که در پانی پت رسیده بود، چون در انجا ماندن بسیار کم اتفاق شد، ازین جهت در وقت مراقبه رسیدن شد، اگر درین شهر کدام بزرگ داخل طریق باشد ارشاد شود تا وقتِ حلقه حاضر می شده باشد- و نوازش حضرت در همه جا و همه مکان است، در وقت حلقه نظر توجه در حال این غلام کمترین هم شده باشد امیدوار فضل و کرم که تا حصول سعادت قدمبوس که عین آرزو است، به نوازش نامه گاه گاهے سرفراز می شده باشد که موجب بنده نوازی است و هر کارے که تعلق با ضلع پورب داشته باشد- باین کمترین که غلام جناب عالی است ارشاد می کرده باشند تا در سرانجام آن سعادت خود حاصل نماید- زیاده جز آرزوے قدمبوس چه عرض نماید ظلکم ممدود برب المعبود

۱۰۹

بعرض عالی می رساند۔ قبل ازین عریضه نیاز در جواب نوازش نامه مع خیر خیریت مصحوب آدم حضور ارسال داشته، از نظر کرامت منظر گذشته باشد و حسب الارقام عالی معلوم شده بود که سوای یک خادم در حضور حاضر نیست چنانچه محمد مراد از همان وقت اراده داشت که خود را بجناب عالی فیض مآب رساند۔ درین ولا مشار الیه ازین جا روانهٔ حضور شده، عن قریب سعادت اندوز قدمبوس خواهد شد۔ و جمیع خورد و کلان و خادمان اینجا بخیریت اند و آداب کورنش بجا می آرند۔ و رقیمه هاے وحید الدین خان صاحب وغیره حوالهٔ محمد مراد نموده شد، به نظر کیمیا اثر خواهد گذشت۔ و میان صاحب همراه جهری[1] جهت زیارت حضرت خواجه معین الدین قصد دارند۔ اغلب که از تشریف فرمودن بعد عرصهٔ یک ماه و چند روز تشریف خواهند آورد۔ و عریضه علیحده میان صاحب به سبب حاضر نشدن میان روح الامین جیو مرسل نه شد۔ و آداب بندگی بجا می آرند و مردمان اندرون محل بهمه وجوه بخیریت اند۔ از فضل الٰہی مزاج بهمه وجوه خوب است۔ آداب کورنش بجا می آرند و کنیزکان و دیگر خورد و کلان نیز بندگی و کورنش می رسانند۔ و تشریف آوردن بموجب ارقام عالی در آخر ماه بر همه معلوم است۔ دیگر بهمه وجوه خیریت است۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۱۰

بعرض عالی می رساند۔ نوازش نامهٔ عالی مرقوم بست و پنجم جمادی الاول بتاریخ بست و نهم روز سه شنبه شهر مذکور نزول اجلال فرموده معزز و مربلند

---

[1] چهڑی

ساخت - ارقام شده بود که آخر ماه جمادی الثانی مراجعت این سمت فرموده خواهد شد - از استماع این نوید فرحت جاوید ابواب خرمی بر روی نوید طلبان کشود - واز دریافت شفای خادمان حضور و تشریف بردن نواب صاحب همراه محب الله خان جیو واز رفتن محمد انور وملا نسیم و ناخوشی طبیعت خود بدولت ملالت بخاطر راه یافته، لیکن در بودن خود بدولت پرداخت احوال بندهای سنت خدا - و بنده در دل جوئی و اصلاح مزاج اندرون محل و استمالت بیان پیر علی و خیر داری بهولی حاضر است، احتیاج ارقام نیست - سابق که تهان سوسی مصحوب محمد رفیع عنایت شده بود، باندرون محل رسید - وآدم اجوره دار ازانجا فرستادن احتیاج نبود، چراکه مصمم بود که آدم ازانجا مع عرائض فرستاده شود - وخط برادران خواجه کامیاب رحوم تا حال نه رسیده، وقتیکه می رسد ارسال حضور خواهد نمود، وبعد آن موافق ارقام بعمل خواهد آمد، احتیاج تفصیل نبود که معروض دارد - انشاءالله تعالی بوقت تشریف فرما شدن در ماه حال از روے فرد حساب همه مکشوف خواهد شد -

۱۱۱

بعرض می رساند تمهیدات لوازم رسوخیت و فدویت نیازمند که باحسن وجه بر مرآت ضمیر منیر مرتسم و منقش خواهد بود روز بروز افزون تر است، از احاطهٔ تحریر و تقریر بیرون دانسته به اداے شکر توجهات و تفضلات که از قدیم معروف بحال این فدوی از آنجناب است باین دو حروف ظاهری اقتصار نموده، توقع از خدمت شریف است که توجه باین نیازمند فرموده تا حصول قدمبوس که آرزوے دل است بنیاز نوازش نامجات که ذریعهٔ سعادت و مفاخرت است - سرفراز و ممتاز می فرموده

باشند۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔

۱۱۲

بعرض عالی متعالی می رسانند - میاں محمد مراد نوید صحت و سلامت ذات اقدس و پیغام تفضل یعنی کلمۂ دعا رسانیدند۔ ازین معنی از کمال انبساط و تفاخر برخود بالید۔ حق سبحانہ و تعالی ذات مقدس را دیرگاہ سلامت دارد۔ خانصاحب مہربان عبدالرحمان خان بیکار معزول صدارت بہ مقتضاے تفضلات حضرت کہ برین غلام مبذول است و نیز باعث تقریب ایشان در آنجناب است، عرضی نوشتہ حوالۂ غلام نمودہ چنانچہ ملفوف این عرضی ارسال داشتہ۔ اگر مناسب وقت باشد توجہ باید فرمود۔ غالب کہ بہ برکت توجہ حضرت کامیابی ایشان صورت پذیرد و مسموع شد کہ لالہ مشتاق رے جی باز ترک رفاقت نواب عالی جاہ کردہ، بہ بریلی رفتند۔ خط الا ذکور نہ رسید کہ مفصل معلوم شود۔ آنچہ بسمع مبارک نیز رسیدہ باشد، آنچہ کہ تدبیر اصلاح در مزاج مبارک مؤثر شدہ باشد، بہ بندہ نیز ارشاد شود کہ بسیار قلق دارد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

۱۱۳

بجناب عالی متعالی قبلۂ کونین، کعبۂ دارین مدظلہ العالی می رساند کہ تا تحریر عرضی کہ بست و یکم شعبان (است) غلام مع متعلقان بعافیت است و سلامت و صحت بندگان عالی از جناب او تعالی مسئول دارد۔ بخدمت نواب صاحب و قبلہ حاضر است و از ظفر علی صاحب آنچہ کہ مقدور است در بندگی و جانفشانی

قصور ندارد و اشفاق مولوی صاحب تا کجا معروض دارد - شمائل نبوی بخدمت ایشان سند می کنند - او سبحانہ، بہ اتمام رساند - شش روپیہ بغایت اعزہ جب درماہہ معلومہ ارسال داشتہ، بمشار الیہ خواہد رسید - میاں محمد صالح سہ روپیہ بدست محمد مراد جیو بخانۂ خود فرستادہ بودند - رسید خانۂ او شان نیامد - اگر بغلط بخانۂ بندہ رسیدہ باشد، سہ روپیہ ازین مبلغ بخانۂ مشار الیہ وسہ روپیہ بخانۂ غلام عنایت خواہد شد - احوال حکیم قطب الدین صاحب ہیچ معلوم نیست - و رسید رضائی نہ نوشتہ اند - زیادہ امیدوار عفو الصاحب است - والدہ و ہمشیرہ و اطفال مع مادر آداب کورنش می رساند -

۱۱۴

بعرض عالی متعالی بعد ادای آداب بندگی و مراسم پرستندگی می رساند بفضل الہی در این جا بجمیع وجوہ خیریت است و عافیت عالی خواہان است نوازش نامۂ مرقوم ہفتم این ماہ مظہر خیریت ذات والا صفات مع صحت کرامت سمات و رسیدن قاصد اجیر با عرایض اینجا ئے مصحوب یبو آدم بکار سرکار نواب صاحب شرف ارزانی فرمودہ مفتخر ساخت - در مقدمہ روانہ نمودن قاصد اجیر ازان جا بنا بر اضطرارے کہ خدا داند کہ کسے از ینجا رسد مرقوم بود حقیقت اینست کہ وقت عزیمت ارشاد شدہ بود کہ آخر ماہ قریب سلخ آدم خبر خیریت خواہند فرستاد - چون قبل از ارشاد مذکور آدم از انجا رسیدہ - اکتفا اکتفاے حالاتے مصحوب او نمودہ، پس درین صورت لاچار است و الآنہ بسلخ ہر ماہ آدمی از انجا روانہ می ساخت، چہ معنی دارد کہ بخلاف ارشاد بعمل می آید - و اہمال بفرستادن آدم می کرد و نیز ارقام بود کہ بر بست و پنجم این ماہ خبر خیریت آنجا خواہند فرستاد - واگر ہمین یبو آدم مرسول زود روانہ شود ما بدست ہمین

نویسند که غرهٔ رجب قصد آنطرف نموده آید - چنانچه امروز که هفدهم این ماه
همان یتو آدم آمده ظاهر نمود که فردای هژدهم است - روانهٔ آنطرف می شوم
بنابر بموجب ارشاد عرایض اخبار عافیت اینجاے مصحوب او حواله ساختم
خواهد گذرانید و به همین آدم ملتفی گشته فرستادن دیگرے راموقوف نمود -
و چون مرقوم بود که از طرف مردم محل غیر از بندگی بپاے می باشد - بنابر آن
اوشان عریضهٔ ملفوف نیاز نامه ارسال داشته اند - بنظر اقدس خواهد
گذشت و از اظهار اوشان ظاهر شد که از ابتداے ..... حال بنوعے
از جانب آنحضرت خفگی گاہے بخاطر راه یافته است - و مرقوم بود که جواب
مطالب اکثر فوت می کنید - قبلهٔ من! آنچه که ضرورت است بمقدور معروض می نماید
شاید چیزے گاہے به سهو بشریت در نوشتن فرو مانده باشد معاف فرمایند
و یا بعضے مطالب که به سبب دریافت مرقوم می شود اگر از دریافت حاصل می نماید
چون جواب آن ظاهر و روشن تر می باشد، به تطویل اظهار آن متصدع
گشتن ترک ادب می بیند میگذارد و وجوه عدم ارقام عالی جانب میان
پیر علی و نوازش ارقام دعا منضم خط اندرون و عدم ارسال عرض احوال
میان موصوف که مرقوم بود معلوم نمود - میان موصوف مکرر دو سه عرائض ارسال
داشتند - شاید بسبب قصور حامل آنها نرسیده باشند یا به پس و پیش
بگذرند و به دربانه داران موافق قاعده برحسب رسم مقرری به عمل خواهد آمد
و مزاج و دل مردم محل از جانب آنحضرت بهمه وجوه به نیاز و صاف است
و احوال قاسم علی خان به میر هادی و میان پیر علی برطبق رسانیده شد -
و انداز اندرون و مالش دستار براے میان پیر علی تتا کید و تکرار است -
و سواے آن هرچه بمزاج اقدس برسد که دی روز که شانزدهم بود میان
غلام مصطفیٰ جیو براے زیارت حضرت خواجه بزرگ همراه چهری بدرگاهٔ
خواجه قطب الاقطاب مقام نمودند - بنده هم همراه بود، چنانچه امروز

که هفدهم است اوشان را پیشتر ازان جائے روانه ساختم و به شهر رسیدم و عرض مرقومه یازدهم مع محمد مراد که روانه ساختن بود درینجا مانده بود درین خط ملفوف است، خواهد رسید۔ دیگر همه وجوه خیریت است ۔ زیاده بندگی، بندگی، بندگی ۔

بجمیع خورد و کلان آنجا از اینجاے بندگی و سلام نیاز قبول باد۔ و جمیع خورد و کلان اینجاے از هنود و اهلِ اسلام آداب بندگی و رسوم سلام پیام بجا می آرند۔

۱۱۵

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلمهم الله تعالیٰ

بعد عرض سلام مشهود رائے فیض رائے می گرداند۔ احوال ضعیف مقرون بحمد است و سلامتی ذات والا صفات از درگاه سبحانه، همیشه مستدعی، بحسب اتفاق نواب محمد قاسم خان بهادر از اتر صدی (اتر چھینڈی) وارد لبولی شده، چون سبحان شاه را سر راه یافته عریضه مرسل خدمت نموده، یقین که از احوال عاجز ذات مبارک از توجهات ظاهری و باطنی غافل نخواهد بود۔ چنانچه از تشریف فرمودن حضرت در شهر تسلّی کلّی گردیده۔ هنوز استحکام ماندن خود در اینجا چندان بنظر نیامده که احوال خود را مفصل می نوشت لیکن نواب مذکور را شایق و ثنا خوان جناب مبارک یافته۔ چنانچه می گفتند که اگر او سبحانه، جمعیت خاطر بدهد، دل بے اختیار می خواهد که هر روز مستفید خدمت گردد، و این را میرزا اسمٰعیل زبانی نواب نقل می کردند۔ ضعیف دران روز حاضر نبود۔ بهرصورت در کمال اشتیاق هستند۔ اکثر مولوی کلیم الله صاحب را دیده و ارادت ایشانرا در جناب عالی

یافتہ اکثر مستفیض خدمت می شود۔ امید کہ این مہجور از سرفراز نامہ و دعائے خیر فراموش نہ فرمایند۔ عذر کاغذ و انشاء معاف۔

۱۱۶

نحمدہ و نصلی و نسلم۔

مخدومنا و شفیقنا و عطوفنا وملاذنا ومعاذنا اعاذک من کل مایکرہ[ھلک] وصانک عما ساءتک و یحفظ ساحک الفوت بالموت والطلع المنضود الموعود انکان ممکنا فارسلوا الینا یا ستعہم الوجود بلطفکم المحمود والسلام علیکم و علی کل من عبدالمعبود والصلوۃ علی من اسمہ فی الارض محمد[ص] وفی السماء محمود[ص] وعلے آلہ واصحابہ ذوی العز الممدود والشرف المحسود و علی اتباعہ الذین فی جباہہم اثر السجود۔ یا مخدومنا بحسب الاتفاق وظہور التمنا والاستدعا والاشتیاق من قاسم علی خان ذوالاخلاق ان یقع الملاقات قولوا لہ احوالنا ما ہو المعلوم فی خدمتکم وقولوا کما ارسل الی لبعض الاشخاص یرسل الینا مبلغا معتدا حتی اجمع لہ الجنود من الرکبان والفوارس والرجالہ فاما موجود وصلح بینہ وبین المرہتہ (مرہٹہ) فیحصل لہ باصلاحہم کل مقصود ویرتب الیہ المقصود والربط التی بیننا وبین المرہتہ معلوم فی خدمتکم الشریف تم الکلام ثم السلام علی سید الانام۔

۱۱۷

حضرت صاحبی مشفق کرم فرمای نیاز مند سلامت

بعد عرض نیاز مکشوف ضمیر منیر می گرداند احوال نیاز مند را بچشم خود در سنبھل معاینه فرموده بودند بهمان نهج است - خواسته بود که به شهر رسیده سعادت خدمت حاصل نماید لیکن به سبب بعض موانع رسیدن شاہجہان آباد در توقف است - توقع که تا رسیدن نیاز مند بخدمت شریف از دعای خیر عامی را یاد فرموده باشند که تا از یمن برکت ادعیهٔ آں صاحب شافی مطلق شفاء کامل عطا فرماید - و ہر مکان آں ضلع که پسند خاطر عاطر گردد ایمای رود تا به ترمیم و تعمیر آں پرداخته شود - زیاده ہر چه نویسد و اشتیاق خدمت شریف است و بس -

۱۱۸

مرزا صاحب مشفق قدردان فیض رسان سلامت

بعد سلام و نیاز و آرزوے حصول مواصلت که اہم مطالب و اقصی مقاصد است مشہود بضمیر ہدایت پذیر می گرداند که از استماع تشریف فرمودن سامی بسیار خوشی خاطر حاصل شده و دل مشتاق حصول بملاقات که فوائد عقبی است زیاده از حد گردیده ، او سبحانه تعالی جل شانه سببی سازد که مستفیض خدمت گردیده و فائده دینی حاصل سازد توقع تا حصول خدمت فیض درجت بعنایت نامجات مشعر بخیریت حال فیض مآل یاد و شاد می فرموده باشند که باعث سعادت و اطمینان خاطر نیاز مند شد و سابق عریضه

مع آدم نواب صاحب ارشاد خان جیو ارسال نموده از نظر اشرف گذشته باشد۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۱۹

مرزا صاحب مشفق مهربان کرم فرمای محبان سلامت

بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح ضمیر منیر باد. قبل ازین احوال طبیعت مفصل مرقوم نموده بود۔ الحمدللّٰہ که نسبت سابق فی الجمله رو باِفاقه آورده، امید از شافی حقیقی آن دارد که امراض بالکلیه رفع گردد۔ توقع از آنصاحب آن دارم که در دعاء خیر یاد آمده باشم که دعاء بزرگان باعث سود و بهبود هر دو جهان است و موجب رفع امراض ظاهر و نهان۔ زیاده چه مصدع گردد، والسلام۔

۱۲۰

فیاض زمان حضرت میاں صاحب پیر و مرشد مدظله العالی

بعد ادای آداب تسلیمات بجا آورده معروض می دارد که بتاریخ هفتم شهر رجب المرجب به خیریت به پیلی بهیت مع خورد و کلان خیریت است۔ کلیه سلامتی آن ذات والا صفات شب و روز از درگاه کریم و کارساز مدام مطلوب دارد، امید که به دعاء ظاهر و باطن یاد می فرموده باشند۔ زیاده چه عرض نماید و بندگی غلام ابراهیم بصد عجز و نیاز قدمبوس برسد۔ و خواجه احمد رحیم الدین و فیض الله قدمبوس برسد۔

۱۲۱

حضرت صاحبی قبلۂ دو جہان سلمہ اللہ تعالیٰ

پس از آرزوے ملازمت سراپا افادیت معروض می رساند - اینجا بفضل الٰہی خیریت است - صحت ذات میمنت آیات ہمیشہ از درگاہ اللہ مسئلت نمودہ می آید - حق تعالیٰ بخریت طرفین عن قریب حصول ملازمت سامی میسر گرداند بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد امیدوار است کہ از...... یادآوری این عاصی فراموش نشود - بیاد عالی ہمہ مخلصان است - زیادہ چہ عرض نماید - غلام زادہ فتح علی، فتح اللہ، ابوالفتح وغیرہ او تسلیمات بجا می آرند اکرام الدین، کریم الدین، حسام الدین بندگی می رسانند - غلام محمد مع مادر خود وغیرہ ہا تسلیمات معروض می دارند - صاحبی میاں پیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام خوانند - میاں معصوم، میاں عبدالحی سلام می رسانند -

۱۲۲

حضرت مرزا صاحب و قبلہ فیض رسان .... سلمہ الرحمان سلامت

بعد سلام نیاز و آرزوے حصول مواصلت کہ نہایتے ندارد، مشہود ضمیر منیر می گرداند کہ نظر یک جہتی و یک دلی حضرت کہ با قبلہ گاہی بندہ بود کردہ، اظہار می نماید کہ احوال شاہجہان آباد بر راے عالی روشن است کہ اوقات اوراد و اشغال نہایت بہ تنگی رسیدہ، مولوی صاحب نظر محمد جیو توجہ فرمودہ، یک خط بہ حافظ صاحب بہادر در باب اینکس نوشتہ، بندہ را رخصت کردہ اند - نوشتہ اند کہ چیزے بطریق یومیہ مقرر کردہ، مکان

جایداد معین سازند کہ بخاطر جمعی در یادِ الٰہی مشغول باشند۔ امید از ذاتِ عالی نیز آن است ...... کہ ہمیں خط خود بہ حافظ صاحب بنویسند و یکے از مریدان و آشنایانِ راسخ را بر نگارند کہ مدعاے بندہ بہ اعزاز کنانند۔ و تمامی رودادِ بندہ میاں سید رحیم الدین کہ مشرفِ خدمت می شوند گذارش خواہند کرد۔ امید کہ بر طبقِ آن توجہ خواہند فرمود۔ زیادہ نگارش ترک ادب است، والسلام۔

۱۲۳

قبلۂ گیہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمان

از کمترین عبودیت التیام صو رام (کذا)[۱] بعد اداے آرزوے ملازمت اکسیر خاصیت و تمناے استحصال فوائد حضور کرم ظہور کہ تا مرتبۂ نیست کہ در تحریر و تقریر آید۔ معروض راے ملک آراے گردانیدہ می آید۔ دو دفعہ کرامت نامہ فیض نشانہ متضمن ...... از تقریر مقصود حاضر بودن نیازمند در ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ ان شاء اللہ تعالیٰ عن قریب از فضل و کرم مجیب الدعوات و آنحضرت امان راہ بود، رسیدہ مستحصل خدمت فیض درجت می گردد۔ لیکن امیدوار است کہ از سرفراز نامۂ قوت بخش تمنائے سرفراز و ممتاز می فرمودہ باشند کہ درین فکر موجب زندگانی شود۔

و آنکہ در باب حقیقۃ مرقوم قلم جوہر رقم بود احوال آن ...... بالمشافہہ عرض خواہد شد۔ دیگر التماس دارد۔ اگر اشعار آنعالی قدرے مرحمت شود، عین نوازش بود، زیادہ بجز بندگی۔ بیتے یاد آمدہ

یار در دل بادہ بر کف جان بلب ... بیش ازین یاران چہ سازم حرز جاں

---

[۱] یہ "چینو رام" ہوسکتا ہے۔

۱۲۴

قبلہ قدر دان صاحب کعبۂ دوجہان فیض رسان بندگان سلامت

آداب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد - دو دفعہ عنایت عالی را...... می رساند معزز و سربلند گردانید - از فحوائے مضمون فرض مشمولش آتش بے قراری بلندی گرفت حق تعالے آرزوے دلہا زود برین جلوہ ظہور نماید لیکن از ورود وثیقہ...... سربلندی قدرے تسلی مضطر می شود. گاہ گاہ سرفراز و سربلند می فرمودہ باشند- و دران کار کہ لالہ صاحب لالہ نصر اللہ جیو آزردہ دل ہستند، انشاءاللہ تعالی امید واثق است کہ در عرصہ چند روز...... می رساند- تسلی والدِ خانہ زاد ضرورت است - بندہ اگر زندگی است مارا ازین قسم...... وصول خواہد شد- زیادہ بجز بندگی چہ جرات نماید- مکرر آنکہ......—...... بخدمت فیض درجت والدہ صاحبہ کہ یاد می فرمایند بندگی و کورنش بصد نیاز قبول باد-......

۱۲۵

قبلۂ من سلامت بعد ہزاران نیاز عرض بموقف باریافتگان حضور پرنور می رساند- شاہ سالم براے ملاقات بندہ درامروہہ آمد- چند روز توقف نمودہ، روزے بر باطن الیشان حق تعالی مرا آگاہ گردانید- حلقہ ہاے مقامات الیشان بے نور محض بہ نظر درآمدند- دو بار مکرر اتفاق افتاد- من حیران ماندم از الیشان تفتیش احوال نمودم- شاہ جیو ظاہر ساختند کہ مرزا صاحب قبلہ بہ نواب ارشد خان می فرمود کہ الیشان کسب از سر نو بکنند- من براے مصلحت پیش شما آمدہ ام کہ می خواہم بجناب عالی در شاہجہان آباد بروم لیکن

می ترسم که بے امر عالی روم دریار . . . . . . امید که بر الطاف و نوازش قدیمانِ خود نظر نموده که از جوانی تا پیری بخدمت عالی صرف نموده و بجز جناب عالی کسے منظور نظر او نیست و محبت بندگان عالی تمام دارد تقصیرات او عفو شود و ارشاد گردد که در انجا قدوم را از سر ساخته بجناب عالی مشرف گردد ـ در چند روز ہمه مقامات ایشان به نظر کرم منور نموده با جازت نامه بهر جا که ارشاد شود در انجا بنشیند که از توجهات عالی بقیه عمر او صرف بیاد الٰہی نماید ـ و دیگران روبر . . آگاه سازد و فرصت . . . . که روبرو التماس نماید ـ . . . . . . (نماز) پنجگانه که از عالم امر است و اصول اینها فوق العرش که بلا مکانیت موصوف است . . . . پیوستن با عتبار استعداد ے معرفت که درین لطائف او سبحانه تعالیٰ نهاده است آن استعداد صعود نموده با صلِ خود پیوندد، و لطائف به سینه می ماند و آنچه به نظر عالی می درآید ارشاد فرمایند ـ و در حق ہمسایه فقیر که ارادت بجناب عالی (دارد) توجه مبذول شود که نصیب او تقوی گردد ـ مجبوری که ہست ہست، زیاده چه عرض نماید ـ

۱۲۶

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبله و کعبهٔ نیاز مندان دام فضالهم

معروض می دارد از خدمت فیض درجت مرخص گردیده به بدرقهٔ فضل الٰہی و توجه حضرات عالیات بعافیت تمام به فرخ نگر رسید ـ مراقبه که موجب این حرکت بود، علاج کرد ـ به توجه خاص حضرت که در ہمه حال شامل حال این غلام است، شفاے که باید رو نمود ـ ہر چند درین ظلمت کدهٔ کون اوقات گذاری می نماید لیکن شب و روز از جناب مفضل حقیقی مسئلے

دارد کہ وجہ معاشے در شہر دست دہد کہ بخاطر جمع تحت اقدام حضرت بودہ کہ این چند انفاس مابقیہ را بہ انصرام رساند و تحصیل مآرب ہائے اخروی نماید - انشاءاللہ بعد چندے بہ قدمبوس مستفید گردد - واجب بود بعرض رسانید -

میاں پیر علی صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند - بجمیع مسترشدان مجلس منیف سلام و نیاز می رساند -

بجناب عالیہ حضرت والدہ صاحبہ بندگی بصد نیاز -

۱۲۷

حضرت و قبلہ خداوند خدایگان فیض رسان عالم دعا میاں سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد ابراز مراسم نیاز و آرزوے قدمبوس شریف کہ زیادہ از حد است بتقدیم رسانیدہ معروض رائے فیض پیرائے می گرداند - نوازش نامہ عطامی کہ از راہ غلام پروری بہ تفضلات بے غایات بنام خلیفہ فیض اللہ جیو و این غلام در مقدمہ تعہد یومیہ مولوی صاحب ثناءاللہ جیو از روشن خان عنایت شدہ بود، عز ورود نمود، معزز و ممتاز گردانید - چنانچہ مرقومہ مفصل معلوم شد - حق سبحانہ تعالیٰ ذات مبارک را با این ہمہ کرم و فضل دیرگاہ سلامت باکرامت داراد - خلیفہ موصوف پیش از ورود عنایت نامہ بارادہ قدمبوس والا روانہ سنبھل شدہ، رجا کہ بفضل خدا بخیر و خوبی رسیدہ قدمبوس شریف نمودہ باشد - فدوی حسب الارقام عالی بنا بر مہربانی یومیہ مولوی معز اللہ بروشن خان بحضور خانصاحب بہادر بسیار بسیار تعہد نمودہ خان مذکور ظاہر ساخت کہ تمام اہلکاران را بنا بر فہمانیدن کاغذ سرکار در لسولی طلب داشتہ ام، در بنجا کارندہ نیست کہ خط نوشتہ بفہیم

کہ یومیہ مولوی موصوف رسانیدہ و بندہ بعد از فراغت کاغذ بہ عرصہ برخہ سنبھل رسیدہ۔ یومیہ مولوی صاحب دام دام ہے باقی کردہ خواہم حال و آئندہ ماہ بہ ماہ رسانیدہ خواہد شد۔ خداوندِ من! خان مذکور نیز زود از حضور مرخص سنبھل می شود، در ینجا رسیدہ یومیہ مذکور ادا خواہد نمود۔ امیدوار فضل وکرم آنست کہ فدوی در ہر حال غلام و خادم جناب عالی تصور شدہ، ہموارہ تا حصول قدبوسی عالی بصدور نوازش نامجات عطامی مشعر بر کار خدمات معزز و ممتاز می شدہ باشند کہ باعث سعادت غلام ازان متصور است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

بعالی خدمت نواب صاحب قدردان فیض رسان نواب ارشاد خان بہادر آداب نیاز قبول باد۔ خان صاحب محمد جیو و خلیفہ فیض اللہ جیو سلام بندگی مطالعہ نمایند۔

۱۲۸

ہوالعزیز

بموقف عرض خدام ملائک۔ احترام حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ العالی می رساند۔ آداب تسلیمات و آداب کورنشات زیادہ یارای ادای دارد کہ ہموارہ بندگان آستان عرش اقران را سر نیاز بعتبۂ عقیدت و ارادت افتادہ و عالیہ بدوش در بندگی ایستادہ، لب اظہار سوء ادب است۔ پس عرض احوال مناسب است کہ از روز عزیمت کمر بستگان بارگاہ کہ بآن جائیگاہ رونق افزای شدہ، کلبۂ احزان مہجوران تیرہ و آہ با نالہ ہم صفیر۔ او سبحانہ زود ترین بہ شرف قدبوسی فائز فرماید۔ بارے بہ نوید عافیت مزاج اقدس کہ از خطوط اندرون و بیرون جان ناتوان بہ تابوت قالب افتادہ می ماند۔ اگا رقم عاطفت چون باسم این کم سعادت سواد بخش صفحۂ کاغذ

نمی گردد موجب شقاوت اعمال و افعال خود دانسته دست انفعال ہم بدامن افضال دراز می کند۔ ع ہم در تو گریزم ار گریزم
کہ واقعی این ہمہ چشم نمائی ناشایستگی ہاے من است، سزاے بدکاریہاست
لیکن از ابر فیوضات عالیہ مترجی شست وشوہاے آنہاست۔
چراکہ غائبانہ از تعقدات وکرم کریم ما دریغ نمی فرمایند۔ یکے ازانہا
این است کہ بعنایت یک روپیہ معرفت شیخ سربباہات بلندساختہ
بہ تسلی پرداختہ و مزاج اندرون محل بہ سبب استعمال ما، الجبن باصلاح
تمام آمدہ۔ دو سہ مسہل خوردہ شدہ، امّا اخلاطے کہ باید برآمد نشدہ،
معالج در تدبیر جلاب دیگر است، امّا آثار صلاحیت آنست کہ اکثر اوراد
ذکر عالی از سر نیاز ادا می فرمایند۔ باقی کیفیت زبانی محمد مراد بسماع عالی
خواہد آمد و درین سال شدت سودا و خفقان در غلام بیشتر است۔
ظاہرا این ہمہ از بعد خدمت است ویا خود آن صدمات دورانی واحتیاجات
این واکی دامن گیر حال است۔ چون تصور دست خود بہ دامن توسل عالی
متصور می کند، صورت جمعیت بہم می رسد۔ اللّٰھم زدنا یقیناً۔ زیادہ
حد ادب۔

بخدمت نواب صاحب مدظلہ العالی عرض کورنش قبول باد۔
وبخدمت ارشد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلام نیاز قبول باد ومیان
ظفر علی ومحمد علی سلام اشتیاق مطالعہ نمایند۔ دیگر بہ ہمہ صاحبان سلام
شوق قبول باد۔ دوہرہ حسب حال معروض جناب عالی ہے

جن جیبی کیو راسیے سچی سکیہہ باس
اس دوبری دوب کو میگہہ تہا دی آس

گنہگارم و امید رحمت دارم ہرا بہ سادہ دلی ہاے من توان بخشید

ومردمان خانۂ غلام عرض بندگی بہ نیاز تمام معروض می دارند۔

۱۲۹

حامداً و مصلیاً

حضرت صاحب و قبلہ قدردان دام افاضتکم بعد اظہار مراتب آرزومندی معروض می دارد۔ احوال بندہ درخور شکر است۔ و اوقات بہ بہتری می گذرد۔ درین ولا بہ استماع قدرشناسی و طلب بجناب ہندوستان و صیت ہمت نواب قاسم علی خان و دریافت عقیدت نواب صاحب موصوف بجناب سامی، خیال روزگار در سرِ این بے سر و پا پیچیدہ، ہرچند تحریر فقیر درین باب بہ والا خدمت تحصیل حاصل است کہ خود رفاہ و صلاحِ نیازمند منظور دانند، لیکن احتیاطاً یاد دہ شد۔ اگر خواہش نواب مذکور درست است و بخاطر مبارک مناسب بود و مساعدہ معقول با رغبت تمام خودش ممکن بود با ہر قدر مردم بجیب مامور خواہند کرد، از اطراف و شہر کہ با حضرت والا شہید و رفیق بودند و اخلاص داشتند، ہزار دو ہزار با اسپ و بے اسپ و پیادہ و سوار سوائے نیز ممکن است۔ لیکن بدون مساعدۂ برخاستن و کوشش بے دست و پایان متعذر است و چندکس چنین اعزہ سردار نشستہ اند کہ برائے آنہا پروانہ علیحدہ و مساعدہ باید۔ این ہمہ بنا بر اطلاع معروض داشتہ ام۔ معہذا در آنچہ سود و بہبود نیازمند بود و بنائے تراضی افتادہ بوجہ احسن صورت کردہ باید بہ عمل آید۔ دیگر مراتب بجناب عالی چہ طرازد۔ تا حصول سعادت ملازمت بہ عنایت نامہ معزز می شدہ باشند۔ زیادہ نوشتن از مراتب نیاز کم است۔ قبلۂ من! مرزا کاتب علی جیو۔۔۔

۔۔معتقد اند۔ بنا بر نوکری آن طرف ہامی رسند۔ سفارش ایشان بہ

ارشاد خاں صاحب یا ہر کہ مناسب بود باید فرمود، تا ...... منسلک شود۔[1]

۱۳۰

قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

بعد از عرض آداب تسلیمات بعرض می رساند۔ ازاں روز یکہ از خدمت عالی رخصت شدہ، روانہ شاہ آباد شدم۔ در لیسولی رسیدہ در انتظار آدم یک مقام کردم۔ سوائے یک لوئی سیاہ نزد وے چیزے دیگر نبود۔ دریں اثناء نوازش نامہ بنام محمد خاں صاحب پرتو نزول بخشیدہ موصوف آدم مشخص کردہ بودند۔ حسب ...... سید نور اللہ الحسینی جانصاحب بعزم لشکر بندگان عالی در لسولی وارد شدند۔ برفاقت ایشاں بآرام تمام سواری ہم میسر شد۔ احقر مع الخیر رسید۔ محض بہ فضل الجناب بدرقہ حسب دل خواہ بہم رسید۔ تا تحریر بست و سوم شہر حال ہمہ وابستہ بخیر و عافیت اند۔ دریں ایام میاں غلام امام عازم شہر شدہ اند۔ از مدتے ارادہ داشتند حالا رخصت غائبانہ درخواستہ بخدمت حضرت مولوی صاحب می رسند۔ مرکوز خاطر ایشان مشروحاً زبانی واضح رائے شریف خواہد شد و خبر داخل شدن آنحضرت بہ شاہجہان آباد زبانی میر نور اللہ معلوم شد۔ نہایت اطمینان و سرور حاصل گشت و خبر کوچ بندگان عالی اشتہار تام دارد۔ چنانچہ جھنڈہ برآمدہ خود حق ہنوز تاریخ کوچ مشخص نکردہ، شاید دیر نگیرد عن قریب شود۔ چون غلام بحضور اندک سعادت اندوز گشتہ نہایت از قلیب بودن خویش متاسف برگشتہ، او سبحانہ، سببے سازد تا زود سعادت قدمبوسی

---

[1] مجموعہ ہذا کا مکتوب ۹۰ جو حضرت مظہر کی طرف سے میر عبد المہا زن کے نام ہے اسی سلسلے کا معلوم ہوتا ہے۔

حسب دل خواہ مستعد گردد۔ دیگر جمیع وابستہ ہاے ما بندہ قدمبوس و کورنش معروض می دارند قبول باد، زیادہ۔

۱۳۱

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

بعد اداے آداب تسلیمات بعرض می رساند کہ نوازش نامۂ عالی مصحوب میر اسمٰعیل ورود فرمودہ جمعیت ہاے ظاہر و باطن بخشید۔ بدریافت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانید۔ الحمد للہ ذی الفضل والکرم نوید تشریف فرمودن بہ سیر سنبھل بعد خشکی راہ ہا کہ ارشاد شدہ بود بہ امید خبر یافتن زود .... مسرتہا و تقویتہا کہ .... روزی شود آئین آئین .... لاحق شدہ است۔ خصیہ جانب چپ آماسیدہ و بالیدہ گشتہ و بعض وقت درد شدید می کند کہ از شام تا بگاہ مقدار چشم زدن قرارے نبودہ است و وجع مذکور منتقل ہم می شود۔ گاہے در عانہ تا قریب ناف، و گاہے در ران چپ تا زانو، و گاہے بسوے گردہ انتقال می کند و رنگ بول گاہے بہ صفرہ گاہ بہ بے رنگی می شود و قبض طبیعت نیست، بہ تجویز بعضے فصد باسلیق نمودہ و اطلیہ و اضمدہ مثل پیہ بط و اکلیل الملک و کمون سیاہ و بنفشہ و بابونہ وغیرہ و بخور مانند ورق بنج و سپند بہ عمل آمدہ روزے چند درد مطلق زائل گشتہ مگر وہمے باقی بود، و ورم قدرے ربع نیز باقی بود۔ اکنون باز عود کردہ است۔ او کریم تعالیٰ بہ برکات انفاس شریف فضل ود فرماید۔

خط حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ

ملفوف عرضی بہ نظر انور خواہد گذشت۔ جواب ملفوف سرفراز نامہ رحمت گردد۔ امروز کہ سوم جمادی الاوّل است، احقر بہ درد ورم گرفتار است، امیدوار است ....

آرزوی قدمبوس جناب عالی کہ اہم ترین مقاصد است ...... [1]

۱۳۲

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری ومعنوی سلامت

نوازش نامۂ عالی مصحوب زیرک ورود تفاخر فرمودہ، جمعیت بخش ظاہر و باطن گردید۔ بہ دریافت عافیت مزاج مبارک شکر وسپاس الٰہی بہ تقدیم رسانیدہ الحمدللہ حمداً کثیراً۔ ارشاد یافتہ بود کہ عنایت نامہ متضمن ورود ذات بابرکات درین نواحے بدست میرولی اللہ بنام نیازمند ابلاغ فرمودہ شدہ قبلۂ دین ودنیاے من ہنوز میرولی اللہ نہ رسانیدہ اند۔ و نیازمند ارادہ می داشت کہ اگر آن قبلہ این بار تشریف تا الولہ ہم بہ تقریبے خواہند فرمود احقر قدم از سر ساختہ سعادت پابوس حاصل خواہد ساخت لیکن از باعث عارضہ قدرت برآن نیافت اگر مقدر است آیندہ را حق تعالی نصیب خواہد کرد نوشتجات عالیہ کہ بنام حضرت ابوالفتح صاحب ومیاں مرید حسین صاحب بودند رسانیدہ شدند۔ میاں مرید حسین صاحب در استرضاے والدہ ماجدہ خود یک گونہ تقصیری فرمایند وکار آسان را دشوار گرفتہ اند۔ و مادۂ اہلیہ ایشانست و والدۂ ایشان از سبب فرط محبت، دیگر فرزندان را از گوشۂ خاطر محو ساختہ بایشان اقامت گزیدہ اند۔ ودرایں باب

---

[1] یہ، اور دیگر چند مکتوبات جابجا سوختہ ہیں۔ اس لیے ان کی عبارت ناقص وناتمام ہے۔

اگر صلاح بوده باشد بہ نہجے ارشاد باید کہ غمازی احقر بظہور نیاید[۱]
نسخۂ عالیہ کہ از راہ کمال کرم و احسان عنایت شدہ بود البتہ استعمال
کردہ خواہد شد۔ حق تعالیٰ موافق سازاد۔ شکر این ما ہر دو بجا می آریم۔
جاے نماز منقل کوٹی درین وقت سوداگران نیاوردہ اند۔ یکے از خدمت
نواب صاحب قبلہ گاہے و دیگرے از دیگرے بدست آوردہ ارسال نمودہ
است۔ و یک ہنکے بینشکر سیاہ و سفید، و دو چکیتے پنیر ساختۂ اجمیری
ابلاغ داشتہ است۔ خدا برساند، امیدوار پذیرائیست۔ نواب صاحب
قبلہ گاہی چیزے بجناب آن قبلہ نوشتن فرمودہ اند، بحسب آن بر پرچۂ
علیحدہ تحریر یافتہ، امید کہ جواب آن بر پرچۂ علیحدہ ارشاد شود۔
زیادہ جز آرزوے قدمبوسی چہ بعرض رساند۔ خداے کریم میسر
فرماید بمنہٖ و کرمہٖ۔

۱۳۳

حضرت صاحب مشفق قدردان دستگیر دو جہان سلامت

بعد از لوازم عبودیت و بندگی بجا آوردہ، معروض بعالی خدمت می دارد۔
قبلۂ من! نیازمند درین ولا چند روز بیماری کشیدہ ازین باعث از حصول
قدمبوسی محروم ماندہ الحال از فضل او سبحانہٗ و تعالیٰ و توجہ آن خدایگان
مزاج بندہ تندرست است۔ می خواستم کہ بخدمت عالی رسیدہ مشرف
ملازمت باشم۔ لاکن زبانی میاں غلام رسول معلوم شد کہ خود بدولت بروز
یک شنبہ مراجعت بہ دہلی می فرمایند۔ ازین وجہ معلوم می شود کہ نیازمند
سخت بے نصیب است کہ بارہا ارادۂ مبوس نمودہ و از بدنصیبی خود
اتفاق نبود، زیادہ امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ در حق این عاصی

---

[۱] کلمات طیبات کے مکتوب ۳۸ میں جو صاحبزادہ میر حسین کے نام ہے، نظر
سے لکھا ہے کہ "حقیر در معاملہ معلوم کردم کہ والدۂ شما در باطن ناخوش اند۔۔۔۔"

پر توصیر توجہ باطنی می فرمودہ باشند۔ ؎

اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے
غم کے دریا میں پار کرنے کو

زیادہ چہ التماس نماید۔

قبلہ سلامت! چادر مرسلہ و دو خط مع میاں غلام رسول نزد نیاز مند رسیدند۔ بخدمت شریف ارسال داشتہ است و قدرے سبز می آرد، بجناب عالی ارسال داشتہ، امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ قبول شوند۔

۱۳۴

حضرت صاحب و قبلۂ من سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از سلام سنت الاسلام مکشوف ضمیر منیر باد کہ این فقیر بعد از چہار ماہ لاچار شدہ در سنبھل آمدم۔ از سبب مناقشۂ برادران تا حال کاروبار در ماہیہ در سرکار حافظ رحمت خان بند شدہ بود۔ الحال رو بکار شدہ است۔ وقت رخصت در خدمت شریف اظہار کردہ بودم کہ یک رقعہ برائے محب اللہ خان[۱] بہ این مضمون کہ دوندے خان بہ این فقیر وعدہ کردہ بود کہ مرا نزد خان بردہ ملاقات کنانیدہ اظہار بکنند واز نزد خود چیزے خدمت بکنند۔ و خبر خیریت والدہ برعنایت نامہ بنویسند و بفرمایند کہ برخوردار بخیریت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ خبر برگرفتہ می آید خاطر جمع دارند۔ از طرف فقیر اندرون خود سلام رسانند و بوبو حسنا را دعا رسانند۔ و خبر خیریت والدہ و برخوردار بنویسند۔ حضرت سلامت رقعہ برائے محب اللہ خان زود عنایت فرمایند۔

---

[۱] پسر دوندے خان

۱۳۵

حضرت صاحب و قبلهٔ دارین من سلامت ـ

بعد از تقدیم مراسم نیاز مندی بعرض می رساند - اینجا خیریت است - صحت ذات سامی از درگاه الٰه مستدعی است قبل ازین نیاز نامه ارسال داشته به نظر عالی گذشته باشد - همیشه سائر دوستان بیاد عالی تر زبان اند - حق تعالی بخیریت طرفین حصول ملاقات راحت آیات محصل گرداناد، بحرمة النبی و آله الامجاد - غلام زاده فتح الله، فتح علی وغیره بندگی بجامی آرند - غلام محمد مع حمزه و عبدالله وغیره بندگی بجامی آرند - اکرام الدین، معین خان، حسام الدین، کریم الدین تسلیمات بجامی آرند - سعادت قدمبوس معروض می دارد. قاضی حاجی میان محمد معصوم جیو و میان عبدالقیوم بخیریت اند - سلام شوق می رسانند - غلام حاضر بندگی بجامی آرد -

۱۳۶

حضرت صاحب و قبلهٔ نیاز مندان مدظلهم العالی

بعد عرض سلام و نیاز لا کلام بیکشوف خدام ذوی الاحترام می گرداند که عنایت نامهٔ گرامی که متضمن انواع تفضلات بود از ورود آن گویا جانی تازه در قالب آمده، مژدهٔ قدوم مبارک که دران مرقوم بود - او تعالی عن قریب باحسن وجوه به ظهور آرد که دولت ملازمت سراسر سعادت میسر گردد - قاضی القضات بموجب طلب امیر الامراء عازم آن سمت شده بودند - از خط ایشان معلوم شد که بعالی خدمت رسیده اند -

زیادہ چہ مصدع ما شود۔ والسلام۔

۱۳۷

بجناب فیض مآب حضرت صاحب، قبلۂ کونین و کعبۂ دارین، کامل ہادیٔ آگاہ دل می رساند۔ چون این مکترین ازان روزیکہ از خدمت سراسر سعادت مرخص شدہ آمدہ قالب.... وجان .... تعالیٰ شاہدِ حال است۔ از تحریر و تقریر بیرون است و ہمیشہ دل متعلق بجناب عالی می باشد۔ لیکن بہ سبب امورات دنیوی کہ ناگزیر بودہ، مقصر است۔ دعاء فرمایند کہ خلاصی یابد، مدام بخدمت سراسر سعادت فیض مآب باشد و باقی عمر گذارد۔

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم
توتیائے چشم سازم دم بدم

اے آنکہ توئی کعبۂ ارباب ارادت
گر روی سوے تو نمی آرم بکہ آرم

بہ اندرون تسلیمات می رسد۔ از مکترین ملا نہا سلام و تسلیمات می رسد۔

۱۳۸

زبدۃ الاصفیاء خلاصۃ الاتقیاء حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت۔

بعد ابراز شوق کہ ما فوق آن متصور نیست، مکشوف رائے تو دُ دیرائے میگر داند کہ فقیر لغایت تحریر مستوجب حمد و صحت ذات

محبت صفات مطلوب - ثانیاً این کہ مدت المدت گذشت کہ از احوال مسرت مآل آگاہی نیست و دل نگران ہمان جانب است - بنا بران باشتیاق تمام متصدع میشود کہ آئندہ برخلاف ماضی بدست ہر کس خطوط کیفیت خودمی نویسان باشند کہ تسکین دلی می تواند شد -
و درباب محبت اساس میاں محب اللہ پسر میاں محمد طاہر رسوخ تمام از قدیم الایام کہ بخدمت دارند - نوشتن سفارش اینہا منظور است - یقین کہ بموجب فیض عام آنچہ مقصد داشتہ باشند - توجہ خواہند فرمود - زیادہ ایام حلاوت مدام باد -
اسیاق بحدیست کہ پایان نیست، خواہش باطنی باشد، ملاقات ممکن است -

۱۳۹

حضرت مشفق سلامت

از عزیزے کہ بحضور فقیر بخدمت شریف ظاہر نمودہ بود کہ شیخ قاسم جیو در باب ممانعت و غلام آن باشخاصے کہ ارادۂ برآمدن ازین بلدہ دارند، بخدمت نواب امیر الامراء عرض نمودہ است - استفسار فرمایند کہ درین باب چہ حکم رسید از دیروز ممانعت می شود - شاید ہمین حکم رسیدہ باشد - عرض ہرچہ آن عزیز اظہار نماید بہ مخلص اطلاع فرمایند - و درین دو سہ روز آنچہ بسمع شریف رسیدہ باشد، بہ مخلص آن نیز مطلع فرمایند -
جواب نوشتجات میر محمد مبین تا فردا نوشتہ بخدمت ارسال می نماید، انشاء اللہ تعالے سلمکم اللہ تعالے وابقاکم -

۱۴۰

بجناب فیض مآب ...... مدظلہ العالی

گذارش مراسم عبودیت .... بسمت دار الخلافہ

مرۃً بعد اُخریٰ زبانی غلامان کہ باین طرف آمدہ بودند دریافتہ بود ازاں باز خطے کہ مشعر بر نوید بعافیت رسیدن بندگان عالی بہ منزلِ مقصود رسیدہ باشند بود بیقین کہ وابستہ در سایۂ آفتاب پایہ بہ امن وامان واصلِ منزلِ مقصود شدہ باشند۔ و در امرے کہ مستعد شدہ بود بہ یمن توجہ عالیہ امیداست کہ گرہ از کار بسہولت وا شود وہم چنیں امیدوار است کہ شرف حصولِ دولتِ طریقہ نیز میسر آید کہ آں مقصد اقصیٰ و مطلب اعلیٰ است۔

صاحبان حلقہ سلام قبول فرمایند۔ زیادہ بجز تمنائے قدمبوس چہ عرض آید۔

بجناب حضرت والدہ مرشدہ دامت ظلہا عرض عبودیت می رسانند۔ میاں پیر علی سلام قبول فرمایند۔ مبارک النساء صبیۂ غلام مع والدہ خود عرض قدمبوس معروض می دارد۔ اگرچہ لائق آں نیست کہ نامش علیحدہ بہ تحریر آید لیکن والدہ اش بسماجت درخواست کہ نام او راساً بعرض رساند کہ ایں امر سبب سعادت و اعتبار او شود۔

۱۴۱

منظرِ فضل وکرم مصدرِ عطوفت و رحم، حضرت مرزا صاحب جیو مدظلہ العالی

باستماع نوید بہجت جاوید رونق بخشیدن ساحت بلدۂ سنبھل که درعین انتظار خبر فرحت اثر درگوش نیوش این حلقہ بگوش رسیدہ، حقّا که بمجرد رسیدن این مژدۂ راحت افزاے سویداے دل که مثل آئینه از آتش مهاجرت مکدر بود، به اصغاے این صیت روح بخش زنگ را حک ساخته، حق تعالیٰ سببے سازد که عن قریب دیدار مظهر انوار میسر آید۔

ترصّد آنست که گاہے این زمین بسولی را که بے توجه بزرگان مثل کاه رو بخشکی دارد، به یمن قدوم میمنت لزوم سرسبز و شاداب گردد۔ وفدوی را یکے از غلامان صمیم تصور فرموده از گوشۂ خاطر گرامی محو و منسی نخواهد فرمود که حق تعالےٰ از دعاے سامی از هر الم مبدل به راحت گرداند۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۴۲

آداب کورنشات بصد عجز و نیاز بجا آورده بعرض اقدس اعلیٰ می رساند۔ غلام به فضل او سبحانه و به یمن توجه آنحضرت قبله دین و دنیا بهمه وجوه مع وابسته بعافیت است۔ بورود نوازش نامه کرامت آمود مفتخر و مباهات اندوز گشت. آنچه عزم مبارک به سمت پانی پت تحریر کلک دُرر سلک گردیده بود خیلے توحش غلام شد۔ آرزوے و تمنا آن بود که شاید بطرف سنبھل عزم فرمایند۔ چون ازین حدود بر متصل واقع است، بمجرد استماع آن به سعادت ملازمت مشرف خواهم شد۔ حالا هم ان شاء الله تعالےٰ بعد انقضاے موسم برسات ارادۂ احقر مصمم است۔ هر جا که نزول برکت شمول خواهد بود، به

حصول شرف قدمبوس مستسعد خواہد شد۔ و چون غلام را بہ لقب مجددی سرفراز فرمودند، شکر این تفضل عظمیٰ بکدام زبان بعرض رسانم و اداے کورنشات این تفضلات بجا می آرم۔ اگر ارشاد شود بمہر کندہ نمایم۔ و آنچہ فیصلہ با اندرون محل تحریر شدہ بود کمال سرور و اطمینان بہ پسر غلام حاصل شد۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ و بخدمت جمیع یاران طریقت عرض سلام و بندگی و نیاز قبول باد۔

از نور الابصار محمد حکمت اللہ و والدہ اش آداب کورنشات بجا می آرند و حضرت والدہ صاحبہ و آپا صاحبہ کورنشات بعرض می رسانند۔ و مردم خانۂ احقر کورنشات بہ عجز و نیاز بعرض می رسانند۔

۱۴۳

بسم اللہ حامداً و مصلیاً

قبلۂ حقیقی برحق و کعبۂ تحقیقی مطلق، حضرت صاحب مدظلہ، از کمترین مسترشدان بعد از اداے آداب بندگی کہ شیوۂ عبودیت کیشان است و پیشۂ عقیدت اندیشان معروض راے عالی می گرداند فدوی را آرزوے قدمبوسی بہ مرتبۂ بود کہ بیان آن بہ بیان نمی آید و بغیر آن مشعر ؎

اگر از خدمت دورم بے شرمندگی دارم
ولے قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم

لیکن بہ سبب عذر جلایب مقصر و مہجور الخدمت ماندم انشاء اللہ تعالیٰ از عقب بخدمت فیض درجت سراپا حصول سعادت جاودانی

شرف اندوز خواہم گردید- حق تعالیٰ آن سایہ را بر سر خادمان و فدویان سلامت داراد- زیادہ بندگی و قدمبوسی-

۱۴۴

بجناب مستطاب مستغنی الالقاب اسوہ برگزیدگان زمان سلمہ اللہ المنان-

بعد عرض نیاز مصروع می شود کہ نامساعدیٔ ایام بمثل مار دم از مدت است و بے جوہری این عاجز علاوہ مانع خریداری صاحبان ذی الاقتدار است مسموع شدہ کہ بندگان عالی نواب عالی جاہ او صلہ اللہ الیے مایتمناہ بجناب ارشاد مآب عرض نیاز و اخلاص می فرمایند- خوشا حال سعادت مندی کہ بہ ذیل مکرمت پناہ آرد و چارہ کار بستہ خود را ازان عقدہ کشاے دنیا و آخرۃ خواہد- الحاصل کہ نواب موصوف ہر چند آنچہ ارادہ داشتند بالفعل موقوف معلوم می شود لیکن ظاہرا تلاش آدم کہ فی الجملہ سلیقۂ کاروبار دنیا داشتہ باشد، وازین احقر کہ سواے نیاز مندی آنجناب لیلے قتے ندارد، اگر مناسب باشد در تدبیر رفاقت عقیدت مندی عالی جناب شان توجہ مبذول فرمایند- شاید ارادۂ مرا بہ مراد رسد- در صورت منظوریٔ این عرض و اجابتِ این حرف کہ بوساطت مکاتیب صورت توان گرفت- بے استغنائی نیاز مند کہ بسبب ہرج مرج چندین سالہ سیما از ہنگام غارت عام وارد است یقین کہ ملحوظ خاطر عاطر خواہد بود کہ درین حالت ہا و بے اسبابی ہا بے مساعدہ برخواستن معلوم-

زیادہ نیاز مندی است والسلام والاکرام-

۱۴۵

حضرت پیر و مرشد برحق مدظلہٗ العالی

بعد ادائے مراتب کورنش و تسلیم و تقدیم لوازم مدحت و تعظیم بعرض جناب فیض انتساب می رساند کہ بہ فضل الٰہی ہم قرین خیریت بودہ خمس الاوقات با ستدعای سلامت و بقای ذات فائض البرکات می گذارند۔ وحصول سعادت قدمبوس و دریافت شرف حضور کرامت معمور را از خدائے عزّ وجل می خواہد۔ شانزدہم روز پنج شنبہ حضرت قبلہ گاہی[۱] بہ بدرقہ ٔ فضل الٰہی برائے زیارت حضرت خواجہ بزرگ[۲] قدس اللہ تعالےٰ سرہ العزیز روانہ شدہ، امروز منزل سویم است، امید کہ بعرصہٗ دو ماہ مراجعت مع الخیر شود۔ قبل ازیں صحیفہ العنایت و الطاف نواب صاحب وقبلہ شرف صدور یافتہ بود، بنابر تردّدات سفر کہ از چند روز حیص مرض تمام لاحق بود، فرصت تحریر جواب نیافتہ، دریں صورت امیدوار است کہ عذرے بوجہ وجیہ دریں باب گذارش باید و ارشاد شود کہ جائے شکایت نیست زیادہ حدِ ادب نزید۔ الٰہی ظل رافت عالی بر مفارق ادانی و اعالی مستدام الیٰ یوم القیام باد۔

مردم محل و لحقہ باداے کورنش سعادت اندوز اند۔ روح الامین عرض تسلیمات دارد۔

---

[۱] "میاں صاحب" (دیکھیے مکتوب ۱۳۲ مجموعہ ہذا) [۲] خواجہ معین الدین اجمیری رح

۱۴۶

قبلۂ من ! عریضۂ نیاز مصحوب قاصد نواب صاحب قبلہ شاہجہان آباد ارسال یافتہ بود، از انجا باز پس آمد۔ الحال مع آدم خود با ہفتاد عدد بیرہ (بیڑا) ابلاغ نمودہ است۔ از مبارک نظر خواہد گذشت۔ پستہ اندرین ایام درینجا بہم نمی رسد کہ داخل خمیرہ کردہ می شد۔

نوشتۂ میر سلمان صاحب از دکن رسیدہ بود۔ ملفوف عرضی از نظر مبارک گذشت۔ زیادہ جز بندگی چہ بعرض رساند۔

۱۴۷

قبلہ و کعبۂ راستان سلامت

روئداد اینجا برین نمط است۔ سابق سہ چہار روز بموجب جسے ساسوان (کذا) بنوعے اشتہار شدہ بود کہ شاہنشاہ در پیشاور داخل شدہ، بعد ازاں از زبانی دیگرے مردمان شنیدہ می شود کہ تا حال از افواج چیزے انفصال نیافتہ کہ عبور دریاے اتک نماید و درین ولا خبر اینست کہ رگھناتھ راؤ مرہتہ از کوند معاملت نمودہ، در انتظار بیرہ راؤ مذکور بمجا نجا نزول دارد۔ بعد آمدن بیرہ راؤ مذکور از انجا کوچ کردہ و از کنار گھاٹ کالپی عبور دریا جمن ساختہ درمیان دوآب فساد نماید۔ ازین سبب مردمان چیزے ہراس و خوف می کنند۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۴۸

هوالغنی

قبله و کعبهٔ دین و ایمان سلامت

احوال فدوی تا تحریر عریضهٔ نیاز که چهارم جمادی الثانی است، مع تبع و لواحق بخیریت است و خیریت آن قبله لیل و نهار مطلوب. سبب معقصر ماندن از خدمت گرامی هنگامهٔ شادی است. چنانچه بر ضمیر منیر هویدا است انشاءالله العزیز بعد فراغت شادی بخدمت فیض درجت رسیده، قصور معاف فرماید و آنچه احوال روزگار فدوی با صاحب زاده می گردد، اظهار احتیاج ندارد. برآن قبله بوجه احسن مبرهن است. در ایام شادی حافظ رحمت خان بهادر بآنوله تشریف خواهند فرمود. طبیعت چنان می خواهد که اگر صورت روزگار با حافظ صاحب رو بره اولی است و موقوف بر مشورت آن قبله داشته، آدم را بخدمت گرامی رخصت نموده، هرچه درین باب در حق فدوی اصلح باشد ایماء فرمایند که بران عمل نماید. زیاده بجز بندگی چه نگارد. بخدمت نواب صاحب بندگی. و میاں ظفر علی صاحب و اخون عبدالرزاق و ملا نسیم و ملا خاذی محمد و سبحان شاه و جمیع حاضران مجلس سلام خوانند. از والده صاحبه بندگی مطالعه فرمایند. از عاصی دارین غلام حضرت بندگی مطالعه فرمایند. ملا بہار بندگی می رساند.

۱۴۹

حقیقت این است کہ بعد افراط و تفریط مردمان فرید آباد و غارتِ افواج شاہ درّانی محمد عظیم در سنبھل رسیدند و بعد چند ماہ دعوی حویلی محمود یاولی حد خود نمودند۔ چون روساے سنبھل از نسب مشار الیہ اطلاع نداشتند بر محضر مہر نہ نمودند۔ بعد چند روز میان غلام فرید طبیب سررہ را بملاقات ماسبق کہ در شاہجہان آباد اتفاق افتادہ بود و شیخ محمد اکرم و شیخ نصرت یار امام مسجد جامع را بہ یقین پیوست۔ مہر بر محضر نامبردہ نمودند و معہذا نسب نامہ و مہر قاضی ملول گرد دیندار موٴتمن بود در دست دارند با وصف این اسناد و استشہاد ارباب شرع بہ احتمالِ طعن مُہر ہا نمی نمودند۔ بعد ہشت سال بگواہی جنگی خان چودہری و سید حمزہ ساکن سراے چودہری و اکثر شرفاے دہلی و سنبھل نسب ایشان مقرر گشت۔ و باقرار حویلی بودن اقاصی و ادانی شہر از خان صاحب امام الدین احمد خان تا چودہریان ہمہ بالاتفاق مقر اند۔ ارباب شرع نیز مہرہا بر محضر نمودند و روبروے خان صاحب بہادر اقرار کردند۔ چنانچہ خان صاحب بہ روشن خان براے اخراج غاصبان و قابض نمودنِ محمد عظیم پروانگی دادند۔ اکنون روشن خان بسفارش کسے اغماض می نماید، و می گوید کہ از غاصبان مچلکا پانزدہ روز گرفتہ اند کہ یا پروانہ خان صاحب بیارند تا خالی شدہ بدہند۔ در صورت صداقت مدعی و کذب مدعا علیہ و ثبوت حق مچلکا وغیرہ خلاف از دین داری است۔

۱۵۰

خداوند نعمت!

بعد ادای لوازم بندگی معروض می دارد - تا تحریر پنجم شهر جمادی الثانی احوال ما جمیع غلامان بعافیت است - ازان روز یکه درین جا آمده است موافق معمول یک بار با نواب ملاقات میسر آمد - چنانچه آن وقت از وکلای مرهته مشورت بود - حرف و حکایت بمیان نیامده است - و تنخواه غلام که من جمله تنخواه محل بود - ازان جا موقوف نموده، همراه سایر کرده اند - در صورت سابق هفت هشت ماهه وصول می شد - در سایر چهار پنج ماهه سال تمام به وصول می آید - به سبب دوستی میان مسرور یک چند توقف نموده ام - واگر نه صورت گذران درانجا قلیل مواجب و عدم وصول معلوم باری خدا رازق است - و از دو سه روز درحال غلام عسکری خان از سر نو توجه نواب صاحب معلوم میشود - چنانچه دیشب که گذشت پیش احمد خان فرستاده بودند - پنجاه روپیه بدست آمد - وگرنه مطلق التفات نبود - ونه برائے مجرائی رفت - مگر در سواری و غلام امان به طور سابق در سایر اخذ اخراجات کرده مطلق ذکر در مجلس کسے نمی کنند - امروز فردا ارادهٔ آمدن پیش مولوی فخر الدین است - شاید قریب روانه میشود - حضرت سلامت از تشریف آوردن نواب صاحب ارشاد خان بهادر و عدم حصول سعادت ملازمت غلام

عجب انفعال گشته، واللہ باللہ ہرگاہ کہ در اینجا تشریف فرمودہ یعنی پیش تجاور خان مطلق بغلام اطلاع نہ شد والحال کہ میر مکھو صاحب تشریف آوردند، غلام مستمند بہ سبب ناچاری ازیں سعادت ہم مقصر ماندہ است ۔ بجناب نواب صاحب عذرہا فرمایند، تقصیر ما معاف شود۔ تا حال فوج مرہٹہ از کوہ فراغت حاصل نہ کردہ است ۔ وتا کہ از انجا مرہٹہ کامیاب شدہ برنمی گردد۔ نواب از ینجا کوچ نمی کند۔ و دستار و جواہر کہ برائے احمد خان[1] آوردہ بودند، دو سہ روز است بہ مشورت حافظ الملک[2] پوشیدند۔ و عبداللہ خان[3] فردا رخصت خواہد شد۔ احمد خان و حافظ و نواب و راکھو (راگھو)[4] متفق علیہ اند۔ حافظ محمد سرور آداب کورنشات بجا میآرد۔

---

[1] نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد [2] حافظ رحمت خان [3] نواب عبداللہ خان پسر نواب علی محمد خان [4] مرہٹہ سردار

مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ

(فیما بینہم)

سلسلۂ مکتوباتیکہ سالکان و احباب حضرت مظہرؒ فیما بینہم نوشتہ اند

[ذیل کے مکتوبات (مکتوب ع ۱۵۱ تا ع ۱۷۲ جو حضرت مظہرؔ کے متوسلین نے ایک دوسرے کو لکھے ہیں) میں پہلے دو یعنی ع ۱۵۱ اور ع ۱۵۲ کسی "میر صاحب جیو" کے نام ہیں۔ مکتوب ع ۱۵۷ بھی انہی کے نام ہے اور خیال ہوتا ہے کہ مکتوب ع ۱۹۶ کے "پیر صاحب" بھی وہی "پیر صاحب جیو" ہوں گے۔

"پیر صاحب جیو" کے نام مکتوب ع ۱۵۱ جن "شاہ محمد" کی طرف سے لکھا گیا ہے اُن کا ذکر کلمات طیبات کے مکتوب ۶۶ بنام غلام عسکری خان میں ملتا ہے۔ غلام عسکری خان نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے اور شاہ محمد بھی۔ حضرت مظہر غلام عسکری خاں کو لکھتے ہیں: "مسموع شد کہ نواب وظائف قلیلہ رفیقان خود را کہ وجود بریکے ازینہا فائدہ دیگر دارد، بنابر غیر حاضری موقوف می نمایند۔ چنانچہ وظیفہ شاہ محمد کہ از یاران طریقہ است داخل ذیل موقوفان شدہ، اگر توانید بگوئید کہ بنابر دولت خواہی این قاعدہ را موقوف نمایند کہ ضرر دارد" (مکتوب ۶۶)۔ شاہ محمد کے مکتوب میں "حضرت پیر صاحب جیو" کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی سفارش پر دو شخصوں، حافظ محمد یوسف اور حافظ فتح اللہ کو جگہ دلوادی گئی ہے۔ اسی مکتوب میں لچھنی کی طرف سے بطور صفائی کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ لچھنی

نواب عماد الملک ہی کی سرکار سے متعلق ہوں گے۔

مکتوب ۱۵۲ میں "صاحبزادہ والا قدر محمد ذاکر جیو" کا ذکر ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نسل سے ہوں گے۔ مکتوب ۱۵۳ کے لکھنے والے نعمت اللہ، ممکن ہے کہ وہی صاحب ہوں جنکے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں ہے انھیں حضرت مظہرؒ نے مولوی نعمت لکھا ہے۔

غلام حسن کے دو مکتوبات مولوی عبدالرزاق کے نام ہیں۔ یہ غلام حسن امروہہ کے رہنے والے تھے۔ اور میاں غلام قادر شاہ سے بیعت تھے جیسا کہ مکتوب ۱۵۶ سے ظاہر ہے مگر حضرت مظہر سے بھی تعلق رکھتے تھے جیسا کہ اخوند محمد نسیم کے نام ان کے مکتوب (مکتوب ۱۹۱ مجموعۂ ہذا) سے بخوبی واضح ہے۔ مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں غلام حسن نام کے جن بزرگ کا ذکر ہے وہ شیخ غلام حسن برادر شیخ محمد احسان احمدی ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں اور مکتوب ۱۵۵، مکتوب ۱۵۶ کے غلام حسن سے جدا ایک اور شخصیت ہیں۔

مکتوب ۱۷۲ کے مکتوب الیہ ملّا محمد فاروق ہیں اسی نام کے ایک صاحب کے نام کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۸۶ ہے انھیں معمولات مظہریہ میں حکیم محمد فاروق لکھا گیا ہے۔ اور مکتوب ۱۶۳ کے مکتوب الیہ ملا تیمور حضرت مظہر کے خلفاء میں سے ہیں۔ اسی طرح مکتوبات ۱۵۵، ۱۵۶ کے مکتوب الیہ مولوی عبدالرزاق (یا ملا عبدالرزاق) بھی حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں ہیں اور مقامات مظہری

میں خلفاء کے ذیل میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔]

۱۵۱

سیادت مآب طریقت ایاب، مورد اسرار الٰہی، مظہر تجلیات حضرت نامتناہی کاشف دقائق معرفت، ہادی راہ ہدایت، برگزیدۂ اولاد حضرت زبدۂ ارباب طریقت، گل گلزار قدرت بے صنعت حضرت میر صاحب جیو!

از کمترین نیازمندان راسخ الاعتقاد و احقر ترین مستمندان واثق الانقیاد حافظ شاہ محمد بعد از عرض نیاز معروض خدمت فیض درجت باد کہ برطبق ارشاد گرامی و سفارش سامی حافظ محمد یوسف را و حافظ فتح اللہ را جاگیر کنانیدم و ہمیشہ امیدوار الطاف سامی ہستم و آنکہ بخدمت شریف کدام شخصے اظہار کردہ است کہ بخشی از حضرت خفگی دارد و می گوید کہ حضرت ہر کس سفارش نوشتہ می دہند ہمہ غلط است۔ من ہر چند از بخشی تکرار کردم و پرسیدم بخشی در جواب گفت کہ مرا چہ قدرت است کہ من این قسم حرف بجناب فیض مآب برزبان نسیان بیان بیارم۔ حضرت سلامت! ہر کسے کہ ضروری باشد حضرت برائے عبداللہ نوشتہ می دادہ باشند، پیشتر نصیب او است۔ مایان موافق مقدور در سعی کار سفارشی حضرت دریغ نخواہیم کرد۔ زیادہ ابرام نمودن موجب گستاخی و ترک ادب است۔

از راقم این عریضہ کہ حافظ نامدار نام دارد بعد از عجز بسیار معروض باد کہ بندہ را از زبان مبارک ارشاد شدہ بود کہ غائبانہ در حق این غلام سفارش بجانب حافظ شاہ محمد خواہند نوشت۔ حضرت من چہار ماہ شدہ است کہ از خدمت حضرت رخصت شدہ ام۔ و تا حال حضرت نوشتہ نہ فرستادند۔ امیدوار است کہ حضرت نوشتہ نویسند کہ حافظ

توجہ در حق این بندہ می کردہ باشد۔

۱۵۲

حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ، سیادت و نجابت پناہ، سالک سلک شریعت، واقف اسرار طریقت میر صاحب جیو سلمہ ربہٗ از مسکین .... بعد عرض تسلیمات معروض آنکہ اینصوب خیریت است و خیریت و سلامتی آن ذات با برکات شب و روز مطلوب۔ فقیر بحضور بیت اللہ شریف ہمیشہ مستدعی است کہ اللہ سبحانہٗ آن ذات با برکات را از آفات دینی و دنیوی نگاہ دارد و ترقیاتِ دارین نصیب گرداند۔ آمین یا رب العالمین۔

دیگر آنکہ چند مدت است کہ گاہے یاد نفرمودند۔ باعث آن زیادہ عمر است، و ازاں ذات شریف بعید است کہ فرض خدا جل شانہٗ ادا نمی سازند و بہ مستحبات عمل می نمایند۔ واللہ باللہ فقیر بسیار محتاج است، اگر حق فقیر عنایت فرمایند گویا ادائے فرض و مستحب خواہد شد۔ والا عاقبت کار باخداوند است۔ آن وقت را یاد نمی آرند کہ وقت ضرورت حاضر کردہ بودم۔ امید کہ آنچہ حق فقیر مبلغ سہ صد روپیہ اگر زیادہ نباشد آنرا ارسال فرمایند۔ والا بدست خدیجہ حوالہ نمایند۔ زیادہ والسلام۔ لہذا بدست صاحبزادہ والا قدر محمد ذاکر جیو عریضہ فرستادہ شدہ کہ وقت احتیاج است۔ و موکد شدہ کہ حق فقیر را دادہ ارسال فرمایند زیادہ چہ نگارش رود۔

۱۵۳

مخدومی مکرمی صاحبی مشفقی حضرت فقر و عجز پناہی جیو

ہمواره از آفات و بلیاتِ دوران مأمون بوده، خوش وقت و سلامت بر یادگاری کردگار خود باشند۔ از جانب کمترین خاکپاے اصحاب فقیر نعمت الله تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندگی بجاے خدمت آورده عرض می نماید که بیست سال شده که به سبب آشنائی اخوندزاده نزتوپه امید که خداوند برو رحم کرده باشد، بآن صاحبی غایة آشنائیم و چندین کرت مانند حضرت خواجه ور(؟) قدس سره بارادۂ ملاقات تشریف روانه می شوم۔ و باشتیاق تمام شوق مند رویت آن صاحبی ام۔ اما به سبب موانعات لایعنی منع می شوم۔ الحال از روے مہربانی اگر توجه باین فقیر بکنند که از موانعات بملاقات مشرف می شوم۔ و از دعاے خمس الاوقات یاد فرمایند که به برکت دعاے ایشان بقرب خدا و رسول برسم۔ چنانچه حضرت مرزا صاحبی قدس سره فرموده اند ؎

محمدؐ از تو می خواہم خدا را + خدایا از تو حبِّ مصطفےٰ را

نیز بیت حضرت ایشان است ؎

خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس

محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس

و فقیر را از خادمان دانند۔ و الحال بغیر (بسفر) کابل میروم۔ دعاے خیر فرمایند اگر بخیریت رسیدیم .... خواہیم آمد۔

۱۵۴

بجناب نواب صاحب و قبلہ نواب ارشاد خان صاحب عرض بندگی
قبول باد۔ و جناب عالی بعد رفتن نواب محب اللہ خاں بغلام گفتہ فرستادہ
بودند کہ ایشان صبح بے ملاقاتِ من نہ روند۔ بندہ خود از دو گھڑی شب
باقی ماندہ آدم فرستادہ بود۔ ہرگاہ آدم آن جا رسید۔ معلوم شد کہ
ایشان یک پاس شب باقی ماندہ، کوچ فرمودند۔ ناچار عرض نمودم
بنا بر اطلاع معروض داشت۔
غلام حسن در خدمتِ ایشان عرض بندگی معروض می دارند۔
در خدمت نواب صاحب حافظ بختاور خان صاحب بسیار سلام
گفتہ اند۔

۱۵۵

مولوی عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی صاحب مہربان مجموعۂ الطاف و احسان کرم فرمائے
از جانب غلام حسن بعد دعوات و تحیات مشہود ضمیر منیر
باد۔ سہ چہار صحیفۂ شریفہ کہ از روے الطاف مرسول داشتہ بودند۔
بفقیر رسید۔ خیلے فرحت و سرور حاصل گردید۔ او سبحانہٗ آن مہربان
را با این یاد آوریہا سلامت باکرامت داراد۔ و مضمون مندرجہ

معلوم شد۔ مبلغ ہفدہ روپیہ کہ محمد شاہ پیشوری دادہ اند، ازان صاحب سہو شدہ، آن مبلغان بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ متصل کلانور بود و مبلغ پنج روپیہ بنام عبدالرسول ولد محمد شفیع کہ نوشتہ ام، اوشان نیز ساکن بٹالہ مزبور اند۔ این مبلغان ہفدہ روپیہ و پنج روپیہ معرفت گل محمد بہ میاں عبدالغنی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور بدہند۔ میاں عبدالغنی این مبلغان بہ بٹالہ خواہد رسانید۔ و مبلغ سہ روپیہ بنام غلام رسول پدرِ عمر و مبلغ دو روپیہ بنام محمد نور بہ گل محمد بدہند۔ او این مبلغ سہ روپیہ را بہ غلام رسول کہ اورا صریحاً دادہ ام، و در خانۂ گل محمد می ماند، خواہد رسانید۔ و مبلغ دو روپیہ بہ محمد نور امام مسجد خود را خواہد داد۔ و در حق عبداللہ و دیندار نجار کہ ارقام فرمودہ بودند این ہر دو را بہ صاحبزادہ فتح علی خان ملاقات کنانیدہ، خاطر جمع نمودہ شد۔ و آنکہ مرقوم فرمودہ اند کہ مردمانِ بیرون جات ہرگاہ خطوط خواہند فرستاد۔ مبلغان بہ اوشان رسانیدہ، رسید گرفتہ، خواہم فرستاد۔ لہذا بہ موجب نوشتۂ آن صاحب، بہ ہریکے خط مرقوم شدہ ہرگاہ آن خطوط بہ آن صاحب برسند۔ اوشان را مبلغان دادہ، رسید نویسانیدہ، بفرستند۔

تفصیلِ مبلغان یک صد و شش روپیہ این است۔ محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ ہفدہ روپیہ۔ میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور پنج روپیہ۔ مولوی عبدالرزاق ساکن پیشور ہشت و نیم روپیہ۔ گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خان پنج روپیہ۔ غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزبور سہ روپیہ کہ از راہِ فراموشی محمد شفیع پدر عمر مرقوم فرمودہ اند۔ امام مسجد گل محمد مسطور

دو روپیہ - برادرِ عبداللہ مرحوم ساکن نزتوپہ متصل حضرون قاضی والہ
ہشت ونیم روپیہ - محمد عارف برادر کلان محمد کاشف ساکن
ہشت نگر در محلہ پڑانگ ہشت ونیم روپیہ - میاں مسعود پیرزادہ
ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی ہشت ونیم روپیہ - ملا خواجہ محمد
ساکن موضع ہنڈ برکنارۂ اباسند ہشت ونیم روپیہ - محمد اکبر خان
ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ دو روپیہ - امام مسجد محلہ بابڑہ
فضل محمد دو روپیہ - ملا ولی محمد محلہ بابڑہ سید قام دو روپیہ -
الہ یار ساکن محلہ بابڑہ دو روپیہ - ملا نسیم خلیفۂ مرزا صاحب ساکن
سوات ہشت ونیم روپیہ - ملا سیف الدین ساکن سوات خادم
مرزا صاحب پنج روپیہ - ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحبؒ ہشت
ونیم روپیہ - استاد ملا رحمت کہ در موضع الہ ڈنڈ می باشد دو روپیہ -

۱۵۶

شرافت وکمالات دستگاہ حضرت میاں جیو صاحب میاں عبدالرزاق سلمہٗ
از طرف مہجور الخدمت غلام حسن بعد از سلام سنت الاسلام
آنکہ نوازش نامۂ عالی بنام محمد شاہ ولد فلان کہ اینجانب واقف نیست کہ
کہ کدام است و محض ہم پیری است - لہذا معروض خدمت گرامی میشود کہ مبلغ
بیست و دو روپیہ کہ نصف منہ یازدہ روپیہ می شود منجملہ آنہا مبلغ ہفدہ
روپیہ بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن حضرت میاں غلام قادر شاہ ساکن قصبہ
بٹالہ کہ متصل ہفت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است و باقی پنج
روپیہ منجملہ روپیہ بالا بنام عبدالرسول ولد میاں محمد شفیع کہ در قصبہ بٹالہ
مسطور بخدمت حضرت میاں محمد شاہ صاحب معزالیہ مشرف اندبر سند - لکن

معرفت میاں عبدالغنی صاحب کہ در مسجد محبت خاں مدرس اند۔ چنانچہ میاں گل محمد نوریاف جیو کہ در کوٹلہ رشید خاں متصل مولوی محمد سلیم صاحب جیو می باشند خوب وجہ واقف اند۔ و این جانب را میاں گل محمد مسطور از عبدالغنی مسطور ملاقات ہمہ کنانیدہ بود، یا و شان مبلغ مزبور بدہد۔ چنانچہ میاں عبدالغنی جیو بخدمت صاحبزادہ جیو در قصبہ بٹالہ مذکور خواہد رسانید۔ چراکہ میاں عبدالغنی و ولایت شاہ و این جانب دست بیعت بخدمت فیض درجت حضرت پیر دستگیر میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور ہستیم۔ لہذا بخدمت سامی مصدعہ دادہ می شود کہ تحقیق ثابت فرمودہ مبلغ بایشان بدہند۔ و رسید از ایشان بگیرند۔ و دیگر آنکہ مبلغ مذکور از محمد شاہ ولد مدرس صاحب کہ من از و واقف نیستم کہ کدام کس است۔ از و گرفتہ حوالہ میاں عبدالغنی و ولایت شاہ کہ ہم پیر این جانب اند نمایند کہ حق بحقدار رسد۔ و میاں دیندار بخار بسیار تعقید نمودہ است کہ مبلغ مذکور از محمد حسین پراچہ نوشہرہ والہ گرفتہ بشار الیہما برسانند۔ درین باب تاکید تمام نمایند۔ و این قبض از مہر شیخ الاسلام مرقوم شدہ است، محض غلط است و نامنظور است مبلغ واپس نمایند۔

۱۵۷

میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ

میانصاحب مشفق فدویاں کرم فرمائے من سلامت

فدوی لعل محمد(؟) آداب کورنشات بتقدیم رسانیدہ معروض رای انور عالی می گرداند۔ فدوی را بر وجہ غلام دانستہ و شب و روز دعاے درحق فدوی می نمودہ باشند و از دست بندہ خدمتگاری فیقرانہ ہیچ نمی شود چراکہ

پرگنهٔ بیگانه و نوکری است - بنا بران بجناب فیض مآب معروض می دارد که یک هفته وظیفه برهان مبارک خوانند که ترقی و جمعیت فدوی گردد - ازان بنده هم خدمتگاری و غلامی فقیران بجا آرد - امید که لطف فرموده یک هفته وظیفه در جمعیت فدوی برهان مبارک بخوانند که جمعیت فدوی گردد و همیشه فدوی را غلام دانسته از والانامها ممتاز می فرموده باشند -

۱۵۸

سرکند خان (۱)

برادران عزیز القدران امین و رازمحمد و شاهبار و فتح خان و جمیع الردمنه ساکن (کذا) از این طرف عبدالله جان و علی محمد و سرفراز خان و دیدار و سجاد و امیر و حیدر خان و جمیع جرگه علی خیل بعد از دعای سلام آنکه قبل ازین خبر یافته بودیم که بعضے از کسان ایشان مردم بانزی کشته آمد - درین جاب آنچه فهمیده بود بطرف بانزی جواب فرستاده یک مرم (کذا) از خود بود و شمایان نیز گفته فرستاده بودیم که با صلاح و مصلحت اینجانب دست درازی نکنند - و این عجب کاراست که بدون خرد و صلاح مایان خونریزی کردند، خوب نکردند، حق بطرف خود داشتند، اکنون از جانب خصم دعوی بر خود روا نمودند و گله مندی مایان نیز بذمهٔ خود لازم داشتند - در آینده نگاهبانی خود نمایند و آنچه شده، شد - باز خود را ملامت کنند، خدا خواست صلاح کرده خواهد شد -

مهر

عبدالله خان
۱۳۰۱
ولد انور خان

۱۵۹

شاه صاحب مشفق مهربان از کمترین شاه علی بعد از سلام سنت
واضح رای عالی باد که بنده تا یوم تحریر مع حضرت وقبله و والده صاحبه متعلقان
خود بخیریت است۔ وخیریت ذات بابرکات از درگاه ایزد متعال مدام مطلوب
است۔ باقی احوال متعلقان آن خداوند اینست۔ احوال افلاس، بے سامانی،
فقر و فاقه چه بیان نمایم که در تحریر قلم نمی گنجد۔ و دیگر دختران محمدی بیگم و امامی بیگم
فوت گردیدند۔ و درین عرصه پنج سال که صاحب از اینجا تشریف برده اند، میاں
عزت الله صاحب از بریلی یکبار مقدار پانزده روپیه خرچ فرستاده بودند ویکبار متعلقان
خود طلب ایشان کرده بودند لیکن بنده ایشان را نگذاشت۔ بنابرین مقدمه که شاید مرضی
آن صاحب نباشد تا حال آنجا هستند۔ و درین بے سامانی در گوشهٔ عافیت نشسته
بحرمت آنخداوند و عصمت خداوندگانی بسر می برند۔ و خانمان صاحب را دعا می کنند۔ آنچه
صاحب کردند کس ظالم به مظلوم نمی کند و ما که این کتخدائی بصاحب تجویز کرده بودیم
دانسته بودیم نام حضرات درمیان بود بعزیب صاحبزادگی آن فریب خورده بودیم
که شاید وفا خواهند کرد لیکن آنچه شرط بیوفائی را بود بظهور آمد۔ خوب حیا بر خلق اگر
رفت ترس خدا هم رفت۔ خدا از حق ایشان بخواهد پرسید و حق شرعی ایشان است
حق شرعی را هم ترس خدا را فراموش کردند۔ از شان پیرزادگی بعید بود۔ هزار حیف۔

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

حال هرچه شد، شد۔ برای خدا و به ارواح طیبات حضرات خود را تا اینجا باید رسانید
وگرنه کار از دست میرود تا حال بهر نهجے که گذشت گذشت و حالا از ما هیچ نمی شود۔
کار از دست میرود و حرمت و آبرو در تغافل ماند۔ خود شرط است آبروی شما است۔
پیشتر مختار اند هرچه بخاطر بیاید بکنند۔ ما بری الذمه شدیم و از جانب سعیدن بیگم
که خوشدامن شما است بعد از سلام مطالعه نمایند که سبحان الله ما باعتبار پیرزادگی

شما نظر بناموس کریم و صاحب بناموس ما نظر نکردید - حیف به بیزادگی و بخیابیت
که در عالم جوانی و بے سامانی گذاشته چنان رفتید که از پرچه کاغذ هم یاد نکردید -
چه جاے آنکه خرچ فرستادن و صاحب مختار ماند - خیر شما است تا حال آبرو شما
را از ما ماند و حالا نمی ماند - سعیم روز مردار هم حلال است - براے خدا خود را
در اینجا باید رسانید - و از جگر گوشه‌ے بندگی بعد نیاز قبول باد و از متعلقانه بندگی
مطالعه فرمایند و از مردمان بنده بندگی قبول باد - و از حاجی بیگم حویلی والی سلام قبول باد -
و هیچ معلوم نیست که صاحب خود را کجا گم کردند - هیچ خبر زیستن و مردن
آنخداوند اینجا نمی رسد - خوب هر نهجے که باشد خود را زود باید رسانید تا تسلی
ایشان شود و گرنه ایشان هر دو مادر و دختر ازین جهان انتقال می کنند -
و ملا نسیم این خط را بخدمت عالی خواهد رسانید - جواب این زود عنایت خواهد
فرمود - زیاده حد ادب - و بخط بنده نظر نخواهند کرد نظر بمطلب خواهند فرمود -

۱۶۰

بگرامی خدمت میاں صاحب میاں ابوالعوالی سلمه الله تعالیٰ
الداعی بالخیر ابوسعید بعد سلام و سلامتی اینجا آنکه فقیر در اینجاے قرض
قرضدار بقال و گازر شده چنانچه بقال تقاضا میکند - گازر پارچه پوشیدنی
نمی دهد - لهذا مرقوم در خدمت می گردد که از میر صاحب جیو سلمه الله تعالیٰ دو روپیه
قرض برای اینجانب گرفته بفرستند - ان شاء الله تعالیٰ نقد ادا کرده از اینجا
خواهد رفت - والسلام مع الاکرام -

۱۶۱

شاه نور خان جیو برخوردار سعادت مند سلامت

از طرف قاسم بیگ بعد دعای معلوم باد که احوال اینجا بخیر است
و خیریت ایشان مطلوب شما را بیست و دو روز شده که دختر را برده
رفته اید و آن درمیان چنین تحفه(؟) تا چهار خط نفرستاده، همه ها می پرسند.
باید که به دیدن خط خیریت بنویسید و بر حسینی قائم مددهم ....
جدا می خواهد و برادر و همشیرها همه برای خرو یاد می کنند و والده را خون در غم
شده از خوردن و نوشیدن بند محتاج هم و برای خبر متفکر هم. بنابران به زودی
خبر دختر باید فرستاد، والا نه در عاقبت دامن گیر خواهد شد. به حسینی دعا
برسد. شب و روز سرگردان می مانم. تصدق رسول خدا، دیر نکنید که
صورت تو نه بینیم.

۱۶۲

فضیلت پناه کمالات دستگاه اخوند صاحب مهربان سلامت

احقر اراده موافق وعده می داشت لیکن اراده الله سبحانه چنین
بود که امروز و فردا یک کارے بظهور آمده انشاءالله تعالی بروز جمعه دران
کار یکه جائی مقرر است خواهیم کوشید. والسلام.
پیر صاحب تسلیمات معروض باد.

۱۶۳

برادر عزیز گرامی قدر ملاّن تیمر و لعل خان بعافیت باشند-

از جانب عبدالعزیز خان بعد از سلام واضح باد، الحمد لله والمنة که احوال اینجا بفضل الهی مستوجب شکر- و خیریت آن برادران شب و روز قرین حال خط در جواب فرستاده بود رسید و کیفیت مندرجه معلوم گردید و بعد ازین ماه دردی رمش بعاش (کذا) ارقام یافته معلوم شد- یقین که مدرس سراغ دارند هرگاه سراغ بدست آید- همان وقت بجا اطلاع دهید که از گرفته آمد- وهمواره برالودی (کذا) اینجانب لعل خان را می فرستاده باشد از خبرگیری غافل نشوید و اگر فتح خان آمده باشد، زود بنویسید که موجودات ما پایان بران موقوف است- هرگاه می آید- موجودات ساله (کذا) می شود واحد موجودات از سرکار رسید- یقین که بمشار الیه بگوئید در نمک عالی سرکار که از انجا در آمده شد او در پیه ادام برد (کذا) اینجانب قرآن شریف آن برادر و سراسر در جان یکجا بود الا هر دو مانده و کافی اسباب از نمک حرامی نوبران دلدر مال ماسد (کذا) و یقین که صراسان اینجانب از ساهوکار وغیره تحقیق کرده مفصل بنویسند که خاطر جمع و اینمعنی از سعی قسمت خود بعمل آمد- حالا تلاش مبلغ ها دلعدسه (کذا) هرگاه چیزی مبلغ که بدست آید رخصت گرفته برای بیماری و سرانجام در بهر (کذا) خواهم رسانید و حالا از بی اسبابی مسطور معراں (کذا) اگر چیزی سس .... اسباب .... معلومه .... و این لشکر کو سعک یار بدیده کوشش برده بشب آشکار کرد، باعث بدجاری شد (کذا)

۱۶۴

حاجی محمد رسول را معلوم باشد که غلاف حضرت سوینه که نزد محمود است اگر چهار پنج روپیه می دهد البته خرید کرده بیارند، توقف نکنند و برای میر ابوالحسن یک عدد عینک و یک عدد جمجمشوزه و کتاب موسی نامه و سفینة الاولیاء خرید بیارند. مبلغ خواهم داد. و برای میر احمد و نظر احمد و سید احمد سه لونگی خورد خرید بیارند، تاکید اکید دانید.

اگر ملا خشحال (خوش حال) می آید همراه آرند و اجناس که نزد شما است فروخته مبلغ آرند و بوریا که در خانه اند و یک دیگر خرید ضرور آرند و آنچه اجناس فروختنی باشد که آورده نمی توانید. چنانچه پالنگ وغیره و صندوق نیز همراه آرند.

بخدمت میر صاحب جیو قبلهٔ دوجهان از جانب حاجی بی بی و والده میر محمد علی و میر احمد بندگی رسانند. از جانب حاجیانی عابده خانم، عرب خانم، الله یار خان، محمد عظیم و مادر محمد عظیم زبیده و قبیلهٔ محمد طاهر جانی خانم، جبل بیگ خان صاحب. مرزا خان جیو را سلام رسانند. نور نساء خانم بندگی رسانند.

قصص الانبیاء که نزد آن برادر است، ضرور همراه خود آرند.

۱۶۵

اخوند صاحب مهربان فیض بخش فیض رسان میر مناقب صاحب

واخوند محمد سلیم صاحب ازین جانب ہمت تسلیمات وتعظیمات بہر دو دست قبول باد بالنون والصاد۔ بعدہٗ آنکہ بندہ محتاج دعاے آنصاحبان است، بدعا یاد آورید۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر خواست فدا بجیب خان ہم بدہلی زود می آید۔ بدیدن صاحبان میرسم۔ از طرف مایان بملاّ ظفر سید بندگی ما رسانید۔

زیادہ والسلام۔

۱۶۶

میر صاحب مشفق مہربان سلامت

از جانب حاجی اماں (امان) بعد سلام واضح باد چون یک تھان قیمت سوا دو روپیہ مصحوب شاہ محمد خان فرستادہ بود صاحب نوشتہ بود کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد آمدن ملا امان خان نوکری برخوردار حافظ عبدالرحیم کردہ (کذا)۔ چون رفتن بندہ یکایک جلدی بطرف آنولہ شدہ است فردا دوپہر...... انشاء اللہ تعالیٰ روانہ خواہم شد۔ دیگر.... صاحب را نوکری اخوند حاصل (کذا) خیلے ..... برای برخوردار..... بہر کہ خواہد فرمود دو روپیہ خواہد رسانید۔

البتہ دو روپیہ را روغن بیارند۔ از حافظ عبدالرحیم و حافظ یار محمد سلام بندگی برسد۔ برای ساکو (کذا) فرمایش نمودہ اند۔ اگر اتفاق شود البتہ یک روپیہ را براے اینجانب بیارند۔ زیادہ چہ۔

از قاضی محمد اشرف سلام برسد۔ اگر دو روپیہ را روغن آرد خریدہ خواہد فرستاد۔

۱۶۷

دادا جی صاحب مشفق مهربان امیدگاه قدردان سلمہ ربہ

از بندہ محمد عجب بعد عرض عبودیت و بندگی معروض رای خورشید انجلای

می دارد - در بیجا خیریت است و خیریت آن مشفق مهربان قدردان لیل و نہار از

درگاہ رب المعبود خواہان و مستدعی است - بندہ بے رخصت آنصاحب

درین طرف آمدہ بزبان مبارک فرمودند کہ از شما رہ جیبیا (کذا) جاگر صاحب

می دہانند - چون بہ چہار رسیدم از رام خان زر وصول نیافتم - بر خضرخان

(خضرخان) تنخواہ دادہ اند چنانچہ نزد خضرخان رسیدم جواب دادند

کہ بہ بنارس بیائید از انجا زر شما را می دہانم - اگرچہ بہ بنارس ہم رفتم

لیکن از انجا ہم زر خود وصول نیافتم مبلغ یک صد و چہار روپیہ بر خضرخان

طلب این کس می برآمد - بنا بران سحدرمان (؟) شد - مبلغ مذکور از خضرخان

الله برار الیہ (؟) بگیرند - بالفعل در بندر سورت رسیدہ ام

برای ہمین کار کہ در پیش است درین تردد ام - اکرام خان در سورت

شنیدہ کہ در ارکات ہستند بہمان جا رفتہ بخدمت آنجا مرتبہ جا و دان

خواہند رسید - با ملا میان اخوند میان سلیم جیو کہ مدارات و لوجہ خواہند

فرمود، گویا برای بندہ عنایت فرمودند ہیچ چیز از طعام یا پوشیدن پارچہ

سوای اگر زمین خواہد امید رعایت مراعات خواہند فرمود - اگر خواہد شنید

کہ برخوردار محمد سلیم مدارات و رعایت ازان عربی نہ شد این نیاز مند

آزردہ خاطر خواہم شد - واز ملاقات ہم محروم - برخوردار درگاہی خان

و رسلت خان (؟)، و رحیم داد خان و نظام خان (؟) و عظیم خان دعا برسد -

خویداد خان و رسول خان و رضا خان و جمیع حاضران خورد و کلان سلام برسد - بخدمت خیدر خان (خضر خان) و جمال خان و انور خان و جمیع یاران سلام برسد - ازین ملک رخصت شده از بنارس در بندر سورت رسیده ام - در دلداری اینجا رسیده برادر .... خواهم کرد -

۱۶۸

حقائق و معارف آگاه شاه نور الله درویش از قدیم الایام به این مخلص رابطهٔ خاص مستحکم بدرجهٔ کمال دارند - چنانچه کارے ضروری درپیش است که تفصیل آن روبرو آن مهربان شاه موصوف اظهار خواهند نمود - امید که توجه بلیغ نموده بموجب اظهار خطے به نجیب الدوله بهادر نوشته عنایت سازند - و درین مقدمه هرچند که سعی موفوره خواهند فرمود، کار متوقع خواهد گردید و نیز رضامندی کمال این دوستدار است که عند الله اجر عظیم و عند الرسول صورت جمیل خواهد شد -

۱۶۹

اخوان صاحب جناب بهائی حافظ نور جیو سلمه الله تعالی

بنده رکن الدین بعد ابراز لوازم نیاز سلامت مندی بتقدیم رسانده معهود رای گردانیده می آید - محبت خان میرسد - باید که از حضرت صاحب قدمبوس گذانیده دهند و همیشه از مهربانی نامه سرفراز می فرموده باشند - زیاده چه -

۱۷۰

عبداللہ خان جیو سلمہ اللہ تعالیٰ

صاحب و قبلہ مہربان مشفق قدردان کرم فرمای نیازمندان از صوب کمال خان بعد از بندگی و سرافگندگی واضح رای شریف باد۔ از طرف ملا داکور و اخون ایمن بندگی برسد۔

آدم را بخدمت شما فرستادہ بودم۔ تا ہنوز نہ مبلغ رسید و نہ آدم آمدہ۔

بندہ در این جا در آزار گرفتار بودم، و زخم دارم و چیزی برای خوردن و پوشیدن ندارم و قرض دار شدہ ام۔ مشفق خود دانستہ، طلبیدہ بودم و در مرادنگر[۱] سکونت دارم۔ و قرض شما نہ خواہد ماند۔

بسبب قرض در بند افتادہ ام۔ عبداللہ و عبدالرسول آدم معتبر شیخ اللہ یار را مکرر بخدمت روانہ نمودہ ترصد کہ مبلغ چہار روپیہ قرض بدست مشار الیہ مرسول دارند کہ بندہ خلاص شود۔

پس و پیش زود ادا خواہم کرد۔

ضرور ضرور آدم را چیزی دادہ زود رخصت فرمایند۔ سوای یک روز معطل ندارند کہ رہائی شود۔

و مدام ممنون احسان خواہم ماند و قرض شتاب ادا خواہد

---

[۱] مرادنگر (ضلع میرٹھ)

شد۔
اگر آدمِ سابق را چیزے دادہ باشند اطلاع بخشند کہ درین
جا گرفتہ شود۔
و جوابِ این خط نوشتۂ خیر اندیش را سربلند دارند۔ زیادہ
ازین چہ تاکید رود۔
ایام مخلص نوازی مدام باد۔
درین وقت منکی باید کرد کہ تمام عمر احسان مند خواہم
شد۔ و قرض واجبی ادا خواہد شد۔
والسلام۔

۱۷۱

حضرت صاحب قطب الدین جیو مدالله اجلالهم، رشدِ حقیقی مربیٔ تحقیقی سلامت۔

کمترین نصرالدین تعظیم و بندگی و قدمبوسی معروض بجناب ملازمانِ آن فیض مآب می گرداند از آن روزے که از خدمت فیض موہبت آن قبلهٔ حاجات وکعبهٔ مرادات این غلام با اعتقاد تمام مہجور و دور گردیده شب و روز دلِ نیاز منزل به گرامی خدمتِ آن قدوة الکاملین در حضور می ماند۔ امّا لاچار۔

باقی شب و روز امید از آنجناب این است که ہرگز ہرگز از نوازش و یاد دلی و دعا تغافلی نخواہد فرمود۔

این کمترین حلقهٔ بندگی در گوش دارد۔

واگر در باب طلب این غلام ایمائے گردد تا قدم از سر ساخته به گرامی خدمت مشرف شود۔ تا این چنین کرم نه فرمایند دل از طرف برخاسته شود۔

زیاده بجز بندگی۔

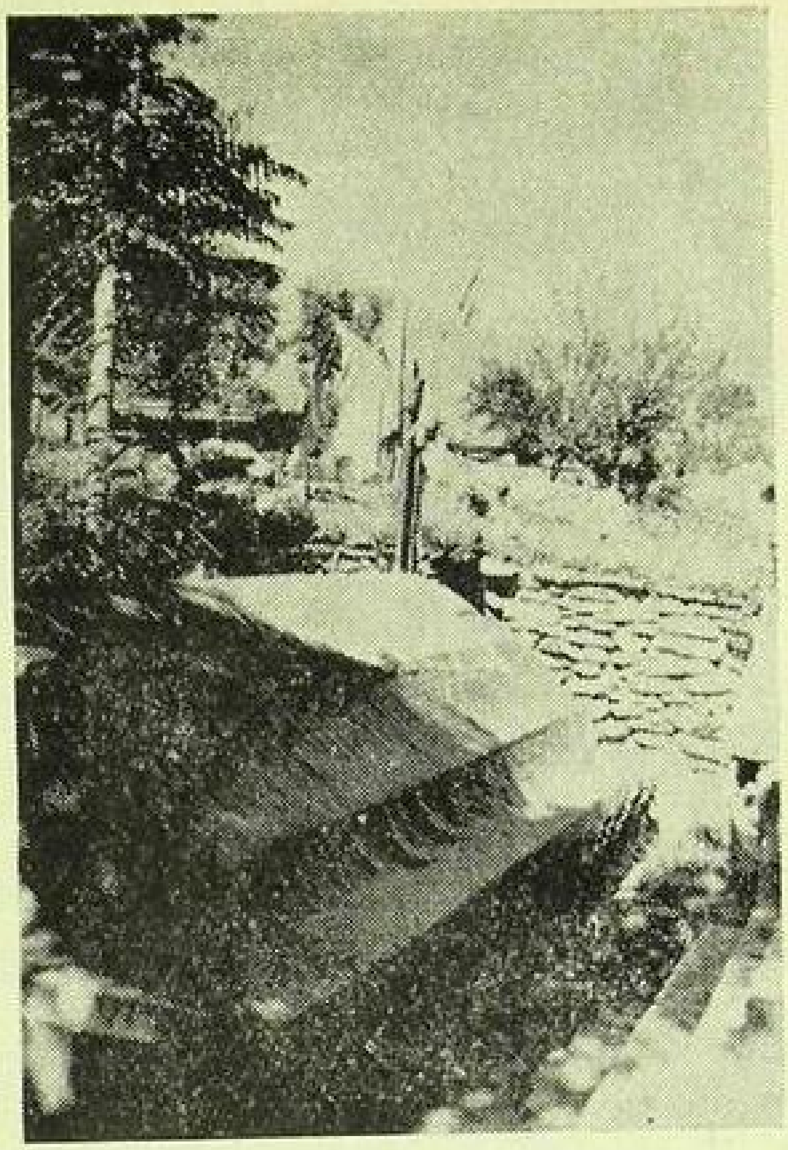
واز احمد خان سلام نیاز انجام و بندگی با تمام نیازمندگی مقبول فرمایند۔

۱۷۲

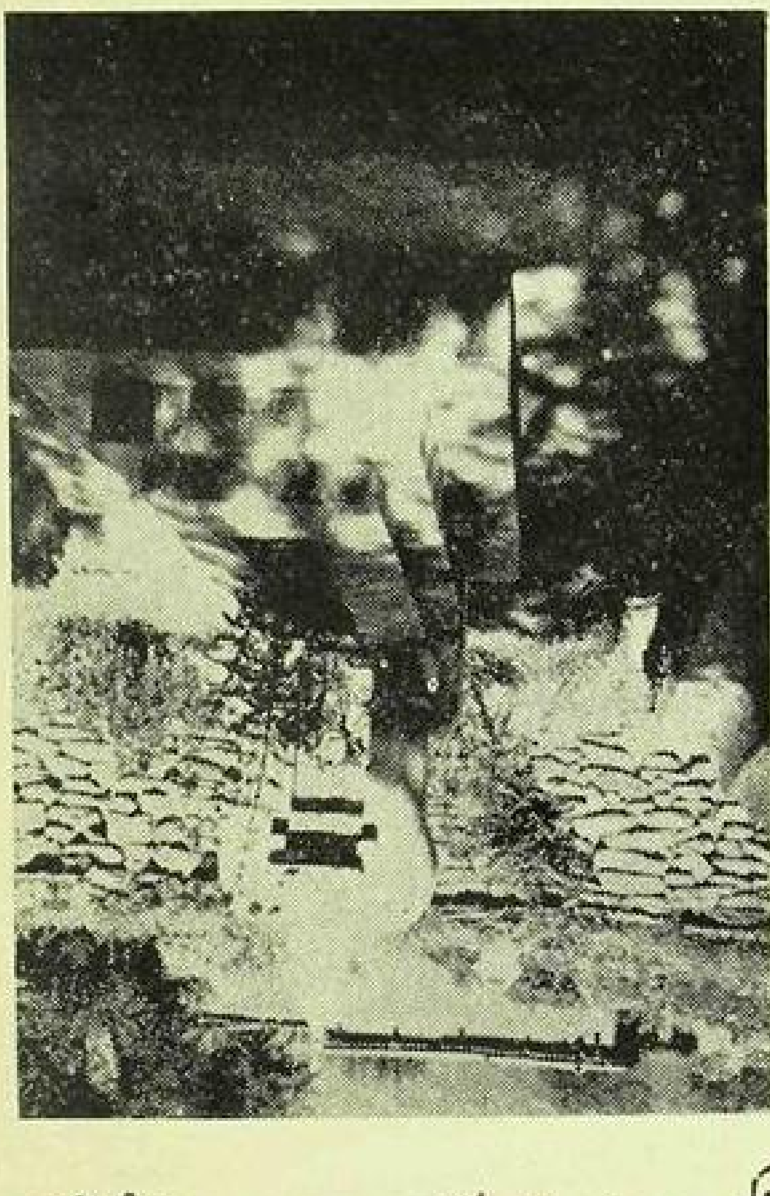
مشفق مهربان عواطف و الطاف نشان ملا محمد فاروق سلمه الرحمان۔

از خیراندیش حاجی عبدالخالق بعد تسلیمات شوق آیات و آرزوے ملاقات بهجت سمات مشهود ضمیر منیر فیض تخمیر می گرداند درین جا بسبب قحط غله و انسداد وجوه روزگار بر مردم قیامت و واویلا می گذرد۔ چنانچه اسباب گذران بنده نیز علی هذا القیاس بنابران صاحب را مشفق و مربی خود دانسته متصدع می گردد۔ پروانه هشت آنه یومیه این جانب بر مال نگینه که از مدت مدید بسبب ضعف پیری و ناسازی نزد فقیر است، آن را درین رقیمه ملفوف ساخته در خدمت آن شفقت و رحمت دستگاه ارسال داشته، امید از کمال خوبی ها و آشنا پرستی هاے آن صاحب این است که بفقیر زاده بسیار توجهات و سعی کامل مبذول داشته یومیهٔ بنده جاری فرمایند که موجب غایت احسانها و باعث دعا هاے بهبودی هاے ظاهری و باطنی خواهد بود و دیگر هر چه مرضی باشد، ازان هم عدول نخواهد شد۔

والسلام۔



اوتچ (دیر) میں مُلّا محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس۔



مزار حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان مرحوم، جو ملّا نسیمؒ کے
مزار کے مشرق میں دو فٹ کے فاصلے پر ہے۔ مغربی
جانب ملّا محمد نسیمؒ کے مزار کا ایک حصّہ بھی نظر آ رہا ہے

(۲)

بابِ نسیمؒ

مشتمل بر بست و ہشت ۲۸ مکتوبات بنام اخوند

محمد نسیمؒ

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

بنام اخوند ملا محمد نسیمؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) کے چار غیر مطبوعہ مکتوبات یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے مکتوب میں ملا محمد نسیمؒ کے "عنایت نامے" کے پہنچنے کا ذکر ہے کہ اس کے ساتھ ایک تسبیح اور نافہ مشک بھی موصول ہوا۔ دوسرے مکتوب میں ہے کہ ملا سردار کے ساتھ ملا محمد حنیف اور ملا زبردست بھی آئے تھے لیکن موخر الذکر دو حضرات (جن میں سے ایک ملا محمد نسیمؒ کے خسر تھے) پانی پت سے رام پور چلے گئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال تک پانی پت میں قیام پذیر رہیں اور اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں۔ یہ بھی ہے کہ مرزا شاہ علی (۱) (حضرت مظہر کے متبنیٰ) عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بڑے صاحبزادے میاں مداری میرے پاس ہیں اور چھوٹے صاحبزادے میاں نظامی اپنی والدہ کے ساتھ عظیم آباد (پٹنہ) میں اپنے ماموں کے یہاں ہیں۔ صاحبزادی امینہ کا عرصہ ہوا نکاح کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ شاہ علی کی دوسری بیوی سے جو بچہ تھا،

۱- اردو مکتوبات کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ "شاہ علی ان کا (اہلیہ کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے"

وہ اور اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ اسی مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ) کے متعلق ہے کہ وہ مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے بڑے صاحبزادے احمد اللہ (المتوفی سنہ ۱۱۹۸ھ) اور دوسرے صاحبزادے صبغۃ اللہ بھی عرصہ ہوا کہ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے مکتوب کے آخر میں حضرت قاضی صاحبؒ کی مہر سنہ ۱۲۱۶ھ کی لگی ہوئی ہے (۱) اور ملا سردار کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دو سال سے یہاں ہیں اور ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکتوب نمبر ۲ جس میں ملا سردار کی آمد کا ذکر ہے سنہ ۱۲۱۴ھ کا ہوگا۔ اسی مکتوب میں ہے کہ احمد شاہ دردرانی (۲) کئی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا لیکن اس سے مسلمانوں کو زیادہ ضعف ہو گیا، کیونکہ مسلمانوں کے سردار منتشر ہو گئے اور سکھوں نے لاہور کے علاوہ سرہند پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں کے مزارات کو بھی توڑ دیا۔ اب سنا ہے کہ شاہ امان اس طرف جہاد کی غرض سے آنے والا ہے۔

اس کے بعد ہی چوتھا مکتوب لکھا گیا ہوگا جس میں ملا سردار کا ذکر ہے کہ وہ دو سال تک یہاں رہے اور صاحبزادہ دلیل اللہ سے کتابیں پڑھیں۔ یہ بھی ہے کہ اب ملا سردار وطن جا رہے ہیں

۱۔ فارسی مکتوبات کے صفحہ ۲۳۳ میں ہے کہ قاضی صاحبؒ بعینہ مہرا پنے پاس رکھتے تھے
۲۔ درانی کو دردرانی لکھا ہے۔

تاکہ شادی کریں، آپ انھیں "توجہ" دیں۔ وہ چار مکتوبات یہ ہیں:-

۱۷۳

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
سلامت۔ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا
واشتیاق ملاقات بہجت آیات کثیر البرکات واضح راے گرامی می گرداند۔
الحمد للہ کہ فقیر معہ متعلقان بخیر و عافیت ست، و بہ دعاے ترقیات درجات
وکثرت برکات صاحبان مشغول واز کثرت گناہان خایف و با آخر رسیدن
عمر و ضایع شدن آن در امور لاطائل نادم و پشیمان و بدستگیری کردن صاحبان
بہ دعاے حسن خاتمہ و مغفرت ذنوب ملتجی است اعینونی یا عباد اللہ
الصالحین بالدعاء یغفر اللہ تعالیٰ لی ولکم ویرحمنا اللہ
تعالیٰ وایاکم۔ عنایت نامہ سامی معہ سبحہ و نافہ مشک رسیدہ بر سر و چشم
نہادم۔ حق تعالیٰ بہ این الطاف و مہربانی ہا سلامت دارد، و ملاقاتہاے
مستوفی باہم در فردوس اعلیٰ و دار الوصول المعلیٰ میسر آرد۔ وما ذالک
علی اللہ بعزیز، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد البشیر
النذیر و علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین
وعلیٰ آل محمد واصحابہ اجمعین وعلیٰ جمیع عباد اللہ الصالحین۔
برخورداران گرامی قدر محمد جیو و غلام محمد وغیرہما و والدات شان و جمیع
یاران طریقت و محبت سلام مطالعہ نمایند و بر شریعت و طریقت و
محبت مشایخ مستقیم باشند۔

۱۷۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخون صاحب شفق مہربان اخون ملا محمد نسیم جیو سلمہ ربہ سلامت، بعد از سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بہجت آیات مطالعہ فرمایند، الحمد للہ کہ فقیر بخیریت ست ومحمد دلیل اللہ ومحمد صفوۃ اللہ پسر مولوی احمد اللہ مرحوم بفضل الٰہی بخیریت اند ومولوی احمد اللہ مرحوم ومحمد صبغۃ اللہ مرحوم از مدتہا رحلت کردہ بودند۔ شنیدہ باشند۔ بی بی صاحبہ والدہ مرشدہ اہلیہ حضرت ایشان شہید رض از چند سال در پانی پت تشریف می داشتند حالا از شش ماہ در شاہ جہان آباد تشریف می دارند۔ مرزا شاہ علی را مدت مدید شد کہ رحلت کردند۔ دو پسر گذاشتہ اند۔ یکے میاں مداری در پانی پت در فقیر خانہ تشریف دارند۔ ومیاں نظامی پسر خورد ایشان مع والدۂ خود در عظیم آباد پٹنہ نزد خال خود ہستند وبی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی از مدتے نکاح کردہ دادند۔ دو پسر خورد شاہ علی کہ اہلیہ دوم بود فوت شدہ ومادر او ہم نیست واز یاران حلقہ میاں محمد مراد صاحب ومولوی غلام علی صاحب ومیاں عبد الباقی صاحب ومیاں محمد احسان صاحب بخیریت اند۔ ومیاں محمد احسان در رام پور اند۔ ودیگر صاحبان در شاہ جہان آباد۔ مولوی غلام علی صاحب بر مسند ارشاد نشستہ اند۔ عالمے از ایشان مستفید می شوند۔ مولوی محمد صدیق صاحب از مدتے رحلت کردہ اند، ملا محمد حنیف وملا ز برد ست وملا سردار صوفیان آں مہربان بخیریت بے نہایت رسیدند وخط آں مہربان ساییدند از ادراک احوال شریف بسیار خوشنودی حاصل شد۔ الحمد للہ

که بر مسند ارشاد نشسته عالم را منور بسازند، فقیر را در وقت صافی به دعاے حسن خاتمه یادی آورده باشند و بودن چهار پسر و سه صبیه و دو مستورات هم معلوم شد، و ملا محمد حنیف و ملا زبردست از پانی پت بطرف رام پور روانه می شود، راهِ شاه جهان آباد محظور است، ارادهٔ شاه جهان آباد نه کرده اند. اگر فرصت می یابند براے مزار حضرت ایشان از رام پور به شاه جهان آباد هند رفت و الا ارادهٔ وطن خواهند کرد. عرضی و بوریاے مصلی و سه مشک نافه و یک کاسهٔ چوبی و سه تسبیح زیتون که براے والده مرشده تحفه فرستاده بود دید ملا محمد حنیف نزد فقیر گذاشته روانه رام پور شدند. عرضی و اجناس تحفه مذکوره هرگاه کسے معتبر روانهٔ دهلی خواهد شد، بدستِ او فرستاده خواهد شد و دو تسبیح که به فقیر فرستاده بودند رسید. ملا سردار چند روز در پانی پت نزد فقیر ارادهٔ اقامت دارند. بعد ازین باید دید، از طرف محمد دلیل الله و محمد صفوة الله سلام و نیاز مطالعه فرمایند. محمد صفوة الله بفضل الٰہی کتابہاے صرف و نحو خوانده است. حالا کتاب ہاے منطق می خواند.

۱۷۵

الحمد لله رب العالمین و صلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

اخوند صاحب مشفق مهربان اخوند ملا نسیم صاحب سلامت. از فقیر محمد ثناء الله پانی پتی بعد از سلام سنت و اشتیاق ملاقات بهجت واضح راے گرامی باد، دو سال شده که خط آں مشفق مصحوب سه کس از طالب علم که یکے از آنها ملا سردار بود و یکے خسر شما و یکے مرد دیگر رسیده بود و از آں خط خبر صحت مزاج گرامی حلقه دریافت شده بود. شکر الٰہی بجا آورده بود.

حق تعالیٰ باصحت وتندرستی وجمعیت ظاہری وباطنی مشغولی بطاعات و
ترویج طریقهٔ علیه احمدیه مجددیه حرسنا الله تعالیٰ به اسرار اہالی ہا داراد، دو کس
از اینہا یک دو روز مانده به طرف رام پور رفتند، مارا احوال شان معلوم نیست
وملا سردار از دو سال در این جا تشریف دارند، وبخیریت ہستند، در تحصیل
نسبت علیه وخواندن ہدایه ومشکوٰة مشغول اند، خبر خیریت ایشان به اقربای
ایشان باید رسانید۔ فقیر مع توابع بخیریت است لیکن از غلبه کفر تنگ دل،
سابق از مدتہا در ہندوستان اسلام ضعیف بود و مدتے کالت روافض
وتشویش آسیب سکھاں بود واز قریب ده سال تسلط مرہٹه است، ہرچند
دروجوه دنیا داری چنداں اذیت نیست، اما ظہور رسوم کفر ومغلوبی سلمانان
درویشان را بسیار ناخوش می دارد۔ بادشاه اسلام ولشکر مسلمانان توفیق
جہاد واعلاء کلمة الله ندارد، ظاہرا باہم درمسلمانان خرخاری ست، سابق چند
بار احمد شاه درانی خدایش بیامرزاد درہندوستان آمد، به مسلمانان تضعف
تصدیع رسید وہیچ بندوبست نه شد سرداران مسلمان برہم شدند وملک لاہور
وسرہند در تسلط (۱) سکھان رفت۔ مزارات حضرات را شکستند وجہا جہا کردند
ہیچ تدارک نشد، حالا مسموع می شود که شاه امان به اراده جہاد این طرف
می آید۔ خدا کند که مسلمانان تصدیع نه کشند وکفار مستاصل شوند وغلبه اسلام
وعزت مسلمانان به ظہور آید۔ والسلام علیکم ورحمة الله۔

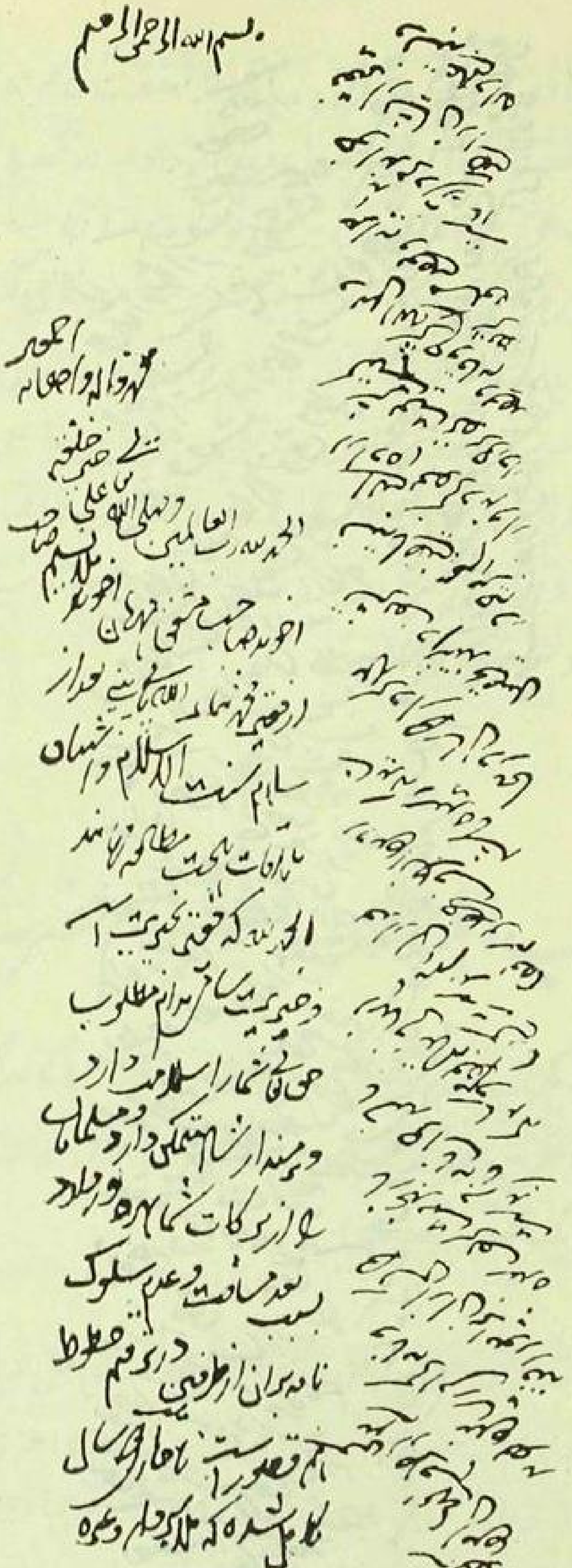
مہر: ثناء الله
۱۲۱۶ھ

۱۔ در ۱۱۷۷ھ مطابق ۱۷۶۳ء

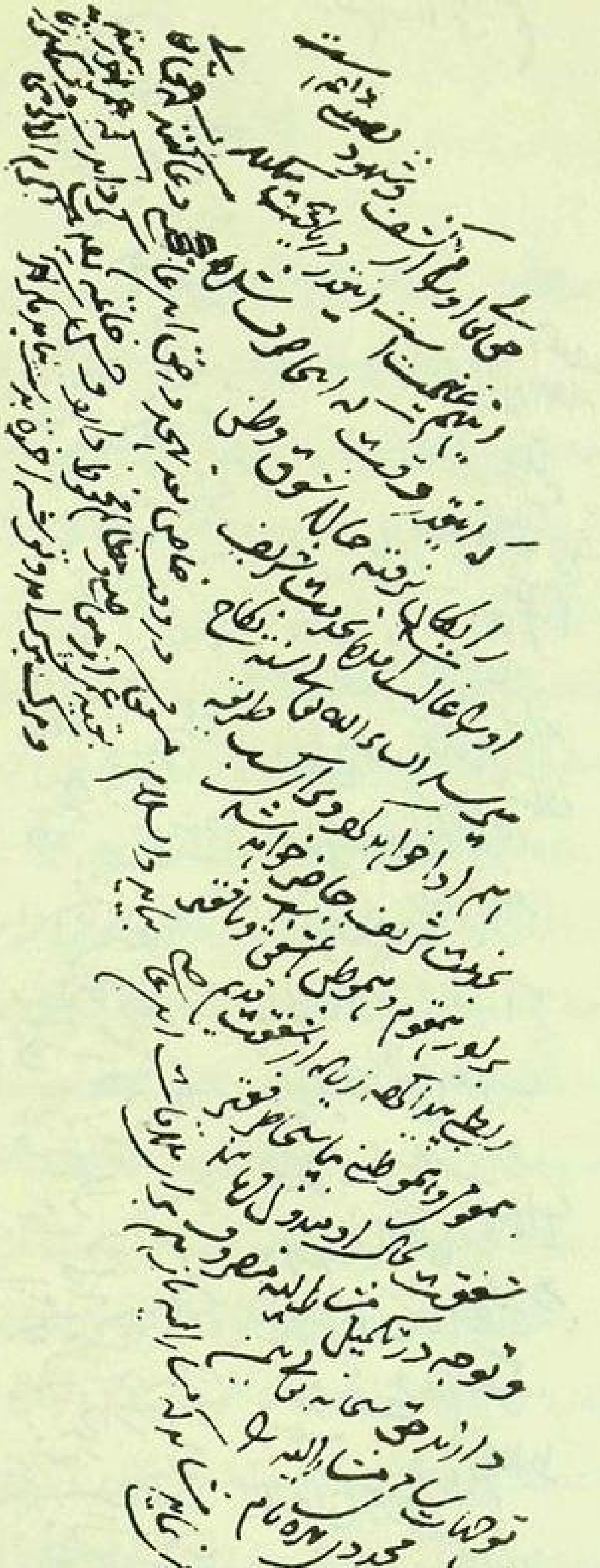
۱۷۶

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین وصلی الله
تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

اخوند صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب از فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و اشتیاق ملاقات بہجت مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ فقیر بخیریت است و خیریت سامی مدام مطلوب، حق تعالیٰ شمارا سلامت دارد، و بہ مسند ارشاد متمکن دارد و مسلمانان را از برکات شما بہرہ ور دارد، بہ سبب بعد مسافت و عدم سلوک نامہ بران از طرفین در ترقیم خطوط ہم قصور است، ناچار دو سال کامل شدہ کہ ملا سردار وغیرہ سہ کس از طرف . . . . .
آمدہ بودند و نامۂ گرامی رسانیدہ بودند۔ دو کس ازاں برام پور رفتند باز بخدمت رسیدہ باشند جواب نامۂ نامی بہ دست آنہا فرستادہ بودم و شاید کہ بعد ازاں ہم بہ دست کسے دیگر روندۂ آں طرف خطے فرستادہ بودم شاید کہ رسیدہ باشد۔ ملا سردار دو سال درین جا تشریف داشتند تحصیل نسبت باطنی ہم ہرچہ در ارادۂ الٰہی بود کردند و از کتب شریعت نزد برخوردار دلیل اللہ شرح وقایہ و بعضے ہدایہ و بعضے مشکوٰۃ شریف خواند، مردے خوب است فقیر را ازیشاں راحتے ست و نسبتِ علمی دارد حق تعالیٰ اورا از کشف و شہود نسبتے دادہ است، ایں ہم غنیمت ست، ایں قدر دریافت می کند کہ ایں قدر وقت کہ ایں جا صرف شدہ رائگاں نہ رفتہ۔ حالا شوق وطن اورا غالب آمدہ بخدمت شریف می رسد، ان شاء اللہ تعالیٰ سنت نکاح ہم ادا خواہد کرد۔ برائے کسب طریقت بخدمت شریف حاضر خواہد شد، برادر ہم قوم و ہم وطن



عکس مکتوب مه از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، صفحہ اول



عکس مکتوب ۱۰ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، صفحہ ۲

(شما) است و با فقیر ربطے پیدا کردہ زیادہ از شفقت قدیم ہم قوی و ہم وطنی بپاس خاطر فقیر شفقت بحال او مبذول فرمایند، و توجہ در تکمیل مشارالیہ مصروف دارند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ یمن توجہات سامی مشارالیہ را بجمیع کمالات مجددی بہرۂ تام نصیب کند، اگر حیات من داد وفا می کند و تقدیر مساعدت می نماید، شاید کہ مشارالیہ باز ہم برائے ملاقات ایں عاصی بیاید والسلام
مشفق من در وقت خاص بعد تہجد در حق ایں عاصی دعا کند کہ اللہ تعالیٰ بقیہ عمر از معاصی و مظالم محفوظ دارد، و حسن خاتمہ نصیب گرداند کہ عمر باخیر رسید و مرگ برسر آمد، و توشۂ آخرت بدست نیامد، مگر آنکہ اکرم الاکرمین دستگیری نماید۔

۱۷۷

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب حضرت مظہرؒ کی شہادت (۱۱۹۵ھ) کے بعد لکھا گیا ہے، اسی کے آخر میں حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے متبنیٰ صاحبزادے شاہ علی کا بھی ایک مختصر رقعہ ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد از اہلیہ حضرت شہید رضی اللہ عنہ اخوی اعزی محمد نسیم صاحب سلمہ ربہ۔ بعد از دعا و سلام مطالعہ نمایند کہ بتاریخ ششم جمادی الاول خط ایشاں رسید۔ مطالعہ آں موجب تسلی گردید، حق تعالیٰ آں برادر را راہ قوت ارشاد و علم ظاہری زیادتر عنایت فرماید۔ امداد و استعانت حضرات ہمراہ شما مردم است

زیراکہ شمایادگار آں جناب قدسی مآب اند، وانشاءاللہ تعالیٰ از دعوات ترقی درجات غافل نیستم۔ وجمیع خورد وکلاں دعا و سلام مطالعہ نمایند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ وملا عبداللہ نیز دعا خیر مطالعہ نمایند۔

رقعہ شاہ علی بنام حضرت نسیمؒ

بعد حمد و صلوٰت از فقیر شاہ علی بعد از سلام سنت اسلام مطالعہ نمایند کہ مضمون رقیمہ واحد است دو در ماہ ربیع الاول ملا نور محمد جیو بمرض تپ دق از دار الفنا بدار البقاء رحلت نمودند۔ جز صبر چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفقرا را بقدر اشتیاق خود مشتاق دانند، وملا عبداللہ صاحب بسیار بہ اشتیاق تمام سلام خوانند، ہرکہ باشد از خبر پرساں یک بیک را سلام برساں۔ والسلام والکرام۔

۱۷۸

مکتوب والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب ملا نسیم کی والدہ نے دہلی بھیجا ہوگا۔ حضرت مظہر کے اپنے دو مکتوبات بنام ملا نسیم میں ان کی والدہ کے فوت ہونے پر تعزیت ہے۔ وہ ۱۱۹۰ھ سے کچھ پہلے فوت ہوئی ہوں گی۔)

فرزند دلبند نور چشم قرۃ العیون ، بجائے جان بلکہ از جاں بہتر اعنی ملا محمد نسیم سلامت باشند۔ ازیں جانب مادر و خواہران سلام مطالعہ باد۔ بعدہٗ ازیں جانب تا تحریر عریضہ بحمد ایزدی بخیریت است و خیریت و سلامتی آں فرزند شب و روز بلکہ

آنا فاناً می خواہم کہ اللہ تعالیٰ در امانِ خود محفوظ بگرداناد۔ بالنون والصاد، بعدۂ معروض آنکہ شمایان اگر نشستہ ہستی برخیزید واگر استادہ رواں شوید۔ ہیچ سستی وکاہلی دریں کار نورزید۔ واگر شمایان چیزے معذرت خواندگی می کنید ونمی آئید، حالا باید کہ خط بدست آدمِ اعتباری بایہ فرستاد کہ تسلی خاطر ما یاں شود۔ برائے ہمیں کہ ایں جا خبرِ رحلتش رسیدہ بود ومایان بسیار گریہ وزحمت چشیدہ اند، حالا باز خبر سلامت بمدد ایزدی رسید، شکر ایزدی بجا آوردیم وبمع خبر سلامت شمایان چیزے مالش بفرستید، بسیار جمعیت خاطری شود بسبب درماندگی۔ واگر حالا شما نمی آئید باید کہ ملا خیر محمد را اخواہ مخواہ بفرستید۔ اندک نوشتہ زیادہ دانند۔ ودعا وسلام از جانب مجلسی وصاحبزادہ محمد فیاض وصاحبزادہ میاں محمد عتیق ومیاں محمد درجات ومحمد توکل وعلی شیر وجمیع صاحبزادگان اوچ مطالعہ باد۔

۱۷۹

فضائل وکمالات دستگاہ حقایق ومعارف آگاہ زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین گلدستۂ گلزار شریعت بلبل بوستان معرفت جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اعنی صاحبی اخوندزادہ جیو دام برکاتہ۔ از جانب احقر العباد عاصی روسیاہ سید غلام تعظیمات بلاغایات وتسلیمات بلانہایات بلکہ ہر دو دست بسر نہادہ برآن ذات سامی صفات بصد عجز ونیاز موصول ومعروض باد۔

بعد از دعا وسلام خیریت انجام وشرح شوق لقا وملاقات کہ حد پایان وبیان ندارد۔ معروض آنکہ الحمد للہ ایں عاصی درگاہ بہ سلخ شہر صفر داخل خانۂ خود گردیدہ وبدیدن وزیارت حضرت جیؔ شدہ روضۂ مبارکہ مشرف شدم۔ وچند تبرکات حضرت مکہ معظمہ وحضرت مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ تعظیماً وتکریماً بدست

دارندۂ رقیمہ فرستادہ ام خواہدی دہند۔ تبرکات مذکورہ برین موجب ست تبرک مکہ معظمہ
سرمہ ہشت روز در آب زمزم نہادہ شد۔ کہ آب خوب جذب کند۔ نمک و شکر تری ایضاً
بہ آب زمزم تر شدہ و ہر سہ چہار پانچ مرتبہ داخل حضرت بیت اللہ شدہ و بہ در و دیوار
درون و بیرون حضرت بیت اللہ و حجر اسود و رکن یمانی و عراقی و تحت المیزاب و بہ مقام ابراہیم
علیہ السلام و در گنبد مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً بر آن موضع شریف
کہ تولد آن صاحبان بر آں مکان شریف شدہ داخل و مساس شدہ۔ و بزیارت حضرت
بی بی خدیجۃ رضی اللہ عنہا نیز مشرف شدہ۔ تبرکات حضرت مدینہ منورہ۔ زا ترکہ رسول اللہ
بہمراہ نان خوردہ اند۔ نان، خاک شفا، گرد فرش مواجہ رسول اللہ صلعم و روضۂ مبارکہ
کہ در شان او حدیث وارد شدہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ
الْجَنَّةِ و داخل پنجرۂ مبارکہ دو بار شویند۔ بہ بست و ہفتم رجب المرجب و بہ دوازدہم
ربیع الاول کہ اہل مکہ معظمہ و جدہ و اہل بغداد و بصرہ و دیگر جوانب برائے یافتن می آیند
و بہتر از زلال رت، نزد دعا ستون و بآب دوازدہم ربیع الاول نیز خاک شفا و گردِ
فرشِ مواجہ و روضۂ مبارکہ مذکور شدہ اند تر کردہ ایم عجوۃ النبی کہ اسم آں خرماست
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ہمہ اجناس خرما ہمیں اختیار کردہ می خورد و ہمہ تبرکات
مذکورہ داخل در پنجرۂ مبارکۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ غیر از چند خواجۂ خاصہ دیگر
کس قدرت ندارند کہ بر آں جائے بروند۔ داخل شدہ اند و بہمہ پنجرۂ مبارکہ و بہ محراب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بہ منبر شریف و بہ آستانۂ بی بی عائشہ صدیقہ و دیگر نحوہ
(ننہ) آستانہ کہ جائے اجابت ست مساس و مالیدہ شدہ کہ ہمہ ہشت تبرک شد،
سہ تبرک حضرت مکہ معظمہ و پنج تبرک حضرت مدینہ منورہ شدہ بدست دارندہ رقیمہ
فرستادہ شدہ۔ بہ صاحب مہربان خواہدی رسد۔ و خاک شفا و با گرد فرش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بیمار و مریض باشد بقدر دانہ جیوار در آب انداختہ بدہید
و اگر آں مہربان می تواند ہم ہمیں طور بکنید۔
دیگر عرض از ان مولانا آن ست کہ در حق بندہ ہمیشہ دعا کردہ باشند

(کہ تولد آن سرور کائنات و خلاصۂ موجودات و در گنبد حضرت صدیق اکبر رض و حضرت علی رضی اللہ عنہما و خصوصاً بر آن موضع شریف)

که اللہ تعالیٰ ایمانِ این فقیر سراپا تقصیر خطا نہ کند- واز محبت دنیا دلِ بندہ سرد کند
و بمحبت خود و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فقیر چناں مشغول دارند کہ یکدم از ذکر و
فکر خالی نباشم- و شب و روز بہ عبادت و ریاضت و کارِ آخرت مشغول باشم-
و باز بہمراہ ایمان و خیریت آخرت برآں مواضع شریف بندہ مشرف شود و در
جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حضرت جنت البقیع مدفون شوم- و خبر خیریت
و سلامتی خود بدست دارندۂ رقیمہ ارسال نمایند- و این فقیر از غلامان خود بدعاء
خیر کہ خاص انتفاع آخرت باشد در حق بندہ ہمیشہ کردہ باشند- والسلام
باقی ایام بکام خود باد-

احقر العباد سید غلام

۱۸۰

ہو الغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

عرض داشت بندۂ کمترین غلام و کہترین عتبہ بوسان بجناب فضیلت و شرافت
پناہ، حقائق و معارف آگاہ غواص بحر عرفان نائب حضرات خواجگان عمدۃ الاتقیاء و زبدۃ
الاصلحاء مخدومی مشفقی اعنی حضرت اخوندزادہ صاحب جیو صوتہٗ اللہ تعالیٰ مع من
یحب عن الآفات والبلیات ومتع اللہ المستفیدین بطول بقائہٖ و دوام الفیوضات
ہمیشہ برجادۂ شریعت علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام وارشاد طریقۂ عالیہ نقشبندیہ
علیٰ صاحبہا الرضوان والاکرام متمکن بودہ کامیاب دارین باشند- اینکہ احوالِ
فقیر ذرۂ نظیر مستوجب حمد ست و صحت و تندرستی آں ذات بابرکات از درگاہ
مجیب الدعوات مسئول و مطلوب ست-

ازین جانب بعد از تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندی معروض رای عالی می گرداند که تبرکات مدینه منوره و کعبه شریفه نزد حقیر امانت آں (بزرگ) می بود بدست ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد۔ مکرر آنکه قصد مصمم فقیر چناں است که بزیارت و در خدمت آں صاحب حاضر می شوم۔ اما به سبب خدمت خانه و آزار بدنی که ... اک است مانده شدیم۔ اگر مهربانی حق جل و علا می شود۔ پس از صحت بخدمت خواهم رسید۔ و بر جمیع یاراں آں جا سلام معروض باد۔ و در حق فقیر در اوقات مخصوصه دعا کرده خواهد شد۔ زیاده والسلام۔

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم

چوں قمری طوق بر گردن نشان بندگی دارم

مشتاق آں قدر که ز تقریر عاجزم ٭ چوں گنگ خواب دیده ز تعبیر عاجزم

ازیں جانب فراموشی محال است ٭ وزاں جانب نمی دانم چه حال است

هر شب دعا می کنم بر خاک می مالم جبیں

جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

مکرر آنکه هفت تای مسواکها و دو سه تای شانها و سه تای تسبیح بدست مشار الیهما فرستاده شد امید که رسیده خواهد شد۔ و از جانب برخوردار محمد پسر حقیر غلام آں (صاحب) تعظیم مع السلام قبول فرمایند۔ و از جانب محمد مشرف و عبدالقدوس جدید برادر محمد بصیر تعظیمات و تسلیمات به حضرت اخوند زاده صاحب جیو و جمیع مستفیدان معروض باد۔

برگ سبزست تحفهٔ درویش ٭ چه کند بے نوا همیں دارد

عبدالقدوس بندهٔ درگاه

۱۸۱

ہوالغنی

ہر صبحدم کہ سجدہ بنام خدا کنم — اول دعاے دولت جمع شما کنم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

عرض داشت کمترین بندگان وکہترین خدمتگاران بجناب فضائل وفواضل پناہ، حقایق ومعارف آگاہ، عمدۃ السالکین قدوۃ العارفین اخوندزادہ صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات مع احبابہ ومتع اللہ المقتبسین بدوام بقائہ ہمیشہ بر مسند تدریس وارشاد متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ آنکہ سرفراز نامۂ آں سامی در اسعدِ زمان واطیبِ اوان رسید، بسیار خرمی وخورسندی حاصل گردید۔ ازیں جانب بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض راے خورشید ضیاے می گرداند۔ احوال ایں حدود تا حالت تحریر بخیر است وصحت وتندرستی مزاج شریف عنصر لطیف مدام مطلوب مرغوب است۔ وآنچہ آن مہربان نوشتہ بودہ اند۔ کہ عدم اطلاع در مرض طویل شیوۂ برادری ومروت نبودہ راست است۔ اما بسبب گرمی رمضان ودوریِ منزل پریشانی وحرج آں سامی صلاح نبود۔ مخدوما! صاحبا! خط فرحت نمط کہ مصحوب فضیلت پناہ عبدالقدیر اخوند صاحب وملا ولی محمد اخوند صاحب در باب عذر ومعذرت فرستادہ بودند۔ در زمرۂ قبول بالرأس والعین افتاد۔ مسرت وفرحت حاصل آمد۔ کہ موجب سرفرازی دینی ودنیوی گردید۔ چراکہ ایں جانب را معلوم است کہ غم واندوہ شریک ست۔ وجدائی متصور نیست ونخواہد شد ودر اوقات مخصوصہ بدعاے سلامتی ایمان ایں فقیر را یاد آرند۔ امید کہ مقرون باجابت است۔ واز جانب جمیع یاران

دستفیدانِ ایں جانب تعظیمات و تسلیمات بر حضرت اخوندزادہ صاحب جیو
دیاران دستفیدان آں جا معروض باد- والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ و
التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا
وعلیٰ آلہٖ اجمعین - زیادہ ایام بکام باد...... سکونت..... صاحبہ دردہ دو آبہ- ست

محب اللہ
عبدہٗ

۱۸۲

(مکتوب محب اللہ و محمد قدوس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ الاکبر ہو اللہ الہادی والرشاد

حضرت مستعان قطب الاقطاب قافلۂ سالار شاہ راہ طریقت، والیٔ
ممالک حقیقت، ہادی سرگشتگان بادیۂ ناسوتِ دریاے خوں خوار قسیمٌ جسیمٌ
وسیمٌ نسیمٌ شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم۔

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ

قبا ے بادشاہی راست بر بالا ے تو تاج شاہی لؤلؤ لالا ے تو

عرض ایں است کہ دریں جا خیر و خیریت ست- و خیر و خیریت آں جناب
عالی متعالی از درگاہ رب العزت مدام مطلوب است- علی الخصوص فقیر محب اللہ
و فقیر محمد قدوس بدعا منتظر است- امید است کہ از خاطر عاطر شریف فراموش
نہ خواہد شد- زیادہ دعا و سلام بے نہایات مرسل و مقبول باد- ختہ کیتی
کہ بیرونہ ہیم رنوا ے دانہ رسی تو تر، توجہ دا دنیادہ پرے رب
دے ستا جمال لوی- دیگر بندگی بجناب بی بیان صاحبان و صاحبزادگان

ترجمہ: تو کیا ہوا جو میں آپ سے دور ہوں- آپ کی روشنی مجھے پہنچتی ہے- جب تک یہ دنیا
ہے اللہ تعالیٰ آپ کے جمال کو قایم رکھے- (آمین) (از ناقل)

اعنی غلام محی الدین معروض باد۔

سید السادات حضرت مستغان میاں محمد معتبر شاہ صاحب جیو سلمہ ربہٗ و میاں محمد نور و ملا محمد نعیم و ملا آخوند سیف الدین و ملا حاجی و میاں صاحب معلم کو دکان و میاں محمد کاظم و ملا رحمت و شاہ لطف اللہ خان ۔ و ملا جان محمد و ملا محمدی و ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد و جمیع یاران صحبت و طریقت دعا و سلام بلانہایات باد۔

۱۸۳

ہو الکریم

حضرت اخونزادہ جیو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم محمد والہ اجمعین الطیبین الطاہرین

عرض داشت بندہ کمترین بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سعادت و شرافت پناہ، حقایق و معارف آگاہ، مجمع الحسنات و منبع الفیوضات مجمع صفات قدسی آیات سلمہ اللہ تعالی عن جمیع الامراض الظاہری والباطنی بکمال شفائہ و متع اللہ المستفیدین بطول بقائہ و صونہ اللہ تعالی عما لا یلیق بحرمۃ انبیائہ و رزقہ اللہ تعالی الدرجۃ العالیہ ۔ ببرکۃ اصفیائہ ہمیشہ بر مسند تدریس و ارشاد متمکن بودہ سلامت باشند۔ از جانب دعاگوی خمس الاوقات خدمتگار آں ستودہ صفات بعد از تحیات وافرہ و تعظیمات متکاثرہ معروض رای مہر انجلای می گرداند احوال فقیر ذرہ نظیر موجب حمد است۔ صحت و سلامتی آں ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب و مرغوب است

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم ∴ ولی قمری صفت ہستم کہ طوق بندگی دارم

گاہے گاہے بہ بوسہ ام بنواز ∴ تاکہ گردم ز عمر برخوردار

بیت افغانی

لالے خما ذرہ بادشاہ دے ؛ زہ بادشاہ لتخته ولے کوزہ اومه
پیارا میرے دل کا بادشاہ ہے - میں بادشاہ کو تخت سے کیوں اتارونگا

مخمس افغانی

هغه یار چه خیسته دے تر آفتاب ؛ مخ به کله راسرگند کړه له نقاب
وہ یار جو آفتاب سے زیادہ حسین ہے - چہرہ نقاب سے کب کھولے گا
بیلتانه په زړه زهیر کړم بے حساب ؛ یو سبب او کړے مسبب الاسباب
جدائی نے دل سے بے اندازہ مغموم کیا - ایک سبب اے مسبب الاسباب بنادے
چه څما ملاقات وشی له احباب
کہ میری ملاقات دوستوں سے ہو جاے
دریغه مه وے په دنیا کین پیدا شوے ؛ او که وے په هسے شان مه خوشوے
افسوس میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا - اگر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا
لکه څه یم وه هجران په لمبو سوے ؛ تو به کړم پیدا هسے اوراولوے
جیسا میں ہوں جدائی کے شعلوں سے جلا ہوا - کب تک میں جلا ہوا پھروں گا
چه سینه م دی ست عمر شوکباب
جو میرا سینہ تمام عمر کباب ہوا

مکرر در خدمت صاحبزادہ ہا و در خدمت والدہ ہا حقیقی و معنوی تعظیمات و بندگی قبول باد - ثانیاً در خدمت صوفیان خانقاہ و طالب علمان درس السلام وعلیٰ من لدیکم قبول باد -

بندۂ درگاہ
عبد القدوس

فقیر محب اللہ

۱۸۴

مَن لهُ المولیٰ فلهُ الکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی زین النبیین بحبیبہ المصطفیٰ ومن علی المومنین بنبیہ المجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ وعلیٰ آلہ البررۃ التقیٰ والنقیٰ

عرض داشت کمترین غلامان وکہترین عتبہ بوسان محب اللہ وعبدالقدوس بجناب زبدۃ الفضلاء وعمدۃ الاتقیا مظہر اسرار ربانی محبوب سبحانی حضرت اخوندزادہ صاحب جیو ہمیشہ بر مسند ارشاد وتدریس متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔

بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض رائے مہر انجلاء می گرداند احوالات فقیر ذرہ نظیر تا حالت تحریر مستوجب حمد است۔ وصحت وسلامتی آن ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب ومرغوب ست۔ ثانیاً این کہ سرفرازنامہ آں منبع الفیوضات کہ نامزد این مسکین بے تمکین نمودہ بودند۔ بہ ورود آں مبتہج ومسرور گردید۔ چوں دریں وقت مسموع گردیدہ کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد[1] پنجرۂ حواس را درہم شکستہ وبجناب قدس پرواز کردہ از اصغاء این معنی این جانب را حزن بسیار واندوہ بے شمار روئے داد۔ لاکن بحکم کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سوائے از صبر ورضا چارہ وگذر نیست۔ حق جل وعلا درحق آں صاحبان وبابان مقبول الشفاعت سازد۔ ثالثاً آنکہ یک ہفتہ شدہ کہ خادمہ آں صاحب تسلیم بحق جل وعلا کردہ خلق گرداگرد برائے تعزیت می آیند وباوجودیکہ روضہ منورہ ومرقد مطہرہ را خلل ظاہر شدہ بکار چونہ برائے ساختن روضہ شریفہ

---

[1] صاحبزادہ فضل احمد معصومی المعروف "حضرت جیو صاحب" کی وفات ۱۲۳۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ مکتوب ۱۲۳۱ھ کا قرار پاتا ہے۔

این جانب مشغول است۔ بنا بر آں در آمدن فقیر نزد آں صاحب توقف افتادہ۔ زیادہ والسلام والاکرام۔ و از جانب خاکسار غلام آں گلعذار عبد القدوس جدید بہ زبدۃ العارفین و اسوۃ السالکین جیو دنبر مخدومی استادی صاحب جیو و محمد نسیم و ملا شاہرت و سید غلام و حافظ کرم و محمد کاشف و ملا نصرت و جمیع آشنایان و طالب العلمان تعظیمات و تسلیمات قبول باد۔ و در حق فقیر دعاء سلامتی ایمان کنند کہ فقیر ہم می کند۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

۱۸۵

ہو القادر

قبلۂ برحق و کعبۂ مطلق دام اقبالہٗ

از کمترین عاجزان میر محمدی بعد از عرض بندگی آنکہ در مدت ہفت و ہشت ماہ کہ از نزد مرزا قادر بخش کہ در شہر آمدہ ام، اگر بہ میر صاحب میر فتح علی خان نیم نان ہم میسر آمدہ یک پارچہ بمن ہم می دادند و سوائے (او) درین شہر با ہیچ کس تعلقہ ندارم، و شعار بندہ سوال کردن نیست۔ و چونکہ آں قبلہ را بجائے حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب می دانم عرض می نمایم کہ ارادہ بندہ در اجمیر شریف ہست، و درین جا مریدان و آشنایانِ (بے) حد بزرگ من ہستند۔ چنانچہ پیشتر من درین جا بودم، خبرگیری می کردند۔ الحال از فاقہ میرم پس باز قصد کردہ ام کہ بروم و زاد خرچ ندارم امید کہ اگر دست رس باشد۔ چیزے راہ خرچ ہر چہ توفیق باشد بدہند کہ جان بخشی خواہند نمود۔ و اگر نزد آں قبلہ نباشد، پس از برائے من این قدر مریدان و معتقدان آں قبلہ ہستند اگر ہمہ ہا یک یک تنکہ بدہند خرچ راہ اجمیر خواہد شد۔ و سوائے این دو صورت اگر دہرت بود کسے از خواجہ سرایان نواب وزیر آشنائے یا خادم آں قبلہ باشد یک خط سفارشی نوشتہ بدہند کہ ایشان را تا اجمیر رسانند ازین سبب عزم کردہ ام کہ اکثر آدمان خواجہ سرا نزد شاہ قطب الدین

به ناگور می روند- درین خط هم باید نوشت که ایشان را تا اجمیر رسانند، بنده بهر صورت پنج چهار تنکه از کسے گرفته تا بهرت پور برسم- هرچه بخاطر شریف دستگیری باید نمود که اگر شما نخواهند کرد به که گویم؟ دعا ردارم که به مرزا قادر بخش باز نویسم ۔[۱]

۱۸۶

.... که بردن از حوصلهٔ تحریر و تقریر است معروض می دارد- سرفراز نامه که مشتمل بر ملاحظه فرمودن رسالهٔ فصل ذکر خفی که مرقوم قلم فیض رقم گردیده بود، پرتو ورود فرمود- از مطالعه آن جبینِ افتخار بر فلک سود۔ الحمد لله علی ذالک حمداً کثیراً، که منظورِ نظرِ عالی گردید- این خادمِ دیرینه را از در تصنیف و تالیف کارے نیست، لیکن آن شخص رساله در فصل ذکر جهر ادعا ر نموده کنایةً طعن بجناب عالی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه و به میاں محمد اعظم قدس سره نموده بود- لهذا نسبت غلامی که بجناب اقدس حضرت مجدد رح و اخلاصے که بروح پرفتوح میاں محمد اعظم قدس سره دارد تاب نیاورده برین معنی اور التفاسیر پنج وشش که در تحقیق معانی قرآن مجید بمطالعه دارد و کتب دیگر را که ملاحظه می نماید ازاں استنباط نموده در ردّ او نوشته۔

واین فقیر شب و روز منتظر موت می باشد و هر سال در بدنِ خود تغیرے می یابد، دندان همه ریخت - چند که باقی ماند طاقت خوردن ندارد......[۲]

---

[۱]، [۲] یہ دونوں مکتوبات (مکتوب ۱۸۵، ۱۸۶) صاحبزادہ حکیم محمد میر آغا جان مرحوم و مغفور کی صراحت کے مطابق حضرت نعیم رح کے نام تھے اور مجموعۂ ہذا میں بھی انھیں اسی ذیل میں رکھا گیا ہے۔ مگر یہ دونوں حضرت مظہر رح کے نام لکھے گئے ہوں گے - اسی سلسلے میں مقدمے کے آخر میں کچھ معروضات پیش کر دی گئی ہیں - ملاحظہ ہو صفحہ لم ۲ (استدراک) -

۱۸۷

ذات والا صفات ابوالبرکات مجمع الکمالات منبع المروت معدن الجود و الاحسان، مظہر اسرار ارشادیات، موضح اسرار ربانی، مخزن انوار ربانی، مرشد حقانی مرفق صدقانی عمدۃ الفضلاء الکرام، زبدۃ العرفاء العظام اخوند زادہ جیو محمد نسیم ادام اللہ برکاتہ، و فیوضاتہ۔

معروض بعد از ادائے تسلیمات سرافگندگی و تعظیم بندگی آں ست که این جانب تا الحال موجب حمد است و مستوجب شکر است۔ خیر و خیریت است ولیکن از احوال شما اطلاع ندارم، من شمایان را از درگاہ ذوالجلال جو یا نیم که اللہ (تعالیٰ) آں ذات مشارٌ الیہ (را) در حفظ و امن خود نگاہ دارد۔ و بر شریعت محمدی مستقیم داراد۔ و بر طریقت حقیقت محکم دارد، از دعاء فراموشی ندارم فراموشی ازین جانب محال است۔ و ازاں جانب نمی دانم چہ حال است زیادہ از سلام ایام بکام باد۔ امید است که این کمینۂ بے بضاعت و کم ہمت را بدعا یاد آرند۔ و دیگر معروض آنکه بایان طریقۂ شریفۂ عالیہ شغل دارم۔ لیکن حضرت جیو محمد غلام حسن در طریقۂ عالیہ قادریہ اجازت دادہ و ضرور گفتہ که در شب دوشنبہ و جمعہ جہر کنید بنابر امتثال امر بعضے اوقات شغل این طریقہ کردم دیدہ ایم که نفع بسیار دارد مر طالبان را۔

۱۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف صاحب کمالات عالیہ و مقامات سامیہ حضرت ملا محمد نسیم جیو سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام نیاز گذارش می نماید، الحمد للہ بندہ تا سبز دہم محرم بخیریت است۔ و سلامت و عافیت ذات سامی صفات با جمیع توابع

مستدعی است، بندہ را ضعف مرض کہ در ہر سال بو اسیر دموی عود نمودہ
ضعف مضاعف شد، نظر بہ این ناتوانیہا در عالم اسباب امید حیات نماندہ
الا أن یشاء اللہ سبحانہ، فانہ یفعل بالضعیف ما یتحیر فیہ القوی۔ امید کہ دعا
کنند اما اگر حیات باقی است صرف در یاد الٰہی گردد وحسن خاتمہ حاصل شود
واگر عمر بہ آخر رسید مرگ بر کلمۂ توحید وعفو وعافیت شود آمین۔ بہ استماع افادہ
واستفادہ کہ طالبان بسیار بہ توجہات شریف بہ نسبت وآگاہی رسیدہ ہدایت
مستفیدان می نماید دل بسیار خوش است۔ اللّٰہم زد فزد۔ دریں جا بہ سبب
اختلافات مجمعے انعقاد نیافت۔ چندکس در حلقہ می آیند وہدایت متفرع
بر استعداد است، دریں وقتِ ضعف وسستی وپیری مہتدی شدن سخت
متعذر است، الکریم آنچہ در وہمی نگنجد آں دہد، ملا محمد اعظم چند روز
ایں جا تشریف داشتہ بخدمت شریف می رسد۔ بحال ایشاں توجہ فرمایند،
ایشاں از مخلصانِ آنحضرت اند۔ حاجت تحریر وتقریر نیست۔ حیاں دا شکار
است۔ اگر مناسب دانند۔ بکلام [illegible] وبرادری صحبتِ
باطنی ایشاں را بخشایند۔ در خدمت شریف نیز حاضر نخواہند شد۔ واوقات
بہ توجہات شریفہ بدل جمعی بسر خواہند برد۔ بلکہ توجہ وہمت بحال ایشاں مبذول
دارند۔ کہ در خلوت ودر نسبت خود ودر اجتماع طالبان ترقیات پیدا نمایند۔ ایں است
آنچہ بخاطر فقیر آمدہ، امید است کہ ہمیں معروض پسند خاطر عاطر آید۔ والسلام
بخدمت حضار مجلس شریف وصاحبزادہاے بزرگ منش سلمہم اللہ تعالیٰ سلام
والتماس دعا۔

مشک عنایتی رسید جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ کتاب تحفۂ اثنا عشریہ وجہ
تحریر آں بسیار گراں شدہ است۔ بدو چند رسید شش روپیہ رسیدہ دو تولہ مشک
برائے اجرت تحریر کتاب کہ بہ شش روپیہ فروختہ می شود خریدہ بعد ہم شمہ یا آں کہ فروختہ خواہیم
خورد و دستیہا تجویز ایں چنیں کتاب وکرم وسلم وکسے کہ ایں ہا دارد س، مرادی
اصحاب (کذا)۔

۱۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد و آلہ الطیبین وصحابتہ الاکرمین امتہ الطاہرین الیٰ
یوم الدین۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ کہ سنت اہل اسلام است
و بعد از تعظیمات بلاغایات و تسلیمات بلانہایات کہ شانۂ خاکساران است
بموقف عرض رسانیدہ می آید، بنظر اخلاق کریمانہ آں ذات خجستہ صفات
اگرچہ از حد ادب بیرون است۔ حافظ شیرازی گفتہ است۔ ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
و آنانکہ چشم سرخ بصد حیلہ واکنند ؛ فاسق ولی کنند مگس را ہما کنند

رفتم بہ طبیب و گفتمش در دِ نہاں ؛ گفتا بغیر دوست بر بند دہاں
گفتم غذا، گفت از خونِ جگر ؛ گفتم پرہیز، گفت از ہر دو جہاں
یَا مُتَخَلِّقاً بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالیٰ العفو العفو العفو۔ حاصل
الکلام آں کہ فرد

تو ابر رحمتے، آں بہ کہ گاہے ؛ کنی بر حالِ لب تشنہ نگاہے

زیادہ از حدِ ادب بیرون است۔

عرلضۂ کمترین خادمان محمدؐ

۱۹۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق نحمدہ ونصلی علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

حقایق ومعارف آگاہ، سند ابن طریقہ عالیہ مولوی محمد نسیم حبیو(؟) سلمہ اللہ تعالیٰ - از فقیر سعو(؟) سیف الدین احمدی النقشبندی السرہندی الفاروقی الحسنی الحسینی بعد از سلام علیک کہ سنت النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام است - واضح باد کہ ہمہ برادران ملک رسیدند و ایں جانب از حب وطن دریں ملک افتادہ است، و بہ سبب وابستگان آنچہ تکلیف می گذرد، بخدا روشن است، مرزا صاحب و دیگر خلفاء حضرات دریں ملک کہ بودند البتہ خدمت می فرمودند - الحال کسے نیست کہ یک دام بدہد - اگر نظر بحضرات عالی شان از مخاصان آں ملک چیزے جمع نمودہ خبر ایں جانب بگیرند، ثواب عظیم خواہد شد - ؎

دور دستاں را ز ہمت یاد کردن بہتر است

ورنہ ہر نخلے بہ پاے خود ثمر می افگند

زیادہ -

مکتوب غلام حسن

اللہ سبحانہ و تقدس شانہ

ہموارہ باوجود مسعود مسعود بکمالات و عرفان آمود و معارف آگاہ، تورع و
اتقاء دستگاہ مجموعۂ خوبی ہا جامع کمالات، مصدر حسنات منبع الفیوض و البرکات
مقبول جناب حضرات قدسی درجات اخوی مکانی ملا محمد نعیم زید برکاتہ،
را دیدہ باطن فیض مواطن بکحل الجواہر معرفت تکحل نمودہ باشعاع تجلی
لایزالی مبرا ز حیطۂ وہم و خیال است منور و قرین گرداناد۔ بالنون والصاد
ازیں درویش اشتیاق اندیش بعد از سلام مسنون و دعوات مسنونہ بہ اجابت
مقرون مشہود آنکہ للہ الحمد سبحانہ احوال و اوضاع ایں درویش مستوجب حمد
است۔ والمسئول من اللہ تعالیٰ عافیتکم و صحتکم و سلامتکم و علو درجاتکم دین و
دنیا۔ در ایں وقت آدم ایشان دریں جا آمدہ اخبار بہجت مدار موضوع شما ساختند۔ بہ استماع خبر
خیریت ذات سامی ایں درویش کہ غلام حسن نام است از حد بسیار خرسندی رو داد
جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ ایں نشانی بجہت معرفت و شناسائی طرفین می نگارد۔
اول آنکہ یک وقتے من الاوقات از جناب مقدس الالقاب قطب الاقطاب
محرم حظیرۂ قدس رب الارباب پیر و مرشد حضرت مرزا صاحب ام قدس اللہ
تعالیٰ روحہ الاقدس در ہنگام گذشتن ایام برسات بشما امر شدہ بود کہ
مزار فایض الانوار سید نور محمد قدس سرہ کہ از سبب کثرت برسات تبدیل
صورت مرقد ایشان شدہ بود بجہت تعمیر و مرمت آن بشما امر شدہ چنانچہ ایں
درویش نیز بہ ہمراہ شما رفتہ و سنگ و کلوخ جمع نمودہ باتفاق ہمدیگر مزار
شریف مرتب نمودیم و بعد ازاں یک جا از آن جا عود نمودہ بزیارت مرقد
شریف حضرت نظام الدین قدس سرہ آمدہ در فاتحہ خوانی ماندیم خدمت

شریف شما بزودی فاتحه خوانده روان شدند و این درویش در عقب
شما فاتحه خوانده به جستی و زودی در راه آمده ملاقی شد۔ این نشانی هم یاد آور
فرمایند۔ دویم این است که در هنگام سکونت و حیات حضرت پیر و مرشد مرزا
صاحب ام قدس سره در روضهٔ مکان خلد بنیانِ ایشان به مقدارے یک صد
و چند عدد روپیه پیشِ هندوان گروی بود، چون جناب حضرت ایشان ازین
دار الفنا رحلت فرمود بحسب تقاضای بی بی صاحبه جناب حضرت ایشان
را در آن جا دفن نمودند۔ بعد از ارتحال خادمان و مریدان را هندوان
مذکوران بجهت طواف مرقد منور ایشان و بزیارت نمی گذاشتند و می گفتند
که این مقام گروی مایان است۔ تا حساب و معاملت گروی بمایان ندهند
بجهت زیارت نه خواهیم گذاشت، مخلصان و مریدان بسیار به تنگ آمدند۔
آخر الامر این ماجرا را مولوی محمد نعیم بهراتچی در پورب استماع نمود۔ مبلغ را بقدر
وسعت و امکان جمع نموده، روانهٔ این طرف شد۔ این درویش دران ایام در
رام پور بود۔ ملاقات طرفین میسر آمده و واقعات را اظهار نموده قدرے
مبلغ که به نزد این درویش بود بتسلیم مولوی مذکور نمودم۔ مولوی در شاه جهان آباد
آمده آن مکان سعادت انجام را از هندوان خلاص نموده و قدرے ازان حجره ها
چو بها فروخت صورت مرقد منور حضرت ایشان قدس سره مرتب نمودند۔ الحمد لله
والشکر لله سبحانه۔ و بی بی الحال در پانی پت اقامت دارند۔ چنانچه مولوی ثناء الله
دو روپیه ماهانه می دهند و یک روپیه ملا مراد می دهند و میر علی فوت شده اند
شنیده باشند۔ و دو پسر ایشان بودند۔ یکے مداری نام که او محض نا قابل و دیو
اطوار می باشد۔ و دویم پسر ایشان والدهٔ خود را ازین جا بجهت تفرقهٔ المعاش
برداشته بجهت پورب نزد دلغار(؟) خود برده۔ و میان عبد الحفیظ و میان بهادر
فوت شده اند۔ در روضهٔ مقدس حضرت ایشان قدس روحه تدفین یافته اند۔ و محمد
احسان در نوائی خورده بطرف رام پور آمده بودند۔ نواب فیض الله خان مبلغ

سه روپیه - اوشان داده بود باز بطرف پورب رفته اند - و این درویش در قصبهٔ
امروهه سکونت می داشت - از سبب زد و تاخت مردم فرنگی و مرهٹه قصبهٔ
مذکور خراب شده بود - ازان این درویش ازانجا برخاسته آمده در رامپور
سکونت نمودم - دران جا به توجهات حضرات قدسی درجات درویش این درویش
بعضے مردم آن جاے داخل طریقت شدند و بسیار محظوظ و شاگرد گشتند - چنانچه
ازان جمله یا بیران مولوی عبدالرزاق که مرد فاضل و متقی بوده بیعت نمودند
به ارادهٔ الله سبحانهٔ تعالیٰ - به موجب قسمت آب خورد - این درویش تا درین
ملک رسیده درین جا بعضے مخلصان مستفید شده اند - چون خبر شما موضوح
شد بسیار خرسندی رو پداد - امید که جواب این مکتوب بزودی قلمی و
ارسال دارند که انتظارے بدرجهٔ اتم و اکمل است - چون این درویش
بے سر و سامان درین ملک رسیده حبت و جوے حالات ایشان در دل بسیار
بود - در ربیع الاول وارد این ملک پشاور گردیده ام - از احوالات شما
متفحص می بودم - شخصے شاه نعمت الله نام به این درویش اظهار نموده
که میان محمد نسیم از راه نرتوپه به طرف دہلی تشریف بردند - به سبب لاچاری
صبر نمودیم - درین وقت که آدم شما درین جا آمده و از احوالات ایشان بیان
نمود ※ به بسبب لب تشنگی گویا که شما آبحیات رسیدند - شکر خداوندی بجا آورده
شد - چون محض بے سر و سامان و بے خرج بودیم طاقت رسیدن خود بخدمت
شما ملحوظ نه شد - هر چند که آدم شما باعث شد که شما را سوار نموده می بریم
لاکن درین وقت طاقت معلوم نه شد - به اشتیاق مالا یطاق حالت گذشت
خداوند کریم ارحم الراحمین است به هر قسم که خواهد ملاقات دوستان مخلصان
ما به سر خواهد آورد -

بجهٔ مشغول کنم دیده و دل را که مدام ※ دل ترا می طلبد دیده ترا می جوید

هر چند که بے سر و سامان ازان طرف آمدیم - فاما احوال و اوضاع این ملک

※ [illegible]

و بے سرو سامانی این دیار چون معلوم شد پشیمانی روئداد که چرا درین ملک آمده ام - باز خواطر بہمان طرف ہندوستان مائل است - فاما اشتیاق ملاقات ایشان از حد متجاوز است - این چند کلمات و نشانی ہا کہ نگارش آمده قطره است از بحر محیط ہر گاه آں جامع المتفرقین مواصلت فیما بین میسر آورد - راز ہائیکہ در دل ودیعت نہاده اند به معرض اظہار خواہد آمد - زیاده چه قلمی گردد - والسلام

مکرر این که از احوال و اوضاع میاں غلام علی واقف اند که چه قدر مرد قابل و ہشیار اند - از شاه جہان آباد تباہی خورده در رامپور رسیده ند - یاران این درویش نوشته اند و خط او شاں رسیده و قاصد اجوردار صاحبزاده فتح علی خاں خصوص به طرف این درویش فرستاده دراں نوشته اند که بجہته پاس خاطر شما مبلغ پانزده روپیے نواب صاحب توجه درماہه میاں غلام علی نموده اند - بسیار خرسندی حاصل گردید - این درویش در پٹنه در کوٹله رشید خاں که مشہور است سکونت دارد - اگر کرم بخشی فرمائید این نشانی معتبر است -

والسلام والسلام والسلام

۱۹۲

مکتوب غلام حسن

برادر عزیز القدر ملا نسیم بعافیت باشند

از غلام حسن بعد ادعیه وافیه مطالعه باد ـ مبلغ ہشت و نیم روپے بنام شما نزد اخون عبدالرزاق پیشوری فرستاده ام بگیرند درسید مرقوم سازند ـ ملا سیف الدین بعد سلام مطالعه نمایند مبلغ پنج روپیه بنام شما نزد اخون عبدالرزاق فرستاده ام بگیرند و رسید بدہند ـ و مبلغ ہشت و نیم روپیه بنام ملا تیمور نزد اخون (عبدالرزاق) مسطور فرستاده ام خبر به اوشان برسانند ـ بجمیع یاران طریقه سلام رسانید ـ و آرزوست که حق تعالے باز سببے سازد که ملاقات میسر آرد ـ

مکرر آں که ملا رحمت را که ہمراه ما کرده بودند چوں در موضع اله ڈنڈ منزل کردیم به استاذ ظاہری ملا رحمت ملاقات کردیم ـ چنانچه مبلغ دو روپیه بنام استاد ملا رحمت فرستاده ایم از اخون عبدالرزاق گرفته به اوشاں رسانند ـ

رقیمهٔ غلام حسن ایں خط از رام پور در سوات به موضع اوچون متصل چکدره بملا نسیم برسد ـ

۱۹۳

مکتوب اخوند زاده عبداللہ

عرض داشت کمترین فدویان قدم بوس درویشان فقیر حقیر اخوند زادہ عبداللہ بجناب حضرت مشیخت پناہ خفایق آگاہ اخوند زادہ[۱] جیو در آن وقت کہ از دلی شریف روانہ شدہ بود۔ در راہ چنیں التماس شد کہ اللہ تعالیٰ اگر موئے[۲] مبارک[۱] بخیر و عافیت بہ وطن رساند، ایں حقیر را بعد از چند مدت بیک جزو از اشعار شریف بنوازند۔ حضرتِ ایشان در جواب فرمودند کہ اگر اللہ تعالیٰ مایان را بمع اشعار شریف بوطن رساند، سوال شما را بجا خواہم آورد۔ فی الحال ہر گاہ کہ مرضی صاحب است اگر بدست حامل رقیمہ مہربانی فرمایند۔ فہو المقصود، و اگر فرمایند برادر را می فرستیم یا خود بخدمت حاضر خواہم شد۔

زیادہ بخیر باد

ع[۱] مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ع[۲] ایں موے مبارک در خانقاہ اوچ (ریاست دیر) ہنوز محفوظ است

۱۹۴

مکتوب عبد اللہ

مربی کامل و مشفق مکمل محقق دقایق و محرم اسرار ربانی مظہر فیوضات و دردات سبحانی، زبدۃ السالکین عمدۃ المتورعین قدوۃ العارفین اعنی اخوند صاحب محمد نسیم جیو سلامت - از جانب کمترین قدمبوسان عبد اللہ بعد از تحفۂ سلام خیر الکلام و آرزوے ملازمت سرا سر سعادت کہ شیوۂ نیازمندی است معروض آں کہ دریں وقت بخدمت سامی معروض داشتہ کہ بعضے سخنان از جناب حضرت قبلۂ دو جہانی حضرت صاحب حضرت جیو معلوم و مفہوم شدہ است بہ بعضے سخنان بہ فہم فقیر نمی آیند - پس ایشان مربی کامل اند - امید کہ آں سخناں نا معلومہ براے طالبان فقیر ارسال فرمایند - کہ ایشان بجاے حضرت جیو اند کہ ایں کار فیض رسانی طالبان خواہد شد - و از توجہات بحق فقیر می فرمودہ باشند و فقیر نیز از دعاے صاحب فارغ نیست، خاطر شریف فرمودہ باشند - مکرر معروض می دارد کہ از کتاب خانہ یک جلد کتاب از کتابہاے حضرت شیخ جیو یعنی جلد اخیر از مکتوبات ضرور ضرور مہربانی فرمودہ عنایت سازند کہ جلد اول بدست آمدہ براے جلد اخیر بسیار در کار است مہربانی می فرمودہ حوالۂ آدم ایں جانب فرمایند - زیادہ چہ عرض نماید

از جانب اخون نعمت خان و محب اللہ خاں و ملا قلندر و تمامی یاران حلقہ تعظیمات بصد اشتیاق قبول باد -

زیادہ چہ عرض نماید -

۱۹۵

مکتوب بشارت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی جناب معظم ومکرم مرکزِ دائرہ عرفان ومحیطِ کرۂ ایقان ادام اللہ فیضانہم - مفتقر الی اللہ شریر النفس کثیف الطبع - منبع خواہش وہوا واز خدمت گاری اقدس جدا وسرگشتہ بادیۂ رنج وعناد وتنہائی - وغریقِ لجہ جدائی امیدوار توجہ وعنایت وراجیِ شفقت وکرامت مدبر روسیاہ بشارت اللہ عفی عنہ وکان اللہ لہٗ اداب ولوازم عبودیت وانکسار ومراسم کورنش وتسلیمات غلامی واضطرار مودی ساختہ التماس می نماید از زبانی اخون سعد اللہ صاحب سلمہٗ وملا محمد اعظم صاحب سلمہٗ نظر عنایت سامی بحال حضرت مولوی نعیم اللہ صاحب مرحوم مصروف است - ازین جہت بندہ ہم عرضی نمودہ کہ در حق ایں فدوی در اوقات مخصوص وامورات مرجو یاد داشتہ دعا فرمایند کہ اللہ تعالیٰ در غلامیِ حضرت صاحب سیدی ومرشدی ومولائی طبیب القلوب والارواح وسیلتی الی وصول اللہ حضرت شاہ شاہان غلام علی صاحب مدظلال کما ہم راسخ داشتہ وترکِ ہمہ دادہ وتوفیقِ رفیق عنایت نمودہ برائے خود کند، قولاً وعملاً وفعلاً دیگر بس تمنائے دگر نیست وہمیشہ یاد فرما باشند واز پارۂ کاغذ دریغ نہ فرمایند زیادہ حد ادب -

وباقی احوال فدوی زبانی اخون محمد اعظم وملا سعد اللہ معلوم خواہد شد - وبہ صاحبزادہ ہائے عالی مراتب وحضار مجلس شریف بعد اداب و سلام التماس دعا -

۱۹۶

مکتوب حاتم

بعرض خادمان حضرت صاحبی خدایگانی قبلۂ دوجہانی معدن فضل و کرم منبع تفضل و شریعت صاحبی خدایگانی جیو مدظلہ العالی - از بندۂ کمترین حاتم بعد لوازم بندگی و کورنشات کہ ذریعۂ افتخار نیازمندان است بجا آوردہ می رساند - کمترین شب و روز انتظار دعاے خیر جناب سامی بودہ است - امیدوارم کہ مژدۂ خیر خیریت مزاج شریف و از صاحبزادہ قلمی و مرحمت فرمایند - کہ باعث جمعیت و طمانیت خاطر ازیں خواہد شد بندہ از گوشۂ خاطر فراموش نہ فرمودہ ہموارہ دعاء خیر درحق بندہ می فرمودہ باشند - ورنہ روز محشر دستِ بدامانِ فیض تو امان سامی خواہد داشت - امیدوارم کہ دعاے خیر ہموارہ درحق بندہ می فرمودہ باشند - کہ باعث جمعیت خاطر ازیں خواہد شد -

زیادہ حد ادب

۱۹۷

مکتوب محمد نصیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی سبحانہٗ والشکر علی اعطاء فیضانہٗ

مکتوب بجناب ارشاد مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانہ٘
حضرت صمدیت مقرب لباط احدیت مقبول بارگاہ بے چون زینت بخش
تحریر یافت ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم ❊ توتیاے چشم سازم دم بدم

کمترین عقیدت گزین خلفہ طالب علم اداب تعظیمات معتقدانہ و مراسم کورنشات نیاز مندانہ بجا آوردہ بموقف عرض حاشیہ بوسان لباط فیض مناطِ انجمن ہدایت موطن آں قبلۂ ارباب تحقیق و توحید کعبۂ اصحاب تدقیق و تجرید مخزن لطایف انسیہ معدن معارف قدسیہ، کریم الاخلاق عمیم الاشفاق حضرت پیر دستگیر مد اللہ ظلال اجلالہٖ وافضالہٖ می رساند کہ اگرچہ بحکم بیت مولوی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ❊ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

ایں فدوی جاں نثار از مدت بسیار آرزوے پاے بوس ناصیہ سایان فیض (آستان) نشان کہ اکسیر مس وجود و فروغ بخش پیشانی سجود ست فوق الحد دارد ؎

زبس بہ مکتب غم عشق لاغری کردم ❊ تنم بہ کاغذ مسطر کشیدہ می ماند

لیکن قطع مسافت بہ سبب کم ہمتی دشوار ساختہ از حصول ایں دولت محروم دریں صورت بہ مقتضاے فیض آں قبلۂ انام امیدوارم کہ اگر آفتاب بوجہ خاص دربارہ ذرہ بے مقدار تابد ہر آئینہ از گرداب اضطراب مناص و خلاص (یابد)

مصرع یک نظر فرما کہ مستغنی شوم زابنائے جنس

پیوستہ خورشید ہدایت بر اوج (سعادت) و دریائے عنایت موج در موج باد۔

تو ئی مقصود گر مشغول غیرم ؛ تو ئی معبود گر نزدیک دیرم

زہے صفائے عمارت کہ در تماشائش ؛ بدیدہ باز نہ گردد نگاہ از دیوار

پشتو۔ دسحر بادہ معنبرہ دہ عاشق چیرای

اذا لقیتَ حبیبی فقُل لہٗ خبرِی

فرما نظر (لہ) شما شاد رست جہاں کہ نہ دی

الی جنابك قد مال دائما بصری

فقیر محمد نصیر

ترجمہ پشتو:۔ اے باد سحری خوشبو عاشق کی طرف ۔۔ لا۔ جب تو میرے محبوب سے ملے تو اس کو میرا احوال پہنچا۔ آپ کی نظر عنایت کافی ہے اگرچہ سارا جہان نہ ہو۔ اس لئے کہ میری نظر صرف آپ کی طرف متوجہ ہے۔

۱۹۸

حشمت پناه عطوفت دستگاه اخوندزاده صاحب سلمه الله ربه

ازین جانب خادم الفقراء محمد غلام سلام مالا کلام مقرون به صحت باشند

بعده عرض آنکه عجب انصاف است که در غازی استقامت کردند و شب گذرانیده بایان و عیال مایان از خادمان آن صاحب باشند اگر تقصیر نمودم توبه کردم - برای عندالله از آن جانب استقامت در دیهه کوهی اختیار کرده که بخدمت آن صاحب مشرف شوم -

زیاده

۱۹۹

برادر عزیز اخوندزاده جبور السلام و خدای تعالی شما را از آفات دارین محفوظ دارد - و در حق ما دعا خیریت خاتمه و خیریت دارین عنایت نمائید - بعده معلوم آن که پیش شما حبیب است و حال آن است که در این جا ضرور درکار است - پس باید که همراه آدم بفرستید که ماجور دارین شوید - ایام بکام باد -

۲۰۰

انوار اسرار فیض اقدس از باطن منور مقدس عالی جناب ارشاد مآب شیخ الانام مقتدائے طوائف اسلام منبع علوم روحانیہ مجمع فیوض سبحانی مرشد کامل اکرم قدوهٔ مشایخ عرب و عجم اعنی اخوندزاده که اسمهائے شما معلوم است جیو بعافیت سلامت باشید - ازیں جانب بعد از تعظیمات دو دسته و تسلیمات پیوسته آں که ازیں جانب مقرون بخیریت و خیر خیریت صاحب جمع خورد و کلاں مدام اندرگاه رب المعبود مطلوب است - مرام آں که مایان خدمت گارِ شما هستیم و شما فراموشی دعا می فرمایند و اشتیاق ملاقات صاحب بسیاری داریم ولیکن راه مایان نیست و صاحب مرحمت رفتن ایں جانب نه فرمایند نمی فرمایند و مایاں را پائے رفتن کوتاه است - چرا متعدیان براه نشسته اند -

امید که خدمت گار صاحب قدیم (را) از دعا و رحمت مهجور نفرمایند -

مهر

دین محمد
پسر
دوندیا خاں
۱۱۹۸

تمت بالخیر

مکتوب حکیم صاجزادہ محمد میر آغا جان صاحب بنام مرتب

(حکیم صاحب مرحوم نے مندرجہ ذیل مکتوب اپنے دستِ مبارک سے نقل کیے ہوئے مکتوبات کے مجموعے کے آغاز میں لکھ کر شامل فرمایا تھا، یہاں تبرکاً درج کیا جا رہا ہے)

جناب محترم مکرم مشفقم مہربانم حاجی الحرمین الشریفین جمع الفضائل ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب، صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ زید فضلہ، وعنایتہ،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، - خیریتِ جانبین نیک روزی یاد-

ورود گرامی نامہ کے وقت احقر بوجہ بیماری لاحقہ شرف جواب دہی سے محروم ہو کر جمیل کو مامور کیا - سفرِ حج سے بخیریت واپسی مبارک ہو - سال بسال آپ کا حج و زیارت روضۂ اطہر سے مشرف ہونا نعمتِ الٰہی ہے - آپ کے طفیل سے خدای عالم احقر کو بھی نصیب فرمائیے - اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ویا نصیب -

حسب الارشاد مکتوباتِ موجودۂ نور محل مسجد صاجزادگانِ اوچ، خود نقل کر کے حاضرِ خدمتِ گرامی کر رہا ہوں - اگرچہ پیرانہ سالی کی کمزوری سنگِ راہ تھی مگر نقل مطلوب کے لیے کوئی اور قابل اور لائق نہ پاکر باوجود کم فرصتی و کمزوری تعمیلِ ارشاد کی کوشش کی گئی، جو محض فضل و توفیقِ الٰہی تھی اور جناب کی نیک نیتی و اخلاص اور فیض رسانی کی برکت -

اجرتِ تحریر کی ضرورت نہیں اور نہ بھیجنے کی تکلیف فرمائیں کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور آپ ہی ہمیں امداد نشر و اشاعت کی دے کر، سرفراز و ممنون فرما رہے ہیں - جزاکم اللہ خیرالجزا فی الدارین - امید ہے رسید سے ممتاز فرمائیں گے - والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ -

احقر محمد میر آغا جان عفی عنہ، اوچ ریاست دیر مغربی پاکستان ۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

اِشاریہ

فہرستِ اعلام

الف

ظ

ع

اماکن

فہرستِ کتب و رسائل

کتابیات

(بسلسلہ مقدمہ وحواشی)

احمد ابوالخیر: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ، مخزونہ کتب خانۂ خاص، انجمن ترقی اردو کراچی

احمد علی خاں شوق: تذکرہ کاملانِ رام پور، ہمدرد پریس دہلی سنہ ۱۹۲۹ء۔

الطاف علی بریلوی: حیات حافظ رحمت خاں، نظامی پریس، بدایوں سنہ ۱۹۳۳ء

خلیق انجم، ڈاکٹر: مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط، مطبوعہ الجمعیۃ پریس، دہلی سنہ ۱۹۶۲ء

رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند - اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۶۱ء

رؤف احمد رافت - دُرّ المعارف، ملفوظات شاہ غلام علی، مطبوعہ نادری پریس دہلی۔

رؤف احمد رافت - جواہر علویہ، مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور۔

عبد الرزاق قریشی - مکاتیبِ میرزا مظہرؒ، مطبوعہ اجمل پریس بمبئی، سنہ ۱۹۶۶ء

عبد اللطیف - ہسٹری آف پنجاب (انگریزی)، مطبوعہ دہلی سنہ ۱۹۶۴ء۔

غلام حسین طباطبائی - سیر المتاخرین، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۸۹۷ء

غلام سرور لاہوری - خزینۃ الاصفیاء، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ سنہ ۱۹۱۴ء

غلام علی، شاہ - مقامات مظہری، مطبوعہ مطبع احمدی سنہ ۱۲۶۹ ہجری۔

فقیر اللہ علوی - مکتوبات، مطبوعہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور۔

محمد امیر شاہ قادری - تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، مطبوعہ اتحاد پریس لاہور

عبد القادر خاں - علم و عمل جلد اوّل (اردو ترجمہ وقائع عبد القادر خانی مرتبہ محمد ایوب قادری) مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۶۰ء۔

محمد حسن کرتپوری - مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، اللہ والے کی قومی دکان، لاہور۔

نصیب اختر : شاہ عالم ثانی کے عہد کا دہلی دربار طبع اوّل کراچی، ۱۹۶۷ء (سفرنامہ پولیر)۔
نصیر احمد جامعی : احمد شاہ درانی، مطبوعہ پنجاب پریس لاہور ۱۹۶۹ء
نعیم اللہ بہرائچی : معمولاتِ مظہریہ، مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۷۱ ہجری

(نوٹ :- مزارات کی تصاویر، ترکی کے جناب .... Ahmed Tuncer Akalin کے شکریہ کے ساتھ ان کے تصویری کتابچے "SERHEND" سے اخذ کر کے پیش کی جارہی ہیں)۔